

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان ۳۰)

"اور رسول (ﷺ) کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان ۳۰)

قرآن اور مسلمان

فرقہ واریت کے خلاف عملی اقدامات

اہل حدیث گروپ سے علمی مکالمہ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو
(آل عمران ۱۰۳)

وَأَمَرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں خود مسلم بنوں

**And I have been commanded to
be the first of the Muslims. (Quran 39:12)**

هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے)

He named you Muslims of old time and in this (Quran) (Quran 22:78)

<http://SalaamOne.com/muslim>

تحقیق و ترتیب: پریگیٹینرن) آفتاب احمد خان

<http://SalaamOne.com/muslim>

<https://www.facebook.com/SalaamOne>

<https://twitter.com/SalaamOne>

ٹیکسٹ فارمیٹ : <http://bit.ly/2Jq8CMe> ، لنک ، موبائل فرینڈلی - ٹیکسٹ فارمیٹ

وبائس ایپ گروپ پر ایک مکالمہ

بیانیہ

تمام مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو وہ قرآن و سنت کی بنیاد پر دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے، موجودہ فرقہ وارتہ ناموں کو ختم کرکے قرآن میں اللہ کے عطا کردہ نام مسلم (لْمُسْلِمِينَ مُسْلِمَةً مُسْلِمُونَ مُسْلِمًا) کہلانے پر متفق ہو جائیں تو یہ فرقہ واریت کے خاتمہ کی طرف پہلا موثر قدم ہو گا !

"مسلم" (اللہ کا فرما تباردار) کی نسبت اللہ کے صفاتی نام "السلام" اور دین اسلام سے بھی ہے، اس نام کا حکم اور تاکید اللہ نے قرآن میں 41 آیات میں بار بار دہرایا ...

یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "كَلِمَاتُ لَكُمْ دِينِكُمْ" دین کامل کی طرف ... کسی فرقہ کے نام سے شناخت اور وضاحت کی ضرورت نہیں کیونکہ ... "نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں" ... فرق عمل سے پڑتا ہے۔

.....

"المسلم هو المستسلم لامر الله". "مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے جھک جائے۔" (لسان العرب) یعنی مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کو اپنا قول و فعل اور اخلاق و کردار بنائے۔ جو اپنے نفس لمارہ کی خویش سے ٹھہنے والے حکم کو ترک کرے اور اس کے بجائے اللہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کر دے۔

أَرَأَيْتَ مَنِ تَخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكَيْلًا ﴿٤٣﴾

"کبھی تم نے اُس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خویش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو؟ کیا تم ایسے شخص کو راہ راست پر لانے کا نمہ لے سکتے ہو؟ (قرآن 25:43:

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۚ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۗ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۗ وَقَدْ خَابَ مَنْ نَسَّاهَا (الشمس 10)

"قسم ہے نفس کی اور اسے درست کرنے کی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس نفس کو برائی سے بچنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے کی سمجھ عطا فرمائی۔ پھر اس پر اس کی بدی اور اس کی پرہیز گاری واضح کر دی۔ بے شک وہ کامیاب ہو گیا جس نے نفس کو پاکیزہ بنا لیا۔ اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو لودہ کیا (الشمس 7-10)۔"

.....

فرقہ واریت کے خلاف عملی اقدامات - خلاصہ

مسلمانوں میں فرقہ واریت کی لعنت کو لگرفوری طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا ، تو ابتدا میں قرآن کے حکم کے مطابق صرف ایک درست عمل کی شروعات سے شدت اور منفی رجحانات کو کم کرکہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے سفر کا آغاز کے آجاسکتا ہے:

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۗ (سورة الحج:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ . (سورة الحج:78)

1. ہر ایک فقہ اور فرقہ کا دعویٰ ہے کہ وہ قرآن و سنت پر عمل پیرا ہیں، جس کو دوسرے قبول نہیں کرتے اور وہ خود دعویٰ دار ہیں کہ وہ حق پر ہیں۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ مسلمان کے علاوہ تمام لیبیل اور منبئی لقاب و نام بعد کے زمانہ کی ایجادات ہیں۔ تو ایک متفقہ نام "مسلمان" پر جو قرآن و سنت و حدیث اور تاریخ سے مسلسل پر ثابت ہے اور اب بھی ہماری اصل پہچان ہے، اس نام "مسلمان" کو مکمل اصل حالت میں بحال کر لیں۔

2. تمام مسلمان اپنے اپنے موجودہ فقہ و نظریات پر کاربند رہتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ایک نام پر متفق ہو کر اپنے آپ کو صرف اور صرف "مسلمان" کے نام سے پکاریں، کسی اور نام کی جازت نہ دیں جو نام اللہ نے نیا وہ ہر طرح سے مکمل ہے تعارف، شناخت یا کسی اور حجت کی وجہ سے فرقہ پرستی کو رد کریں۔ مسلمان کو کسی لکسٹریبل (extra label) کی ضرورت نہیں۔ جب کوئی آپ سے قریبی تعلقات یا رشتہ داری قائم کرنا چاہتا ہو تو تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں۔ اپنی مساجد، مدارس، گھروں اور اپنے ناموں کے ساتھ فرقہ وارانہ لقب لگانے سے مکمل اجتناب کریں۔ نفس کہتا ہے مشکل ہے، مگر اللہ کا حکم بھی ہے، فرمانبردار (مسلم) بن کر اس آزمائش سے گزریں، اللہ پرتوکل کریں۔

3. یہ اقدام اسلام کے ابتدائی دور ، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانہ کے مطابق ہو گا، جس کی خویش ہر مسلمان دل میں رکھتا ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ یقینی طور پر آپ سے بہت خوش ہوں گے۔ اس احسن روایت، سنت کے دوبارہ اجرا پر اللہ ہم پر رحمتوں اور برکات کی بارش فرمائیے گا۔ اس نیک عمل سے آپ دین و دنیا میں کامیابی کے راستے پر چل پڑیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (ماتنا علیہ و صحابی) یعنی وہ لوگ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوں گے وہی جنتی ہیں۔ فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے۔ بہتر فرقوں والی حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے تدر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشین گوئی تھی وہ خبر محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماتنا علیہ و صحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں اور ہر ایک گروہ

لینے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور بہتر (۷۲) فرقوں میں شمار کرتا ہے۔ حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (۷۳) و ان فرقہ ہی اول و بلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے۔

4. کسی صورت میں کوئی گروہ دوسرے مسلمانوں کی تکفیر نہ کریں، ہر حال میں اس شدت پسندی سے بچنا ہے۔ جنت، جہنم کا فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے۔ ہم کو لچھے اعمال میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

مسلمان کی تکفیر.. کفر: حدیثنا عثمان بن لہی شیبیہ، حدیثنا جریر، عن فضیل بن غزوان، عن نافع، عن ابن عمر، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لما رجل مسلم کفر رجلا مسلما، فإن کان کافرا وإلا کان هو الکافر".

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر قرار دے تو لگے وہ کافر ہے (تو کوئی بات نہیں) ورنہ وہ (قاتل) خود کافر ہو جائے گا۔" [سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 4687]

تخریج دارلدعوه: «تقریباً ابو داؤد، تحفة الأشراف: ۸۲۵۴، وقد أخرج: صحیح البخاری/الأدب ۷۳ (۶۱۰۴)، صحیح مسلم/الإیمان ۲۶ (۱۱۱)، سنن الترمذی/الإیمان ۱۶ (۱۲۳۷)، مسند احمد (۲۳/۲، ۴۰) (صحیح) «قال الشيخ الألبانی: صحیح»

5. تمام فقہ اور فرقوں کے علماء پر مشتمل ایک فورم تشکیل دیا جائے جہاں مستقل بنیاد پر پرکم از کم مشترکہ متفقہ اسلامی نظریات کو یکجا کیے جا سکیں [Minimum Common Points of Agreement]. غیر اسلامی رسوم و رواج کو بتدریج معاشرہ سے پاک کیا جائے۔ علماء کی جدید طریقہ تعلیم اور ٹیکنالوجی سے مناسب تعلیم و تربیت اور معاشی سٹرنکچر سرکاری طور پر نافذ کیا جائے۔ یہ تمام کام حکومت اور علماء کے تعاون سے سر انجام پا سکتے ہیں۔

ایک کتاب، ٹسکشن، سے صدیوں پر محیط مائینڈ سیٹ کو تبدیل تو نہیں کیا جاسکتا مگر ہل عقل کے لیے غور فکر کے دروازے کھل سکتے ہیں....
إِنَّ شَرَّ لَدَوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿لأنفال: ۵۵﴾

یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا پھر کسی طرح وہ اسے قبول کرنے پر تیار نہیں (9:55)
إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿۲۸﴾

"اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے" (35:28)

دیکھیں

تعارف

1. دین و مذہب کے نام کی اہمیت [صفحہ # 6]
 2. سلام ، اسلام ، مسلم ، مسلمان 9
 3. دین اسلام اور مسلمین 12
 4. مسلمانوں کے صفاتی نام 13
 5. قرآن میں "مسلمان" نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے 14
 6. قرآن کو چھوڑنے والے بدترین علماء 16
 7. فرقہ واریت 16
 8. قرآن ، اسلام اور مسلمان 17
 9. قرآن کو 'حدیث' بھی کہا گیا 18
 10. قرآن کی عظمت، آیات کا منکر اور عذاب 19
 11. أَطِيعُوا الرَّسُولَ 19
 12. کلام اللہ پر ایمان عمل مسلمان پر فرض ہے 20
 13. قرآن و حدیث کی اہمیت 21
 14. لہل حدیث 24
 15. کتابت حدیث 26
 16. اسلام، قرآن ، مسلمان - دین آیات 27
 17. قرآن راہ ہدایت 28
 18. فرقہ واریت کی ممانعت 28
 19. 73 فرقوں ولی حدیث 30
 20. اسلام کے بنیادی عقائد پر ایمان، مسلمان فروعی اختلافات خارج نہیں کرتے: 32
 21. لہل ایمان کی بخشش 33
 22. فرقہ واریت کے خلاف عملی اقدامات 35
 23. گروپ ٹسکشن- صفحہ 37 سے آخر تک ...
- نوٹ: صفحات کے نمبروں میں معمولی ردوبدل ممکن ہے، درگزر فرمائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَانَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِيْمِهِ فَإِنَّ لِلَّهِ عَفْوَراً رَحِيْمًا (سورہ مائدہ ۳)

"آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ہے" (سورہ مائدہ ۳)

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (سورہ الحج: 78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ.. (سورہ الحج: 78)

إِنَّ الَّذِينَ فَزَعُوا مِنْهُمْ وَكَانُوا شِيْعًا لَأَسْتَمِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (الأنعام ۱۰۹)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ تمہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔" (الأنعام ۱۰۹)

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈلو۔) (آل عمران ۱۰۳)

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان ۳۰)

"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان ۳۰)

.....

دین و مذہب کے نام کی ہمیت

کچھ کوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نام سے کیا فرق پڑتا ہے اصل دین تو ایمان اور عمل کا نام ہے۔ بظاہر تو بات معقول لگتی ہے، اپنے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسماء سکھایا، یعنی ناموں کا علم۔۔۔ نام انسان کی زندگی میں بہت ہمیت رکھتا ہے اور اسی وجہ سے حضور کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے پیام جاہلیت کے مہمل نام تبدیل کروائے۔ ترمذی میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور لکرم صلی اللہ علیہ وسلم برے ناموں کو بدل کر ان کے عوض اچھے نام رکھ دیا کرتے تھے۔ (ترمذی 2/111)۔ نام کسی انسان کی زندگی کا وظیفہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بار بار پکارا جاتا ہے۔ لگر آپ اپنے نام کی نسبت سے کام کرینگے تو آپ کئی گنا اضافی ملے گا اور لگر آپ کے مخالف چلیں گے تو آپ ایک ناکام زندگی گزار کر جائینگے۔ لگر دنیا میں مختلف مذاہب کے ناموں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مذاہب اپنی بانی شخصیت کے نام سے منسوب ہیں۔ بدھ مت، گوتھ بدھ کے نام پر، مسیحیت،

عیسائیت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، یہودی، یہود (حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک فرزند) بنی اسرائیل کی نسل کی شاخ، لسی طرح زرتشتی بہائی مت، تاؤ مت، کنفیوشس مت وغیرہ۔ ہندو مت اور جین مت کا بائی کوئی ایک شخص نہیں، ہندومت کے پیروکار اس کو "سناتن دھرم" ("لازوال قانون) کہتے ہیں۔ قدیم ہندو مذہب کتاب "ویدا" سے بھی منسوب ہے۔ لفظ "جین مت" سنسکرت کے ایک لفظ "جن" سے لیا گیا ہے، جس کے معنی ہے (جنبات نفس کا) فاتح۔ - بائی منہبی شخصیات کے نام پر رواج کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کو "محمدی" کہلونا چاہیئے مگر ایسا نہیں ہوا لہذا لفظ مغربی مسیحی مستشرقین نے کوشش کی کہ Muhamddans کا نام تقویت پکڑے مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لگ کر خود کسی مذہب کے موجد ہوتے تو کسی انسان کے لیے اپنے نام سے بہتر اور کیا نام ہو سکتا ہے، مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل وحی ہے جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام صرف پانچ مرتبہ آیا۔ اللہ کا دین اور اس کو قبول کرنے والوں کا نام بھی اللہ کی طرف سے رکھا گیا۔ "اسلام" اور "مسلمان" (عربی: الْمُسْلِمِينَ) کی نسبت اس دین کے خالق سے ہے جس کا ایک صفاتی نام "اسلام" ہے۔

اللہ کے نزدیک صرف دین اسلام ہے " ان لدین عند اللہ الاسلام " اس لئے تمام ایسے لوگ جنہوں نے اللہ کے دین کو اپنے اپنے زمانہ میں قبول کیا اور احکام الہی کے پابند تھے وہ مسلمان تھے۔ پہلے کے تمام الہامی ادیان " اسلام" پر تھے، فرق صرف شریعت میں رکھتے ہیں۔ قرآن مجید کی اصطلاح (الْمُسْلِمِينَ) میں، "مسلمان" ہونے کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان، اور ہر قسم کے شرک سے پاک مکمل توحید کے سامنے مکمل طور پر سر تسلیم خم کرنا ہے اور بھی وجہ ہے کہ قرآن مجید حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مسلمان کے نام سے متعارف کرتا ہے۔ قرآن مجید کے مطابق الہامی ادیان کے تمام پیرو کار اپنے زمانہ میں مسلمان تھے اور اس طرح عیسائی اور یہودی وغیرہ نئی وحی کے آئے سے پہلے ان کا دین منسوخ نہ ہوئے تک مسلمان تھے، کیونکہ وہ پرور نگار عالم کے حضور تسلیم ہوئے تھے۔ بائبل کی موجودہ کتب میں اب بھی خدا کے احکامات کے آگے سر تسلیم کرنے کی آیات کثیر تعداد میں موجود ہیں:

"اور خدا ہمیں اپنی راہیں بتائے گا، اور ہم اس کے رستوں پر چلیں گے۔" (یسعیاہ 2:2)، "اے میرے خدا! میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں ہے بلکہ تیری شریعت میرے دل میں ہے۔" (زیور ۸:۴۰)، "میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں اور اُس کا کام پورا کروں۔" (یوح ۴:۳۴؛ ۶:۳۸)

112:1، "Surrender and obedience to the Will of God" in Bible: Psalm 40:8 ، 26:42، Matthew 12:50، 2:17، 148:8، 103:20، Jeremiah 31:33، 1 John 2:1-29 Hebrews 10:7، Romans 12:2، Acts 21:14، 4:34، John 5:30، 6:10

انہیں جو یہودی یا عیسائی کہا جاتا ہے، وہ ان کے پیغمبروں کے ناموں سے لوگوں میں مشہور ہوا وہ نام اللہ کے عطا کردہ نہیں، مگر قرآن میں ان کا لہی مشہور ناموں سے

تذکرہ کیا گیا تاکہ پڑھنے والے کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تکار کے بعد وہ "سلام" اور "مسلمان" کے اعزاز سے محروم ہو گئے۔

اس دور میں "سلام" کا اطلاق آخری رسول و نبی، محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ذریعے انسانوں تک پہنچائی گئی کی آخری الہامی کتاب (قرآن مجید) کی تعلیمات پر قائم ہے۔ اب "مسلمان" کا نام (عربی: الْمُسْلِمِينَ) خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن کا عملی نمونہ تھے، کی پیروی کرنے والوں پر لاگو ہوتا ہے۔ مسلمان، قرآن اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر عمل کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔ ، کیونکہ انہوں نے دین اسلام کو قبول کر کے اور تمام انبیاء اور آسمانی شریعتوں پر اعتقاد رکھ کر اللہ کے حضور سر تسلیم خم ہونے کا اعلان کیا ہے۔ حقیقی مسلمان وہ ہے جو احکام و دستورات الہی کو قول و فعل سے تسلیم کرتا ہو، یعنی زبان سے بھی اللہ کی وحدانیت اور انبیاء علیہم السلام اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرے اور عمل سے بھی دینی احکام اور دستورات، من جملہ دوسروں کے حقوق کی رعایت کرے جیسے اجتماعی قوانین اور شہادہ، نماز، روزہ، زکات، حج وغیرہ جیسے لفرادی احکام کا پابند ہو۔ قرآن مجید میں حقیقی مسلمان کو مومن کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے اور بہت صفاتی ناموں سے بھی مگر "مسلمان" ہونے پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے، کیوں؟ سلام میں تحاد پر بہت زور دیا جاتا ہے، جس طرح نماز میں ایک اللہ کی عبادت ایک سمت (قبلہ) کی طرف منہ کر کے ادا کی جاتی ہے اسی طرح ایک نام "مسلمان" (عربی: الْمُسْلِمِينَ) بھی تحاد مسلمین کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ نام سے فرق پڑتا ہے خاص طور پر جو نام اللہ تعالیٰ نے خود عطا فرمایا ہو:



"آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ہے" (سورہ مائدہ ۳)

"اور جو سلام کے علاوہ کوئی بھی دین تلاش کرے گا تو وہ دین اس سے قبول نہ کیا جائے گا" (سورہ آل عمران ۸۵)

هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ لِلرَّسُولِ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
(سورة الحج 22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ..

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا بَيْنَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا أَسْتَمْتُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (سورة الأنعام ۱۰۹)

”جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔“

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

”اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈلو۔“
آل عمران، 3:103

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿49:10﴾

”(یاد رکھو) سارے مومن (مسلمان) بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے“ ﴿49:10﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں (صحیح بخاری، کتاب الإیمان #10)

سلام ، سلام ، مسلم ، مسلمان

سلام ، مسلم ، سلام بنیادی طور پر عربی زبان کے بنیادی، روٹ (س، ل، م) سے ہیں جو قرآن میں 16 مختلف حاصل شدہ شکل میں 140 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں "سلام" 17 مرتبہ استعمال ہوا۔

"مسلمان" مختلف طریقہ سے 51 مرتبہ آیا : [مُسْلِمٌ = 39، مُسْلِمِينَ 22، إِسْلَمَ 8، مُسْلِمَاتٌ 2، 1 مُسْلِمَةً، مُسْتَسْلِمُونَ 1]۔ [\[تفصیل لنک ...\]](#)

"مُسْلِمًا" کا اردو ترجمہ مسلمان کیا گیا ہے۔ [\[ریفرنس لنک ...\]](#)

1. مَا كَانَ إِذْ رَاهِمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿آل عمران: 67﴾

2. رَبِّ قَدْ تَبَيَّنَ مِنَ الْمَلِكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿يوسف: 101﴾

3. إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَائِمِينَ وَالْقَائِمَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّالِمِينَ وَالصَّالِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْرورَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿الأحزاب: 35﴾

4. عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَافَكُنَّ أَنْ يُّدْبِلَهُ أَرْوَلًا خَيْرًا مِّنْكَنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَلَاتِبَاتٍ عِبَادَاتٍ سَائِحَاتٍ تَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا (التحریم: ۵)

مسلم ، مسلمون ، مسلمین بھی اردو میں مسلمان ترجمہ ہے [دیکھیں لنک]

[سَلَام (سم): اَمْن ، سَلَام (سم): تَحِيَّة ، سَلَام (سم): سِلْم]

لفظ ”سلام“ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے (الحشر 23: 59) (بخاری ، کتاب الاستیذان)۔

”السلام علیکم“ کے معنی ہیں اللہ تمہارا محافظ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس سے فرمایا: اے بیٹے جب تم اپنے گھروالوں کے پاس جاؤ تو سلام کیجیو، یہ سلام تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت کا سبب ہوگا۔ (ترمذی ۹۹/۲)۔ عبادت میں نماز کے آخر میں اور ملاقات پر ایک دوسرے کو ”السلام علیکم“ کہنا عبادت اور مسلم کلچر کا لازم لم جزو ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَىٰ إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسَنَتٌ مُّؤْمِنَاتٍ (النساء: ۹۳)

مفہوم: اور تم سے سلام کہے تو اسے یہ مت کہو کہ تو ایمان والا نہیں۔ (النساء: ۹۳)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: مسلمانوں کا دستہ بنو سلیم کے ایک آدمی سے ملا، تو اس آدمی نے مسلمانوں کو ”السلام علیکم“ کہا، مسلمانوں نے کہا: کہ اس نے جان بچانے کے لیے مسلمانوں والا سلام کیا ہے؛ چنانچہ اسے قتل کر کے اس کی بکریاں ساتھ لے گئے، تو منکورہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر: ۵۳۹/۱)

اس سے معلوم ہوا کہ سلام، سلام کی نشانی ہے اور جوشخص سلامی سلام کرے، اسے قتل کرنا جائز نہیں؛ بلکہ اسے مسلمان تصور کیا جائے گا، اس کے دل کا حال خدا جانتا ہے، ہم نہیں جانتے۔

قرآن مجید میں یہ کلمہ نبیاء ورسول علیہم السلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور کرام اور بشارت کے استعمال ہوا ہے اور اس میں عنایت اور محبت کا رس بھرا ہوا ہے، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ، سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ، سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَبَارُوتَ، سَلَامٌ عَلَىٰ إِيْسَىٰ، سَلَامٌ عَلَىٰ الْمُرْسَلِينَ، سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ

سلام

مادہ (س - ل - م) کے باب افعال سے لفظ ’سلام‘ بنا ہے۔ سلام کے لغوی معانی بچنے، محفوظ رہنے، مصالحت اور امن و سلامتی پانے اور فرہم کرنے کے ہیں۔ سلام کا لغوی معنی خود امن و سکون پانا، دوسرے افراد کو امن و سلامتی دینا اور کسی چیز کی حفاظت کرنا ہے۔ لغت کی رو سے لفظ سلام چار معانی پر دلالت کرتا ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ. (المائدة، 16:5)

”اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی رہوں کی ہدایت فرماتا ہے۔“ (المائدة، 16:5)

’سلام‘ کا دوسرا مفہوم ماننا، تسلیم کرنا، جھکنا اور خود سپردگی و اطاعت اختیار کرنا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : اِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ” اور جب ان کے رب نے ان سے فرمایا : (میرے سامنے) گردن جھکا دو، تو عرض کرنے لگے : میں نے سارے جہانوں کے رب کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔“ (البقرة، 2:131)

’سلام‘ میں تیسرا مفہوم صلح و آئنتی کا پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اخْلُوعُوا فِي السَّلَامِ كَافَّةً.

”اے ایمان والو! سلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔“ (البقرة، 2:208)

سی طرح ایک بلند و بالا درخت کو بھی عربی لغت میں السَّلَام کہا جاتا ہے۔

معانی کے لحاظ سے لغوی طور پر سلام سے مراد امن پانا، سر تسلیم خم کرنا، صلح و آئنتی اور بلندی کے ہیں۔

مسلمان :

مسلم کا مطلب ہے اللہ کا "فرمانبردار"، اللہ تعالیٰ نے سلام میں پورا پورا داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کسی فرقہ میں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اخْلُوعُوا فِي السَّلَامِ كَافَّةً. وَ لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿2:208﴾

اے ایمان والو! سلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿2:131﴾

اس کا حال یہ تھا کہ جب اس کے رب نے اس سے کہا: "مسلم ہو جا"، تو اس نے فوراً کہا: "میں اللہ رب العالمین کا "مسلم" ہو گیا" ﴿2:131﴾

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِن دُرَيْبِنَا أُمَّةٌ مُسْلِمَةٌ لَكَ وَأَرْنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿2:128﴾

"اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم ٹٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمائے والا ہے۔" ﴿2:128﴾

حدیث نبوی میں "مسلمان" کے معنی کے لحاظ سے ارشاد ہے: "بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

“1. بخاری، الصحيح، کتاب الايمان، باب لمسلم من سلم للمسلمون من لسانه و يده، 1: 13، رقم: 10، 2. مسلم، الصحيح، کتاب الايمان، باب: تفضل الاسلام و اى لموره افضل، 1: 65، رقم: 40]

دین اسلام اور مسلمین:

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو قبول کرنے والے افراد کو "اَلْمُسْلِمِيْنَ مُسْلِمَةً مُسْلِمُوْنَ مُسْلِمًا" کے نام سے مخاطب فرمایا۔ عربی زبان میں ولد مرد ہے تو "مسلم" ہو "مسلم" مرد ہوں تو "مسلمان"، تین یا زیادہ جمع میں "مسلم" مرد ہوں تو "مسلمون" یا "مسلمین"، اس کا اردو، ترجمہ "مسلمان" ہے۔ اس کے علاوہ اور نام جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسلمانوں لیئے جو نام پسند فرمائے ہیں ان میں "الیہا الذین امنوا" یعنی اے ایمان والو۔ ولد کے لیئے "مؤمن" جمع کے لیئے مؤمنین یا مؤمنین اور صفاتی لقب۔ موجودہ مشہور مسلمان گروہوں اور فرقوں کے نام جو بزرگ فقیہ و امام، شہر، یا کتاب سے منسوب ہیں قرآن و سنت سے ثابت نہیں، بلکہ قرآن کی روح کے خلاف ہیں۔

عربی لغت میں مسلمان کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ: "المسلم هو مظهر للطاعة". مسلمان وہ ہے جو سر پاپا طاعت ہے۔" (ابن منظور لسان العرب، مادہ مسلم ج12، ص293)

یعنی جس کا وجود طاعت الہی اور طاعت رسول سے عبارت ہے۔ اس کے وجود میں اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کا رنگ نظر آتا ہے۔

هُوَ سَمَّكُمْ اَلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ مِنْ قَبْلِ وَ فِيْ بُدَا (سورة الحج 78:22)

مفہوم: "سی اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم ہے۔"

"المسلم هو لتمام الاسلام". "مسلمان وہ ہے جس نے خود کو اسلام میں ڈھال لیا ہے۔" (لسان العرب). یعنی جس کا وجود چلتا پھرتا اسلام ہے۔ اسلام کی تعلیمات کا عملی اظہار وجود مسلم سے ہوتا ہے۔

هو مومن بها. "مسلمان وہ ہے جو تعلیمات اسلام پر ایمان رکھتا ہے۔" (لسان العرب). یعنی اس کو یقین حاصل ہے کہ اسلام کا ہر عمل اور ہر امر و نہی اس کے نفع کے لئے ہے۔

"المسلم هو المستسلم لامر الله". "مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے جھک جائے۔" (لسان العرب) یعنی مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کو اپنا قول و فعل اور اخلاق و کردار

بنائے۔ جو اپنے نفس لمارہ کی خویش سے ٹھہنے والے حکم کو ترک کرے اور اس کے بجائے اللہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کر دے۔

"المسلم هو المخلص لله للعبادة". "مسلمان وہ ہے جو عبادت کو اللہ ہی کے لئے خالص کر لے۔" (لسان العرب)

یعنی مسلمان وہ ہے جو لیاک نعبد کا پیکر بن جائے، جو صرف اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرے۔ اس کے وجود سے عبادتِ غیر کی ہر صورت کا خاتمہ ہو جائے۔ عبادت میں اس بندے کا لخالص بڑھتے بڑھتے اس کو ایسا کر دے کہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔

مسلمان کا مطلب ہے دین اسلام کا پیروکار ہونا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک صرف وہی شخص مسلمان ہے جس کا وجود دوسروں کے لئے منبع لمن و عافیت اور سر چشمہ لمن و سکون ہو۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے :

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے دوسرے مسلمان کے جان و مال اور عزتیں محفوظ رہیں۔" [بخاری، لصحیح، 1 : 13، کتاب الایمان، رقم : 10]

مسلمانوں کے صفاتی نام :

مسلمانوں کی صفتیں ہیں اور صفاتی نام بھی ہیں جیسے:

ریائی، رہنیوں یا رہنبین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون وغیرہ، مزید :

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّالِمِينَ وَالصَّالِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الأحزاب:33)

مفہوم : "یہ شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں، اطاعت گزار مرد اور اطاعت گزار عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، صابر مرد اور صابر عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر و ثواب مہیا کر رکھا ہے۔" (الأحزاب:35)

مسلمان درجات :

اللہ نے مسلمانوں کے تین بڑے گروہوں کا ذکر قرآن میں فرمایا ہے:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ إِذِنَ اللَّهُ لَكَ هُوَ الْأَفْضَلُ لَكَبِيرٌ ﴿٣٢﴾

پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعضے تو ان میں اپنی جاتوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے (35:32 قرآن)

"ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ"، "مُقْتَصِدٌ" یا "سَابِقٌ" ناموں کے فرقوں کا اسلامی تاریخ میں ذکر نہیں۔ "ظالم" گروہ تو تقریباً دور میں رہے ہیں۔ لیماں کم، زیادہ ہوتا رہتا ہے، اس کی اصلیت اور درجات، کا علم اللہ کو ہے۔

اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والوں کے درجات کا ذکر بھی ہے:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴿٤:69﴾

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے نعم کیا یعنی نبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے (سورۃ النساء، آیت 69)

مسلمانوں کے صفاتی ناموں میں، سنی، شیعہ، بریلوی، لیونیدی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی۔ اہل حدیث، سلفی، وہابی یا مزید ناموں سے مسلمان فرقے موسوم ہو کر ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہیں، ان کا تذکرہ اور سند نہیں۔

قرآن میں لِمُسْلِمِينَ (مسلمان) نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

1. لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَلِكَ لُمِرْتُ ۚ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (سورة الأنعام 6:163)

"اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو لسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں۔" (سورة الأنعام 6:163)

2. وَ لُمِرْتُ لِأَنَّ لَكُونُ أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (الزمر 12)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار) بن جاؤں۔" (الزمر 12)

3. وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿10:72﴾ یونس ﴿

اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں (10:72)

4. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِمْ وَ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿سورة آل عمران 102﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور برگز نہ مرنا مگر مسلمان"۔ ﴿سورة آل عمران 102﴾

5. إِنَّمَا أَمْرُهُ أَنْ أُعِدَّ رَبَّ هَذِهِ لِبَلَدَةٍ لَّذِي حَرَمَهَا وَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأَمْرُهُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿91﴾ وَأَنْ تَلَوْا لَفُرَّانٌ فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿٢٧:٩٢ لنمل﴾

"مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اسے حرم بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں (91) اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں" اب جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں (نمل 27:92)

6. وَ وَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمَ بَنِيهِ وَ يَعْقُوبُ بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمْ الَّذِينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿سورة البقرة 132﴾

"اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان"۔ ﴿سورة البقرة 132﴾

7. اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اہل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی۔

قُلْ يَا بَنِي آدَمَ لَا كُفْرَ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ إِلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿سورة آل عمران 64﴾

"آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی تصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں"۔ ﴿سورة آل عمران 64﴾

8. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لیے حکم دیا گیا مگر اللہ کے حکم اور ان کی سنت کو چھوڑ کر ہم نے فرقے بنا لیے۔

تَوَفَّيْنَا مُسْلِمًا وَ أَحَقَّقْنَا بِالصَّالِحِينَ (12:101)

میرا خاتمہ سلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا" (12:101)

مسلمانوں نے اللہ کے عطا کردہ نام کو چھوڑ کر شیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی، اہل حدیث، سلفی، وہابی وغیرہ سے موسوم ہو کر ایک دوسرے سے جھگڑنے کا فتنہ کھڑا کر لیا ہے۔

قرآن کو چھوڑنے والے بہترین علماء

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا لِسْمَةٍ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رِسْمُهُ، مَسَاجِدُ هُمْ عَلِمَرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاءُ هُمْ سَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ لَفِئَةٌ وَفِيهِمْ تَعُوذُ (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

" اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن میں سے صرف اس کے نقوش باقی رہیں گے۔ ان کی مسجدیں (بظاہر تو) آباد ہوں گی مگر حقیقت میں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے ہنتر ہوں گے۔ انہیں سے (ظالموں کی حمایت و مدد کی وجہ سے) دین میں فتنہ پیدا ہوگا اور انہیں میں لوٹ آئے گا (یعنی انہیں پر ظالم) مسلط کر دینے جائیں گے۔" (بیہقی)

یہ حدیث اس زمانہ کی نشان دہی کر رہی ہے جب عالم میں اسلام تو موجود رہے گا مگر مسلمانوں کے دل اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہوں گے، کہنے کے لئے تو وہ مسلمان کہلائیں گے مگر اسلام کا جو حقیقی مدعا اور منشاء ہے اس سے کو سوں دور ہوں گے۔ قرآن جو مسلمانوں کے لئے ایک مستقل ضابطہ حیات اور نظام علم ہے اور اس کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی کے لئے راہ نما ہے۔ صرف برکت کے لئے پڑھنے کی ایک کتاب ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ یہاں "رسم قرآن" سے مراد یہی ہے کہ تجوید و قرأت سے قرآن پڑھا جائے گا، مگر اس کے معنی و مفہوم سے ذہن قطعاً نا آشنا ہوں گے، اس کے اولمر و نولہی پر عمل بھی ہوگا مگر قلوب لخالص کی دولت سے محروم ہوں گے۔

مسجدیں کثرت سے ہوں گی اور آباد بھی ہوں گی مگر وہ آباد اس شکل سے ہوں گی کہ مسلمان مسجدوں میں آئیں گے اور جمع ہوں گے لیکن عبادت خداوندی، ذکر اللہ اور درس و تدریس جو بناء مسجد کا اصل مقصد ہے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہوگا۔

اسی طرح وہ علماء جو اپنے آپ کو روحانی اور نئی پیشوا کہلائیں گے۔ اپنے فریض منصبی سے ہٹ کر مذہب کے نام پر امت میں تفرقے پیدا کریں گے، ظالموں اور جابروں کی مدد و حمایت کریں گے۔ اس طرح دین میں فتنہ و فساد کا بیج بو کر اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کریں گے۔ (مشکوٰۃ شریف - جلد اول - علم کا بیان - حدیث 263)

فرقہ واریت :

مسلمان کئی فرقوں میں بٹ چکے ہیں لہذا ان کی لکثرت اسلام کے بنیادی عقائد اور عبادات پر متفق ہے مگر فروعی اختلافات کی شدت نے نفاق کے بیج اس طرح بو دیئے ہیں کہ انتشار دن بدن متشدت اور اضافہ پزیر ہے۔ اس معاملہ میں اسلام دشمن قوتیں

بھی ملوث ہیں مگر ان کو جواز وہ مسلمان مہیا کر رہے ہیں جو دشمنانِ اسلام کے ہاتھ نادانستہ طور پر کھلونا بن چکے ہیں۔

قرآن پر سب مسلمانوں کا ایمان ہے، جس کو سب مسلمان مکمل طور پر کلامِ اللہ تسلیم کرتے ہیں، جو مسلم کا نام دیتا ہے اور قرآن وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے جس کو اللہ تعالیٰ مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیتا ہے اور یہی تفرقہ کے خلاف موثر ترین ٹھال ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَقُوا لِلَّهِ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ﴿١٠٣﴾ (3:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ لے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو (102) سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو (103:3)

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ إِنَّهُمْ تَخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ (الأعراف:7:30)

"ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہو چکی۔ ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو رفیق بنا لیا اور سمجھتے (یہ) ہیں کہ ہدایت یاب ہیں" (الأعراف:7:30)

فروعی اختلافات اور عدم برداشت: گروہی تعصب اور فرقہ واریت کو پیدا کرنے والی سب سے بنیادی وجہ یہ ہے کہ لوگ اصل چیزوں کو چھوڑ کر یا غیر ہم سمجھ کر فروعیات کو دعوت اور بحثِ مباحث کا موضوع بنا لیتے ہیں مثلاً نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد 'امین' یا آواز یا آہستہ کہنا، رفعِ یدین، مختلف معاشرتی، کلچرل نیم منہبی لیونٹس کو بدعات قرار دے کر شنام ترازوی، قدیم مقدس منہبی شخصیات کی فقہی اختلاف کی وجہ سے توہین کرنا خود ہی فیصلہ کر لینا کہ صرف ہم حق پر ہیں اور دوسرے باطل 72 فرقوں میں شامل جہنمی مخالفین پر کفر کے فتوے لگانا وغیرہ جس پر با آسانی قابو پایا جا سکتا ہے۔

فرقہ واریت کی وجوہات کی تفصیل اس لنک پر: <http://salaamone.com/why-sectarianism>

قرآن، اسلام اور مسلمان

قرآن مجید اور سنتِ اسلام کی بنیاد ہے۔ قرآن پر عمل سے فرقہ واریت کا سد باب کیا جاسکتا ہے۔ قرآن کی ہر آیات ہم، قابلِ غور و فکر و عمل ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا نَكَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَاتًا ﴿٧٣﴾ (لفرقان)

اور جب تمہیں ان کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ بہرے اور لدھے ہو کر ان پر گر نہیں پڑتے (بلکہ ان میں غور و فکر کرتے ہیں)۔ (25:73 لفرقان)

قرآن کے متعلق اللہ نے واضح کر لیا کہ :

- 1- قرآن مجید رب العالمین کا نازل کردہ کلام حق ہے (آل عمران 3:60)
2. قرآن سے ملنے والا علم وہ حق ہے جس کے مقابلے میں ظن و گمان کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ (النجم 53:28)
3. قرآن مجید کلام الہی ہے اور اس کے کلام الہی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ یہ اللہ سے ٹرنے والوں کے لیے ہدایت ہے۔ (البقرہ 2:2)
4. اس کلام کو اللہ نے نازل کیا ہے اور وہی اس کی حفاظت کرے گا۔ (الحجر 9:15)
5. قرآن ایسا کلام ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں جو بالکل سیدھی بات کرنے والا کلام ہے (لکھف 18:1,2)
6. قرآن کو واضح عربی کتاب کہا گیا کہ لوگ سمجھ سکیں (یوسف 2:18)۔
7. باطل نہ اس کلام کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے۔ (الفصلت 41:42)
8. یہ کتاب میزان ہے۔ یعنی وہ ترازو ہے جس میں رکھ کر ہر دوسری چیز کی قدر و قیمت طے کی جائے گی۔ (الشوریٰ 42:17)
9. یہ کتاب فرقان یعنی وہ کسوٹی ہے جو کھرے اور کھوٹے کا فیصلہ کرتی ہے۔ (الفرقان 25:1)
10. تمام سلسلہ وحی پر مہیمن یعنی نگران ہے۔ (المائدہ 5:48)
11. قرآن کریم لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کرنے کے لیے تاری گئی ہے۔ (البقرہ 2:213)
12. یہی وہ کتاب ہدایت ہے جس کو ترک کر دینے کا مقدمہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخاطبین کے حوالے سے پیش کریں گے۔ (الفرقان 25:30)

قرآن کو 'حدیث' بھی کہا گیا:

1. فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (المرسلات 77:50)
- اب اس (قرآن) کے بعد اور کونسا کلام (حدیث) ایسا ہو سکتا ہے جس پر یہ ایمان لائیں؟ (المرسلات 77:50)
2. فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (الأعراف 7:185)
- پھر (قرآن) کے بعد کس حدیث پر یہ لوگ ایمان لائیں گے (الأعراف 7:185)

3. تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ تَنْوُهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَيَأِي حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَيَأْتِيهِ يُؤْمِنُونَ (لجاثية: 6: 45)

یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو بالکل سچی پڑھ کر سنتے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے، (لجاثية: 6: 45)

4. فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ﴿ الطور 34: 52﴾

اگر یہ اپنے اس قول میں سچے ہیں تو ایسی (قرآن کی) شان کا ایک کلام بنا لائیں (الطور 34: 52)

قرآن کی عظمت، آیات کا منکر اور عذاب

اللہ تعالیٰ نے واضح لفاظ میں قرآن مجید کی حیثیت بیان کی ہے۔ جو کچھ قرآن مجید کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے وہ کسی دوسری چیز کے بارے میں نہیں کہا۔ قرآن مجید کے سوا کسی اور مذہبی کتاب، کسی پیغمبر سے منسوب کلام، کسی عالم اور محقق کی رائے کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس طرح کی کوئی بات نہیں کہتے۔ اس لیے جو کوئی بھی قرآن کی آیات مبارکہ کے بارے میں شک شبہ، تامل کرے، لگے مگر اور تاویلوں سے ان کو بے اثر کرنے کی کوشش کرے، انکار کرے تو وہ لچھی طرح سمجھ لے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کی جرأت کر رہا ہے۔ اصحاب سبت کا واقعہ ایک سبق ہے۔ (قرآن 166: 7, 163, 166: 2).

1. وَيَوْمَ لِكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تَنْتَلِي عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۗ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (لجاثية: 7: 45)

ہر سخت جھوٹے گناہگار کے لیے تباہی ہے (7) جو آیات الہی سننا ہے جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر نا حق تکبر کی وجہ سے اصرار کرتا ہے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں پس اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو (لجاثية: 8: 45)

2. هَذَا هُدًى ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رَّجْزٍ أَلِيمٍ (لجاثية: 11: 45)

"یہ (قرآن) تو ہدایت ہے اور جو اپنے رب کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لیے سخت دردناک عذاب ہے" (لجاثية: 11: 45)

3. لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ [کلمات اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ہے] (یونس 64: 10)

اطيعوا الرسول

اللہ کا نے رسول اللہ ﷺ کی طاعت کا حکم بھی دیا ہے (اطيعوا الرسول)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (قرآن 4: 64)

"اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے" (قرآن 4:64)

1. قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ لِكَاْفِرِينَ ﴿آل عمران: ۳۲﴾
2. وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿آل عمران: ۳۲﴾
3. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَلِكْ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿النساء: ۵۹﴾
4. وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿المائدة: ۹۲﴾
5. يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿الأنفال: ۱﴾
6. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنَّهُ وَأنْتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿الأنفال: ۲۰﴾
7. وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿الأنفال: ۴۶﴾
8. قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿النور: ۵۴﴾ 9. وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿النور: ۵۶﴾
10. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿محمد: ۳۳﴾
11. أَلَسْتُمْ أَن تَقْبَلُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿المجادلة: ۳﴾
12. وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿التغابن: ۲﴾

کلام الله پر ایمان عمل مسلمان پر فرض ہے:

1. وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ﴿2:256 قرآن﴾

ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی (2:256 قرآن)

2. وَنُؤَلِّ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُدْبِلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُتَسَدِّدًا ﴿قرآن 18:27﴾

اور اپنے پروردگار کی کتاب جو تمہارے پاس بھیجی جاتی ہے پڑھتے رہا کرو۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور اس کے سوا تم کہیں پناہ کی جگہ بھی نہیں پاؤ گے (18:27 قرآن)

3. وَلَا تُطْع مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن يَكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا (قرآن 18:28)

اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خویش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہا نہ ماننا (18:28 قرآن)

4. وَالَّذِينَ إِذَا نُكِرُوا بآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخْرُوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا (قرآن 25:73)

"اور جب لہیں ان کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ بہرے اور اندھے ہو کر ان پر گر نہیں پڑتے (بلکہ ان میں غور و فکر کرتے ہیں)۔ (قرآن 25:73)

قرآن و حدیث کی ہمیت :

قرآن وہ کتاب ہے جو دعویٰ کرتی ہے کہ اس کتاب میں کوئی شک نہیں:

لَئِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ

لحدیث کے درجات اور تشریح پر فقہی اختلافات فرقہ واریت کی ایک وجہ ہیں۔ واضح رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب یا حیثیت کو کسی پہلو سے کم کرنے کی کوئی جسارت قابل قبول نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی دین کا ماخذ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کی ہوئی ہر چیز قرآن ہی کی طرح حجت ہے۔ لیکن آپ نے جو دین قرآن کی طرح اجماع و تواتر سے ہم تک منتقل کیا ہے وہ سنت یا دین کا عملی ڈھانچہ ہے۔ باقی جو ذخیرہ حدیث ہمارے سامنے موجود ہے وہ بڑا قیمتی ہے مگر اسے لوگوں نے اپنی صوابدید پر جتنا چاہا اور جس نے چاہا اگے منتقل کیا صحابہ کرام کا اس پر اختلاف تھا، اجماع نہ تھا۔ اس کی حفاظت کا وعدہ اور اہتمام نہ اللہ نے کیا، نہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اہتمام کیا نہ خلفائے راشدین نے خود یہ کام باہتمام کیا نہ اپنی حکومت کے ذریعے سے اس حوالے سے ایسا کوئی کام کیا جیسا انہوں نے حفاظت قرآن کے لیے کیا تھا۔ یہ ایک ناقابل تردید تاریخی حقیقت ہے۔

حدیث :

حدیث حدیث کا لفظ حدیث سے اسم ہے، تحدیث کے معنی ہیں: خبر دینا ہو الاسم من التحدیث، و ہو الاخبار۔ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی بعثت سے قبل عرب حدیث بمعنی اخبار (خبر دینے) کے معنی میں استعمال کرتے تھے، مثلاً وہ اپنے مشہور پیام کو احادیث سے تعبیر کرتے تھے، اسی لیے مشہور لہجاء نحوی کا کہنا ہے کہ حدیث کی جمع لحدوئہ اور لحدوئہ کی جمع لحدیث ہے، لفظ حدیث کے مادہ کو جیسے بھی تبدیل کریں اس میں خبر دینے کا مفہوم ضرور موجود ہو گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وجعلناہم احادیث، [سورۃ المؤمنون: 44] فجعلناہم احادیث، [سورۃ السبا: 19] اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابہا، [سورۃ الزمر: 23] فلیتو حدیث مثلہ، [سورۃ الطور: 34] بعض علما کے نزدیک لفظ حدیث میں جدت کا مفہوم پایا جاتا ہے، اس طرح حدیث قدیم کی ضد ہے، حافظ ابن حجر فتح

الباری میں فرماتے ہیں:- المراد بالحديث في عرف الشرع ما يضاف الى النبي صلى الله عليه وسلم ، وكانه اريد به مقابلة القرآن لانه قديم. رسول الله صلى الله عليه وسلم نے خود اپنے اقوال کو حدیث کا نام دیا ہے، آپ ہی نے یہ اصطلاح مقرر فرمائی، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ابوہریرہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کے یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ کی شفاعت کی سعادت کس کو نصیب ہوگی آپ نے جواباً فرمایا ابو ہریرہ سے پہلے کوئی شخص مجھ سے اس حدیث کے بارے میں سوال نہیں کرے گا کیونکہ وہ طلب حدیث کے بہت حریص ہیں- [صحیح البخاری 148/8]

حدیث لفظ (ح د ث) روٹ سے نکلا ہے جو قرآن میں 36 مرتبہ حاصل شدہ الفاظ میں آیا ہے-

28 مرتبہ (حَدِيثٌ) statement, a conversation, talk, the narratives, narrations, tales, for a conversation, story

3 مرتبہ (يُحَدِّثُ) to cause, to bring about,

3 مرتبہ (تَحَدَّثُ) to report, to narate,

2 مرتبہ will bring about, cause, present

2 مرتبہ (مُحَدَّثٌ) .new, modern,

قرآن میں قرآن کو بھی "حدیث" بھی کہا گیا ہے-

مروجہ شرعی اصطلاح میں ہر وہ قول فعل، تقریر یا صفت جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو حدیث کہلاتی ہے۔ علم حدیث اس علم کو کہتے ہیں جس کے تحت پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرامین کو محفوظ کیا گیا اور ان فرامین کی صحت کے بارے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ "مُحَدِّثٌ" وہ شخص جو علم حدیث میں روایت درایت مشغول ہو اور کثیر روایات اور ان کے راویوں کے حالات پر مطلع ہو۔

مزید پڑھیں : علم حدیث , فرقہ واریت اور قرآن – تحقیقی مضامین

اہل حدیث :

"اہل حدیث" کی اصطلاح قرآن اور حدیث کی کسی کتاب میں نہیں، یہ بعد کی ایجاد ہے، جو شروع میں "حدیث کے علماء" محدثین اور حدیث کے علم میں مشغول مسلمانوں سے منسوب تھی، مگر پچھلی ٹیڑھ صدی سے لٹیا کے ایک مسلمانوں کے فرقہ نے اسے اپنایا ہے-

اہل حدیث ، بنیادی طور پر ایک عمومی مفہوم رکھنے والی اصطلاح ہے کیونکہ کوئی گروہ بھی مسلمانوں کا سوائے اہل لقرآن کے ایسا نہیں جو حدیث کا منکر ہو اور اس لحاظ

سے تمام مسلمان ہی اہل حدیث کہے جاسکتے ہیں لیکن اس کے باوجود متعدد سیاسی و جغرافیائی عوامل کی وجہ سے آج یہ اصطلاح ان لوگوں کے لیے ہی مخصوص کی جاچکی ہے کہ جو غیر مقلد ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مطابق: ہم اہل حدیث سے صرف حدیث لکھنے اور سننے اور روایت کرنے والا ہی مراد نہیں لیتے ، بلکہ ہر وہ شخص جس نے حدیث کی حفاظت کی ، اس پر عمل کیا اور اس کی ظاہری و باطنی معرفت حاصل کی ، اور اسی طرح اس کی ظاہری اور باطنی طور پر اتباع و پیروی کی تو وہ اہل حدیث کہلائے گا زیادہ حقدار ہے ۔ اور اسی طرح قرآن پر عمل کرنے والا بھی وہی ہے ۔ اور ان کی سب سے کم خصلت یہ ہے کہ وہ قرآن مجید اور حدیث نبویہ سے محبت کرتے اور اس کی اور اس کے معانی کی تلاش میں رہتے ہیں ، اور اس کے موجبات پر عمل کرتے ہیں

لفظ "اہل حدیث" قدیم اور جدید دو اصطلاحوں میں منقسم ہے یعنی اہل حدیث کا عنوان دو اصطلاحوں میں مختلف معانی کا حامل ہے:

۱۔ اہل حدیث باصطلاح قدیم: اصطلاح قدیم میں اس سے مراد وہ لوگ تھے جو حدیث روایت کرنے، پڑھانے، اس کے راویوں کی جانچ پڑتال کرنے اور اس کی شرح میں مشغول رہتے تھے، انہیں محدثین بھی کہا جاتا تھا اور وہ واقعی اس فن کے اہل سمجھے جاتے تھے؛ سو اہل علم کی اصطلاح قدیم میں اہل حدیث سے مراد حدیث کے اہل لوگ تھے، اہل ادب، اہل حدیث، اہل تفسیر سب اسی طرح کی اصطلاحیں ہیں۔ حافظ محمد بن ابراہیم لوزیر (۲۷۵-۸۴۰ ہجری) لکھتے ہیں: "یہ بات معلوم ہے کہ اہل حدیث اس طبقے کا نام ہے جو اس فن کے درپے ہو اس کی طلب میں منہمک رہے۔ ایسے سب لوگ اہل حدیث ہیں؛ خواہ وہ کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں"۔ (لروض الباسم لابن لوزیر: ۱۲۲/۱)

۲۔ اہل حدیث باصطلاح جدید: اہل حدیث سے مراد ترک تقلید کے نام سے ایک فقہی مسلک پیدا ہوا جو پہلے کچھ عرصے تک وہابی کہلاتا تھا۔ یہ جدید اصطلاح "بطور فرقہ" اسلام کی پہلی تیرہ صدیوں میں کہیں نہیں ملتی، اس کا آغاز چودھویں صدی ہجری سے ہوتا ہے؛ یا انہوں نے سمجھ لیجئے کہ تیرہویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں اس کے لیے کچھ حالات سازگار ہو گئے تھے، اس وقت یہ فرقہ وجود میں آیا۔

یہی وجہ ہے کہ محدثین کا نکر چار ہی قسم کی کتابوں میں ملتا ہے طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ اور طبقات حنابلہ۔ آج تک طبقات غیر مقلدین نامی کوئی کتاب محدثین نے نہیں لکھی۔

اہل حدیث کون؟ سوال و جواب

1- اہل حدیث مسلک جن کو غیر مقلد بھی کہتے ہیں، کے تمام لوگ علماء اور عوام بھی کیا اہل سنت و جماعت میں شامل ہیں جیسا کہ امت کے چاروں معتبر و مستند مذاہب اربعہ مل کر ایک ہی اہل سنت و جماعت بناتے ہیں؟

2- کیا مسلک اہل حدیث بھی دوسرے مذاہب اربعہ کی طرح ایک معتبر اور امت کا ایک مشہور فروعی مسلک رہا ہے یا یہ کوئی موجودہ زمانہ کا نیا فرقہ ہے اور مذاہب اربعہ سے ان کا اختلاف اصول و عقیدہ کا اختلاف ہے یا صرف فروعی اختلاف ہے؟

3- امام داؤد ظاہری رحمہ اللہ اور امام ابن حزم رحمہ اللہ نلسی کے مسلک کو اپناتے والے یعنی ظاہری مسلک کیا اہل سنت و جماعت میں شامل ہیں۔ اور کیا ظاہری مسلک بھی جو قیاس کے ماخذ شریعت ہونے کا بالکلہ نکار کرتے ہیں اور اللہ شرعیہ میں سے تین کے قائل ہیں قرآن، حدیث، اور اجماع امت کا مشہور اور معتبر مسلک حق رہا ہے جیسا کہ چار مشہور مذاہب اربعہ ہیں یا یہ اہل سنت و جماعت سے خارج ہیں؟

4- ایک خیال ہے کہ برصغیر کے اہل حدیث بھی عملاً اہل ظاہر کے مسلک پر ہیں کیوں کہ یہ بھی دین کے ماخذ صرف تین چیزوں قرآن، حدیث اور اجماع امت کو ہی حجت شرعیہ مانتے ہیں اور قیاس کا مطلقاً نکار کرتے ہیں۔ بتلائیں کہ یہ خیال کہاں تک درست ہے؟

ایک بات ملحوظ خاطر رہے کہ مسلک اہل حدیث کا علمائے خواص و عام تمام کہ تمام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، امام ابن قیم رحمہ اللہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ یا ماضی قریب میں شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ وغیرہ کو اپنے مسلک اہل حدیث کے لکابر اور مستند و معتبر ائمہ اہلسنت کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ جبکہ ان مذکورہ ائمہ کرام کا اہل سنت میں شامل ہونا اور بعض کا متفقہ امام اہل سنت ہونا مشہور ہے۔

جواب: سوالوں کے نمبر وار مختصر جوابات سے قبل دو بنیادی باتیں ملحوظ خاطر ہونا از حد ضروری ہیں۔

۱۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس وقت امت مسلمہ اپنے نظریاتی اور جسمانی وجود کی بقا کے لیے بڑے بڑے مسائل سے دوچار ہے ان ضمنی مسائل کو چھوڑ کر ان مسائل پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے جو امت مسلمہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہوئے صفحہ ہستی سے مٹانے کے درپے ہیں۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کا لغوی معنی ہے سنت اور جماعت والے یعنی جو لوگ قرآن و سنت اور اجماع امت کو حجت و دلیل مانتے ہوں وہ اہل سنت و جماعت ہیں اور ان کے مقابل کو اہل بدعت کہا جاتا ہے، اہل بدعت کا لقب سب سے پہلے معتزلہ کے بارے میں مشہور ہوا جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اجماع کو حجت نہیں مانتے تھے شرح عقائد نسفی، ص: ۶

اب سوالوں کے جواب :

۱۔ اہل حدیث اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے اجماع کو حجت شرعی مانتے ہیں تو وہ اہل سنت و الجماعت کے اصطلاحی مفہوم کے مصداق بن سکتے ہیں ورنہ نہیں ، یہ سوال ان سے پوچھا جائے یا ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے کہ وہ اس سلسلے میں کیا موقف رکھتے ہیں؟

۲۔ برصغیر کے جن غیر مقلد حضرات کا مسلکی لیٹریچر عام ہے اس کے پس منظر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات اپنا ایسا انفرادی تشخص رکھتے ہیں جس کی مثال سابقہ ادوار میں نہیں ملتی سابقہ ادوار میں اہل حدیث کا لقب کسی فروعی مسلک کے لیے نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ حدیث پڑھنے پڑھانے والے لوگوں کے لیے استعمال ہوتا تھا ، موجودہ اہل حدیث کے نام سے مسلکی شناخت کے طور پر متعارف ہونے والے حضرات کا وجود ۱۸۵۷ء کے بعد ہندوستان میں نمودار ہوا ہے ۔ اس بات کی تصریح خود ان حضرات کی تحریروں میں پائی جاتی ہے ، بایں معنی موجودہ وقت کے اہل حدیث غیر مقلد حضرات کا اس شناخت کے ساتھ سابقہ ادوار میں کوئی وجود نہیں تھا گو کہ ان کے بعض فکار گذشتہ ادوار کے بعض اہل علم کے فکار کے مشابہ ضرور ہو سکتے ہیں ان حضرات کا مذہب اربعہ سے اختلاف بعض مسائل میں تفروعی ہے مگر تقلید اور اجماع امت کے بارے میں اختلاف نظریاتی اور اصولی ہے فروعی نہیں ہے ۔

۳۔ جن ائمہ دین کو مذہب اربعہ متبوعہ سے لگ رائے قائم کرنے کے باوجود اہل سنت و الجماعت میں شمار کیا گیا ہے اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ نظریاتی اور اصولی طور پر اجماع کے حجت ہونے کے قائل تھے ۔ اس لیے نہ تو انہیں اہل سنت و الجماعت سے خارج کیا گیا اور نہ ہی ان کے متعلق اس قسم کے سوال کی نوبت آئی ۔

۴۔ موجودہ اہل حدیث کے بارے میں بیان کر رہے خیال قائم فرماتے سے قبل ہ اہل حدیث کے علماء سے استفسار کریں کہ:

(۱) کیا اہل حدیث حضرات واقعتاً اجماع امت کو حجت سمجھتے ہیں یا نہیں ؟

اگر اہل حدیث واقعتاً اجماع امت کو حجت سمجھتے ہیں وہ اہل سنت و الجماعت کے اصطلاحی مفہوم کے مصداق بن سکتے ہیں ورنہ نہیں ، اگر نہیں سمجھتے جیسا کہ ان کی بعض تحریروں میں موجود ہے پھر یہ خیال درست نہیں ہو گا۔

(ب)۔ جہاں تک نکر کردہ ائمہ و مشائخ کے ماننے کا تعلق ہے اس کے بارے میں بھی استفسار کی ضرورت ہے کیونکہ اگر وہ ان ائمہ کرام کو اپنا امام اور مقتدا سمجھتے ہیں جیسا کہ مقلدین حضرات اپنے ائمہ امام اعظم ، امام مالک ، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کو امام مانتے ہیں تو پھر وہ اہل سنت و الجماعت کے اصطلاحی مفہوم کے مصداق بن سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ بلکہ پھر تو مقلدین اور غیر مقلدین کے درمیان تقلید کی بنیاد پر کوئی اصولی اختلاف رہے گا ہی نہیں کیونکہ یہ بھی مقلد اور وہ بھی مقلد ہیں

صرف چند مسائل میں فروعی اختلاف رہے گا اور وہ اختلاف ایسا ہی ہو گا جیسا کہ حنفی شافعی اختلاف ہے۔

(پ)۔ لحدیث حضرات برعکس لگر ان ائمہ منکورین کو اپنا امام نہ مانتے ہوں جیسا کہ ان کا معروف نظریہ ہے تو پھر وہ اہل سنت و الجماعت کے اصطلاحی مفہوم کے مصداق نہیں۔ (واللہ اعلم) [مزید تفصیل ... لنک....]

کتابت حدیث:

کتابت حدیث کی ممانعت ابتدائے اسلام سے تھی تاکہ احادیث قرآن کریم کے ساتھ مکس نہ ہوجائے۔ چنانچہ ایک روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات قلمبند کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لائے، دریافت فرمایا: ”تم کیا لکھ رہے ہو؟“ ہم نے عرض کیا وہی کچھ جو ہم آپ سے سنتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اللہ کی کتاب کے ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی جارہی ہے اللہ کی کتاب کو علحیدہ کرلو اور اسے خالص رکھو۔“ (مسند احمد: 12/3، حدیث: 11092)

قرآن کی طرح احادیث کی کتابت کا ہتمام خلفاء راشدین اور ان کے بعد کی صدی تک کے حکمرانوں نے نہ کیا۔ امام مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حدیثیں یا ان کی کتابیں لکھنے کا ارادہ کیا، پھر فرمایا کتاب اللہ کے ساتھ کوئی کتاب تحریر نہیں ہوسکتی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سختی سے احادیث کو لکھنے سے منع فرمایا، جس پر بعد میں بھی کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ ان کا قول ”لقرآن حسبنا کتاب اللہ“ (ہمارے لیے تو اللہ کی کتاب بس کافی ہے) (صحیح بخاری # 4432)، بہت مشہور ہے۔

[ریفرنس: کتابت حدیث کی تاریخ - نخبہ فکر - ابن حجر عسقلانی - ایک علمی جائزہ]

رسول اللہ ﷺ نے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنے کا حکم دیا ہے (سنن بی داود، کتاب السنة، باب لزوم لسنة). رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوہریرہ کے بعد حضرت عمر ہی کی جانب رجوع کرنے کا حکم دیا۔ نام لے کر صرف یہ دو صحابی ہی ہیں جن کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ (صحیح ابن ماجہ # ۹۷، و نظر الحدیث ۴۰۶۹، صحیح الصحیحہ ۱۲۳۳، و تراجیع البانی ۳۷۷، صحیح الضعیف سنن ترمذی # ۳۸۰۵).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اصرار پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن کی سرکاری سرپرستی اور ہتمام سے کتابت ہوئی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں سرکاری ہتمام سے قرآن کے نسخوں کی اشاعت ہو گئی مگر پھر بھی کسی حکمران نے احادیث کو لکھا کر کہ کتابی شکل دینے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ ان کے نزدیک کتاب اللہ، قرآن کی ہمیت تھی زیادہ تھی کہ کسی اور کتاب سے قرآن پر توجہ کم ہونے کا امکان تھا، جیسا کہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ لوگوں نے قرآن کو پس پشت

ڈال دیا اور قرآن کو ترک کر دینے کا مقدمہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخاطبین کے حوالے سے پیش کریں گے:

وَقَالَ لِلرَّسُولِ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي تَخَذُوا هَذَا لِقُرْآنٍ مَّهْجُورًا (الفرقان: 30)

"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان: 30)

اب قرآن بھی موجود ہے اور احادیث کتب میں بھی علمی تاریخی و دینی خزانہ موجود ہے، جس پر علماء جمہور کا اجماع ہے اس کا انکار یا غیر ضروری تنقید مناسب نہیں۔ لیکن مسلمہ حقائق سے صرف نظر بھی کیا جاسکتا۔

ایک مثال خانہ کعبہ میں حطیم کو نہ شامل کرنا ہے:

عہد رسالت میں آنحضرت ﷺ کی ملی خویش تھی کہ حطیم کا چھوٹا ہوا حصہ بھی کعبہ میں شامل کر کے اصل بنیاد لبریمی پر از سر نو اس کی عمارت بنائی جائے؛ لیکن عرب نئے نئے مسلمان ہوئے تھے کعبہ کی عمارت گرائے سے ان کے بھڑک جانے کا خطرہ تھا اس لئے آپ ﷺ اس خیال شریعت کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوال پر نبی ﷺ نے جواب دیا: "... اور لگرتیری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوتی اور ان کے دل اس بات کو تسلیم سے انکار نہ کرتے تو میں اسے (حطیم) کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور دروازہ زمین کے برابر کر دیتا" (بخاری: 7243، مسلم 3249)

قرآن، اسلام، مسلمان - دین آیات

قرآن مجید کی وہ حیثیت مان لی جائے جو اللہ تعالیٰ نے خود بیان کی ہے۔ یعنی یہ حکم ہے جو ہر اختلاف کا فیصلہ کرنے لگی ہے، یہ میزان ہے، فرقان ہے، یہ الحق ہے، کتاب محفوظ ہے، باطل کی درتدازی سے پاک ہے، تمام سلسلہ وحی پر نگران ہے، صاف، واضح، سیدھی اور روشن ہدایت ہے۔ اس کے بعد ہر مذہبی معاملہ قرآن کی روشنی میں سمجھا جائے گا۔ اس کا امکان پھر بھی رہے گا کہ دس لوگ قرآن کی بات کے دس مختلف مفہیم بیان کریں۔ مگر سب لوگ بیک وقت ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ زبان و بیان کے مسلمہ دلائل کی روشنی میں غلطی کو واضح کیا جا سکتا ہے۔ کسی کو اپنی غلطی کا ادراک نہیں ہویا اور وہ نیک نیتی سے نہ کہ بغض سے اپنے نقطہ نظر پر قائم رہتا ہے تو گرچہ اس کی غلطی پھر بھی غلطی ہی رہے گی، مگر قیامت کے دن وہ نیک نیتی کی وجہ سے غلطی کے باوجود ایک لجر کا مستحق ہو گا۔

جب قرآن کی آیات کے واضح مفہوم کو لوگوں کی صوابدید پر چھوڑ دیا جائے تو مختلف لوگ مطلب نکال سکتے ہیں جو فرقہ واریت کا سبب ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔ غیر اللہ کو پکارنا، مدد مانگنا، دعا کرنا یہ سب قرآن سے ثابت ہے۔ ایک دوسرے گروہ کے نزدیک ایک نئی نبوت کا اعلان خود قرآن میں موجود ہے (کافر ٹھہرے)۔ ایک گروہ کے نزدیک صحابہ کرام کا ارتداد اور نبوت کے

بعد امامت کے سلسلے کا بیان خود قرآن سے ثابت ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک معجزات قرآن اور تمام خارق العادات واقعات جو قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں وہ معنی و مفہوم نہیں رکھتے جو ظاہری الفاظ سے ثابت ہوتا ہے۔ ایک گروہ قرآن و حدیث کو برابر سمجھتا ہے، بلکہ اس سے زیادہ۔ سب سے بڑھ کر مستشرقین کا گروہ ہے جو قرآن مجید سے کبھی گرامر کی غلطیاں نکالتا ہے اور کبھی اسے ساتویں صدی عیسوی کی سائنس کا ناقص بیان کہتا ہے۔

قرآن راہ ہدایت:

"سب لوگ ایک دین پر تھے پھر اللہ نے انبیاء خوشخبری دینے والے اور ڈرٹے والے بھیجے اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل کیں تاکہ لوگوں میں اس بات میں فیصلہ کرے جس میں اختلاف کرتے تھے اور اس میں اختلاف نہیں کیا مگر انہیں لوگوں نے جنہیں وہ (کتاب) دی گئی تھی اس کے بعد کہ ان کے پاس روشن دلیلیں آچکی تھیں آپس کی ضد کی وجہ سے پھر اللہ نے اپنے حکم سے ہدایت کی ان کو جو ایمان والے ہیں اس حق بات کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے اور اللہ جسے چاہے سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے" (2:213 قرآن)

فرقہ واریت کی ممانعت:

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے اور مختلف فرقوں میں بٹ جانے سے منع فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ لِّلَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسُنَّتْ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا لُمُزَّهُمُ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يَنْبِئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (سورة الأنعام ۱۰۹)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ ولسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔"

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

"اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔" (آل عمران، 3: 103)

تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجاتے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کی ٹہی لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (آل عمران۔ ۱۰۵)

یہ آیت دین میں باہمی اختلاف اور گروہ بندی کی ممانعت میں بالکل واضح اور صریح ہے اللہ تعالیٰ نے گذشتہ امتوں کا نکر کرتے ہوئے امت مسلمہ کو ان کی روش پر چلنے سے

منع فرمایا، اس آیت کے ذیل میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت میں مومنوں کو آپس میں متحد رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان کو اختلاف و فرقہ بندی سے منع کیا گیا ہے اور ان کو خبر دی گئی ہے کہ پہلی امتیں صف آپس کے جھگڑوں اور منہبئی عداوتوں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں بعض نے کہا کہ ان سے اس امت کے بدعتی لوگ مراد ہیں اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ حروری خارجی ہیں (تفسیر خازن، علامہ علاء الدین ابوالحسن بن برہیم بغدادی۔ جلد ۱ صفحہ ۲۶۸)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت میں اختلاف بے حد ناگوار تھا۔ صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ امتوں کی مثال دے کر اپنی امت کو باہمی اختلافات سے ڈرایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو کسی آیت کی نسبت آپس میں اختلاف کر رہے تھے پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور آپ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار ظاہر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات یہی ہے کہ تم سے پہلے لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کرنے ہی کے سبب ہلاک ہو گئے۔ (مشکوٰۃ باب الاعتصام، صفحہ ۲۰)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے سامنے اس طرح سمیٹ دیا کہ مشرق و مغرب تک بیک وقت دیکھ رہا تھا اور میری امت کی حدود مملکت وہاں تک پہنچیں گی جہاں تک مجھے زمین کو سمیٹ کر دکھایا گیا ہے اور مجھے دو خزانے عطاء فرمائے گئے ہیں ایک سرخ اور دوسرا سفید آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے بارے میں عرض کیا تھا کہ اسے ایک ہی قحط سالی میں صفحہ ہستی سے نہ مٹایا جائے اور یہ کہ میری امت پر مسلمانوں کے علاوہ کوئی خارجی دشمن مسلط نہ کیا جائے جو مسلمان کے بلاد و لسات کو مباح سمجھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو لبا ارشاد فرمایا کہ! اے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب میں کسی بات کا فیصلہ کر دیتا ہوں تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ میں نے آپ کی امت کے بارے میں آپ کو وعدہ دے دیا ہے کہ اسے ایک ہی قحط سالی میں تباہ نہیں کیا جائے گا اور دوسرا یہ کہ ان کے اپنے افراد کے علاوہ کسی دوسرے کو ان پر مسلط نہیں کیا جائے گا جو ان کے مملوکہ مال و لسات کو مباح سمجھ لے لہذا کفر کی ساری طاقتیں لکھی ہو کر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے جمع کیوں نہ ہو جائیں ہاں! مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرتے رہیں گے۔ (صحیح مسلم)

حافظ ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں لکھا ہے اور اس میں یہ لفاظ زائد ہیں: "میں اپنی امت کے بارے میں ان گمراہ کن پیشواؤں سے ڈرتا ہوں اور جب

میری امت میں آپس میں تلواریں چل پڑیں گی تو قیامت تک نہ رُک سکیں گی اور اس وقت تک قیامت نہ ہو گی جب تک میری امت کی ایک جماعت مشرکوں سے نہ مل جائے اور یہ کہ میری امت کے بہت سے لوگ بُت پرستی نہ کر لیں۔ اور میری امت میں تیس جھوٹے نبال پیدا ہوں گے جو سب کے سب نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا اور میری امت میں ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور فتح یاب ہوگا جن کی مدد چھوڑنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا۔"

یہ حدیث مستقبل کی خیر دے رہی ہے ڈرا رہی ہے، حکم یا جواز نہیں کہ مسلمان فرقے بنا کر آپس میں لڑیں، لسی ترہ ۷۳ فرقوں ولی حدیث میں خبر ہے۔

[ریفرنس : [اسلام میں فرقہ واریت - تاویلیں، دلائل اور تجزیہ](#)]

73 فرقوں ولی حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فتنہ بنی اسرائیل پر آیا وہی قدم با قدم میری امت پر آئے والے ابے کہ اگر ان میں سے ایک شخص ایسا ہو گا جس نے اعلانیہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہو گا، تو میری امت میں بھی ایسا شخص ہو گا یہ حرکت کرے گا بنی اسرائیل میں پھوٹ پڑنے کے بعد بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، اور میری امت بہتر (۷۳) فرقوں میں متفرق ہو جائے گی ان میں بہتر (۷۲) دوزخی ہوں گے اور ایک فرقہ باجی یعنی جنتی ہو گا، صحابہ رضوان علیہم لجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ! ناجی فرقہ کون سا ہوگا؟ فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہما کے طریقہ پر چلتا ہوگا۔ (ترمذی)

اس حدیث میں منموم فرقوں سے فروعی مسائل میں اختلاف کرنے والے فرقے مراد نہیں ہیں، بلکہ اس سے مراد وہ فرقے ہیں جن کا اختلاف اہل حق سے اصولین و عقائد اسلام میں ہے، مثلاً مسائل توحید، تقدیر، نبوت، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و موالات وغیرہ میں، کیونکہ انہی مسائل میں اختلاف رکھنے والوں نے باہم کفار و تکفیر کی ہے، فروعی مسائل میں اختلاف رکھنے والے باہم کفار و تکفیر نہیں کرتے، (۷۳) واں فرقہ جو ناجی ہے یہ وہ فرقہ ہے جو سنت پر گامزن ہے، بدعت سے مجتنب اور صحابہ کرام سے محبت کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلتا ہے، حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی لکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (۷۳) واں فرقہ ہی اول و بلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے لدر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشین گوئی تھی وہ محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی بد قسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماتا علیہ و اصحابی) کی کسوٹی سے صرف

نظر کرتے ہیں ہرگروہ، فرقہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکتب فکر کو ضال و مضل اور بہتر (۷۲) فرقوں میں شمار کرتا ہے ہم اپنا جج خود ہی کیسے بن گئے؟ جبکہ اللہ ان اختلافات کا فیصلہ آخرت میں کرے گا ... کیا قرآن نہیں پڑھا؟

إِنَّ لِّلَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسَتْ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِيمًا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (سورة الأنعام) ۱۵۹

“جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ لہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ (سورة الأنعام) ۱۵۹

72 فرقوں کی تصریح علامہ ابن جوزی نے اس طرح بیان کی ہے کہ ابتدائے میں جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اور سواد اعظم سے علیحدہ ہو کر خوارج اور دیگر فرقے بنے تھے پھر لکے رد عمل میں مزید چار فرقے اور پیدا ہو گئے یعنی قدریہ، جبریہ، جہمیہ، مرجیہ۔ اس طرح ان گمراہ فرقوں کی کل تعداد چھ ہو گئی۔ علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ ان چھ فرقوں میں آپس میں مسلسل ٹوٹ پھوٹ اور تفریق ہوتی رہی یہاں تک ان میں سے ہر فرقہ بارہ بارہ فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس طرح مجموعی طور پر ان گمراہ فرقوں کی تعداد حدیث نبوی کی تصریح کے مطابق 72 ہو گئی۔ ان 72 فرقوں کے لگ لگ نام کی صراحت اور ان کے عقائد کی تفصیلات ”تحفہ ثنا عشریہ“ از حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

لگر قرون اولیٰ کے خوارج سے ملتے جلتے فرقوں سے آج کے فرقوں کا موازنہ کریں تو ان میں بہت فرق ہے۔ موجودہ فرقوں میں اختلافات فروعی ہیں اسلام کے بنیادی عقائد میں اختلاف نہیں۔ اس وجہ سے ان کا لکٹھا ہونا آسان اور ممکن ہے۔

[ریفرنس : [فرقہ واریت، 73 فرقوں ولی حدیث](#)]

اسلام کے بنیادی عقائد پر ایمان، مسلمان فروعی اختلافات خارج نہیں کرتے:

تمام مسلمان کلمہ گو: "لا الہ الا اللہ" پڑھتے ہیں جو واقعی سب سے بڑی نیکی ہے، اور ایمان کی شاخوں میں سب سے اعلیٰ شاخ ہے، جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایمان کے ستر یا ساٹھ سے کچھ زلد شعبے ہیں، افضل ترین شعبہ لا الہ الا اللہ کہنا ہے، اور سب سے کم ترین درجہ رستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا لینا ہے، اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے" (بخاری 9)، اور مسلم (35) نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور یہ لفاظ مسلم کے ہیں۔)

لگر اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اختلاف مسالک اور فروعیات دین مختلف لڑنے ہونے کے باوجود تمام مسلمان جو اللہ تعالیٰ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، لچھی یا بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر، اور موت کے بعد دوبارہ

ٹھہنے پر ایمان رکھتے ہیں حضرت محمد صلعم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں ،روزہ رکھتے ہیں ، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور صاحب استطاعت ہونے پر حج کرتے ہیں معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکرات سے روکتے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک یہ سب مومن ہیں بشرطیکہ وہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے ہوں۔ دوسرے لفاظ میں جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے۔ ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطا کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع یک جیسے رکھے ہیں بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فروعی اختلافات میں قلت فہم کی بنا پر مختلف مکاتب فکر پیدا ہو جاتے ہیں ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو درست اور دوسروں کو گمراہ قرار دے کر نفرتوں کے بیج بوتا ہے۔ ہدایت ور گمراہی کا فیصلہ تو اللہ نے کرنا ہے۔

اہل ایمان کی بخشش :

احادیث قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں تمام مومنین کو آپس میں بھائی بھائی کہا گیا ہے۔ اور قرآن مجید میں بھی انہیں جنتیں دینے کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔

بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، اور جن لوگوں نے کفر کیا اور (نبیوی) فائدے ٹھا رہے ہیں اور (اس طرح) کہا رہے ہیں جیسے چوپائے (جانور) کھاتے ہیں سو نوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہے (محمد۔ ۱۲)

یہ اور اس طرح کی بیشمار آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جن میں مومنین صالحین کی مغفرت اور فوز و فلاح کا وعدہ کیا گیا ہے اور کفار مشرکین کے لئے جہنم کی وعید سنائی گئی ہے جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے ایمان سے خارج نہیں ہوتا دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطا کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع یک جیسے رکھے ہیں بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فرعی اختلاف میں قلت فہم کی بناء پر دو فریقوں میں سے ایک یقینی طور پر غلطی پر ہو گا اور دوسرے فریق کا نظریہ درست اور شریعت کے مزاج و احکام کے مطابق لہذا ایسی صورت میں جو فریق دانستہ طور پر غلطی پر ہے تو اس کا دینی اور اخلاقی فرض یہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنی تائید اور کبر و غرور کو پس پشت ڈال کر اس غلطی سے تائب ہو جائے اور اپنی کم فہمی اور جہالت کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے بلاشبہ وہ غفور رحیم ہے اور اگر اس فریق سے غلطی کا ارتکاب نادانستہ طور پر ہو رہا ہے تو اس کا شمار (سینات) میں ہو گا ایسی

صورت میں فریق مخالف یعنی فریق حق کا فرض ہو گا کہ وہ اپنے ان بھائیوں کو نرمی محبت اور نلسوزی سے سمجھائیں اور صحیح راہ عمل واضح کریں۔ اس کے باوجود بھی لگر دوسرا فریق سمجھ کر نہیں دیتا تو اس کے لئے ہدایت کی دُعا کریں۔ آپ اپنی نمداریوں سے سبکدوش ہو گئے مسلمانوں کی (سینات) یعنی کوتاہیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔۔۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور تہوں نے عمل صالح کئے اور ان سب چیزوں پر ایمان لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئیں وہ چیزیں ان کے رب کے پاس سے امر واقعی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو تابیوں کو درگذر فرمائے گا اور ان کی حالت درست کرے گا۔ (محمد۔ ۲)

لہذا معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ایمان و عمل صالح کے مطالبہ کو پورا کرنے کے بعد ان کے تمام گناہوں اور کوتاہیوں کو معاف کرنے کا اعلان عام کر رہا ہے تو دوسروں کو یہ حق کب پہنچتا ہے کہ وہ اپنے صاحب ایمان بھائیوں کو محض فروعی اختلافات کی بناء پر جہنم رسید کر دیں اور ان کا شمار ان بہتر (۷۲) ناری فرقوں میں کرتے رہے جو خارج ایمان ہونے کی بناء پر زبان وحی و رسالت سے دوزخی قرار پائے؟ کیا ان کی یہ روش اللہ کے کلام کو جھٹلانے کے مترادف نہیں ہے؟

"... لہذا بھائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو آخر کار تم سب کو اللہ کی طرف پلٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمہیں اصل حقیقت بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہے ہو" (5:48 قرآن)

لگرچہ یہ آیت دوسری امتوں کے تناظر میں ہے مگر اس میں مسلمانوں کے لیے بھی ہدایت ہے۔ اصل مقصود نیکیوں اور بھائیوں کو پانا ہے اور وہ اسی طرح حاصل ہو سکتی ہیں کہ جس وقت جو حکم خدا ہو اُس کی پیروی کی جائے۔ لہذا جو لوگ اصل مقصد پر نگاہ رکھتے ہیں ان کے لیے شریعت کے اختلافات اور منابج کے فروق پر جھگڑا کرنے کے بجائے صحیح طرز عمل یہ ہے کہ مقصد کی طرف اُس راہ سے پیش قدمی کریں جس کو اللہ تعالیٰ کی منظوری حاصل ہو۔ جو اختلافات انسانوں نے اپنے جمود، تعصب، ہٹ دھرمی اور ذہن کی اُچ سے خود پیدا کر لیے ہیں اُن کا آخری فیصلہ نہ مجلس مناظرہ میں ہو سکتا ہے نہ میدان جنگ میں۔ آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ خود کرے گا جبکہ حقیقت بے نقاب کر دی جائے گی اور لوگوں پر منکشف ہو جائے گا کہ جن جھگڑوں میں وہ عمریں کھپا کر نینا سے لے ہیں اُن کی تہ میں "حق" کا جوہر کتنا تھا اور باطل کے حاشیے کی قدر۔ اللہ کا بخشش اور معافی کا دروازہ کھلا ہے:

"(اے نبی) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ تو غفور و رحیم ہے" (قرآن: 53:39)

"جو شخص توبہ کر کے نیک عملی اختیار کرتا ہے وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے" (قرآن [71:25](#)):

فرقہ واریت کے خلاف عملی اقدامات

مسلمانوں میں فرقہ واریت کی لعنت کو لگرفوری طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا ، تو ابتدا میں قرآن کے حکم کے مطابق صرف ایک درست عمل کی شروعات سے شدت اور منفی رجحانات کو کم کرکہ فرقہ واریت کے خاتمہ کے سفر کا آغاز کے آجاسکتا ہے:

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۗ (سورة الحج:78:22)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ . (سورة الحج:78:22)

1. ہر ایک فقہ اور فرقہ کا دعویٰ ہے کہ وہ قرآن و سنت پر عمل پیرا ہیں، جس کو دوسرے قبول نہیں کرتے اور وہ خود دعویٰ دار ہیں کہ وہ حق پر ہیں۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ مسلمان کے علاوہ تمام لیبل اور منبئی لقاب و نام بعد کے زمانہ کی ایجادات ہیں۔ تو ایک متفقہ نام "مسلمان" پر جو قرآن و سنت و حدیث اور تاریخ سے مسلسل پر ثابت ہے اور اب بھی ہماری اصل پہچان ہے، اس نام "مسلمان" کو مکمل اصل حالت میں بحال کر دیں۔

2. تمام مسلمان اپنے اپنے موجودہ فقہ و نظریات پر کاربند رہتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ایک نام پر متفق ہو کر اپنے آپ کو صرف اور صرف "مسلمان" کے نام سے پکاریں، کسی اور نام کی جازت نہ دیں جو نام اللہ نے نیا وہ ہر طرح سے مکمل ہے تعارف، شناخت یا کسی اور حجت کی وجہ سے فرقہ پرستی کو رد کریں۔ مسلمان کو کسی ایکسٹرا لیبل (extra label) کی ضرورت نہیں۔ جب کوئی آپ سے قریبی تعلقات یا رشتہ داری قائم کرنا چاہتا ہو تو تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں۔ اپنی مساجد، مدارس، گھروں اور اپنے ناموں کے ساتھ فرقہ وارانہ لقاب لگاتے سے مکمل اجتناب کریں۔ نفس کہتا ہے مشکل ہے، مگر اللہ کا حکم بھی ہے، فرمانبردار (مسلم) بن کر اس آزمائش سے گزریں، اللہ پرتوکل کریں۔

3. یہ اقدام اسلام کے ابتدائی دور ، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانہ کے مطابق ہوگا، جس کی خویش ہر مسلمان دل میں رکھتا ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ یقینی طور پر آپ سے بہت خوش ہوں گے۔ اس احسن روایت، سنت کے دوبارہ اجرا پر اللہ ہم پر رحمتوں اور برکات کی بارش فرمائیے گا۔ اس نیک عمل سے آپ دین و دنیا میں کامیابی کے راستے پر چل پڑیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (ماتنا علیہ و لصحابی) یعنی وہ لوگ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوں گے وہی جنتی ہیں۔ فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے۔ بہتر فرقوں والی حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے

ندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشین گوئی تھی وہ خبر محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماتا علیہ و صحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں اور ہر ایک گروہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور بہتر (۷۲) فرقوں میں شمار کرتا ہے۔ حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی لکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (۷۳) و ان فرقہ ہی اول و بلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے۔

4. کسی صورت میں کوئی گروہ دوسرے مسلمانوں کی تکفیر نہ کریں، ہر حال میں اس شدت پسندی سے بچنا ہے۔ جنت، جہنم کا فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے۔ ہم کو لچھے اعمال میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

5. تمام فقہ اور فرقوں کے علماء پر مشتمل ایک فورم تشکیل دیا جائے جہاں مستقل بنیاد پر پرکم از کم مشترکہ متفقہ اسلامی نظریات کو یکجا کے جا سکے [Minimum Common Points of Agreement]۔ غیر اسلامی رسوم و رواج کو بتدریج معاشرہ سے پاک کیا جائے۔ علماء کی جدید طریقہ تعلیم اور ٹیکنالوجی سے مناسب تعلیم و تربیت اور معاشی سٹرکچر سرکاری طور پر نافذ کیا جائے۔ یہ تمام کام حکومت اور علماء کے تعاون سے سر انجام پا سکتے ہیں۔

ایک کتاب، ٹسکشن، سے صدیوں پر محیط مائینڈ سیٹ کو تبدیل تو نہیں کیا جاسکتا مگر ہل عقل کے لیے غور فکر کے دروازے کھل سکتے ہیں

إِنَّ شَرَّ لَتَوَابٍ عِنْدَ اللَّهِ لَإِيْنِ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿لأنفال: ۵۵﴾

یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر لیا پھر کسی طرح وہ اسے قبول کرنے پر تیار نہیں (9:55)

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿۲۸﴾

"اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے" (35:28)

.....

فَطَرَتِ اللَّهُ لَتِي فَطَرَ لِنَاسٍ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ إِنَّكَ لَدَيْنُ الْقِيَمِ وَ لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (الروم: 30)

"اللہ کی اس فطرت پر غور کرو جس پر اس نے انسان کو خلق کیا ہے۔ اللہ کے قانون خلق میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ دین قیام کی بھی یہی حقیقت ہے لیکن بہت سے لوگ

تنی سی بات کو بھی نہیں سمجھتے۔" (الروم : 30)

"ثم جعلناك على شريعة من الأمر فاتبعها ولا تتبع أهواء الذين لا يعلمون (الجناب: ۱۸)

" پھر ہم نے آپ کو دین کی ظاہر راہ پر قائم کر دیا۔ سو آپ اسی پر رہیں اور نادلوں کی خوبشات پہ نہ چلیں" (الجناب: ۱۸)

إِنَّ لِلَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا لِكِتَابِ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعِيًّا بَيْنَهُمْ ۖ وَمَنْ يَكْفُرْ بآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ لَهُ سَرِيحَ الْحِسَابِ ﴿٩﴾ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ تَبِعَنِي ۖ وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَسْلَمْتُمْ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاءُ ۖ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢١﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿3:22﴾ قرآن

"بے شک خدا کے نزدیک سچا دین صرف اسلام ہے اور اہل کتاب نے (دین حق میں) اختلاف نہیں کیا مگر اپنے پاس علم آجائے (اور اصل حقیقت معلوم ہو جائے) کے بعد۔ محض آپس کی شرارت و ضد اور ناحق کوشی کی بنا پر اور جو بھی آیاتِ الہیہ کا انکار کرے گا تو یقیناً خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔" (3:19)

" پس اگر یہ لوگ آپ سے خواہ مخواہ حجت بازی کریں۔ تو کہہ دو کہ میں نے اور میری پیروی کرنے والوں نے تو اپنا سر خدا کے سامنے جھکا دیا ہے (اپنے کو اس کے سپرد کر دیا ہے) اور اہل کتاب اور جو کسی کتاب کے پڑھنے والے نہیں ہیں سے کہو: کیا تم بھی اسلام لائے ہو؟ پس اگر تمہوں نے اسلام کا اقرار کر لیا تو گویا ہدایت پا گئے اور اگر (اس سے) منہ موڑا تو آپ کا فرض تو صرف پہنچا دینا ہے (منوانا نہیں ہے)۔ اور اللہ (اپنے) بندوں کو خوب دیکھنے (اور پہچاننے والا ہے)۔" (3:20)

"جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں تمہیں دردناک عذاب کا مژدہ سناؤ۔" (3:21 قرآن) "یہ وہ (بدنصیب) ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں لکارت و بریاد ہو گئے۔ اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے۔" (3:22 قرآن)

اسلام کو "دین" کہا گیا ہے، اور دین "مکمل ضابطہ حیات" یعنی پوری زندگی کی ابتدا سے ابتدا اور اٹھنے سے سونے تک کے ہر وقت اور ہر قدم پر عبادات کے طور طریقہ اور تعلیمات فراہم کرتا ہے، جو صرف لفرادی ہی نہیں بلکہ اجتماعی سب کو شامل ہے۔ مگر دوسرے مذاہب میں مذہب لفرادی حیثیت کا حامل ہے۔

نئے مسائل زندگی میں حضرت امیر المومنین سینا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہمارے لیے بہترین راہبر ہے۔ یہ ایک تحریر ہے جو آپ نے حضرت ابو موسیٰ شعری رضی اللہ عنہ کو قضا کے متعلق یوں لکھ بھیجی تھی :

" لفہم ، لفہم فیما لختلج فی صدرک مما لم یبلغک فی لکتاب و السنة و اعرف الامثال و الاشباہ ثم قس الامور عذد تلک "

" جو مسئلہ تمہیں کتاب و سنت میں نہ ملے اور تمہیں اس کے بارے میں تردد ہو تو اس

پر غور کرو اور لچھی طرح غور کرو اور اس سے ملتے جلتے مسائل پر اسے قیاس کرلو۔" (رواہ الدارقطنی)

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔
 "وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر گئے جو کچھ انہوں نے کمایا، وہ ان کے لیے ہے اور جو کچھ تم کماؤ گے، وہ تمہارے لیے ہے تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے (قرآن 2:134)

اور یہ بھی فرماتا ہے:
 رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلَا لِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ۔ (قرآن 59:10)

خدایا! ہمیں معاف کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جنہوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے اور ہمارے لوگوں میں صاحبان ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ قرار نہ دینا کہ تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ (قرآن 59:10)
 [ریفرنس: ...فرقہ واریت کا خاتمہ: یہاں قدم]:

WhatsApp Group Discussion



فرقہ واریت کے خلاف ایک کوشش

ایک واٹس ایپ گروپ (WhatsApp Group) جس میں سنجیدہ، تعلیم یافتہ منہبی رجحان رکھنے والے مسلمان جس میں "ہل حدیث" حضرات اکثریت میں ہیں، کچھ جید علماء بھی ہیں۔ اس گروپ پر ایک ٹسکشن / مکالمہ 13 سے 20 مارچ 2018 تک ہوا لچانک ایک فرقہ وارانہ پوسٹ سے شروع ہوا۔ مکالمہ کا ٹاپک، فرقہ واریت، اس کی وجوہات اور خاتمہ کے لیے ممکنہ اقدام، ہل حدیث ساتھیوں نے اپنے فرقہ کو ناجی، جنتی فرقہ ہونے پر بھی اصرار کیا۔ عمومی طور پر ٹسکشن ادب کے دائرہ میں رہی کبھی کبھی جذباتی ماحول ہوتا مگر علامہ صاحب کی موجودگی باعث اطمینان اور فائدہ مند تھی۔ ٹسکشن، مختلف نقطہ نظر سے لگائی اور تباہ خیال، حصول علم کی ایک کوشش ہے جس سے مزید مطالعہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

اس مکالمہ کو محفوظ کیا گیا ہے تاکہ اس سے دوسرے مسلمان بھی مستفیض ہو سکیں۔

پرائیویسی کی وجہ سے ممبران کے نام ٹیلیٹ کر نئیے ہیں اور صرف "مسلم" اور "ہل حدیث" ٹرمز یہاں سہولت کے لیے استعمال کی گئی ہیں۔ اس کا مطلب ہرگز برگز یہ نہیں کہ ہل حدیث مسلم نہیں وہ بھی مسلم ہیں اور اپنے نام کے ساتھ صیغہ استعمال کرتے ہیں جیسے دوسرے فرقوں کے مسلمان کرتے ہیں۔

یہاں ہلحدیث، بطور اصطلاح، علامتی طور پر تمام مسلمان فرقوں کی بھی فرقوں کی حد تک نمایندگی بھی کرتی ہے کیونکہ فرقوں کے نام ہر ایک فرقہ کو عزیز ہیں بطور پہچان!

۱. "مسلم" ایک عام مسلمان جو اپنے آپ کو کسی مخصوص مسلمان فرقہ یا گروپ سے بظاہر منسوب کرنے کی بجائے صرف قرآن کے نئیے گئیے نام "مسلم" کہلوتا پسند کرتا ہے۔ اس طرح کے دوسرے فرد کے ساتھ نمبر لگایا گیا "مسلم ۱" "مسلم ۲" پورے گروپ میں صرف دو افراد!

۲. "ہل حدیث" بھی مسلمان ہل سنت کا ایک ذیلی گروپ یا فرقہ ہے جو مسلمانوں کے کثیر فرقوں میں اپنی شناخت بطور "ہل حدیث" کرتا ہے جو قرآن و حدیث پر عمل کا دعویٰ رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو سلف صالحین، صحابہ، کے منہج پر عمل پیرا سمجھتے ہیں۔ گروپ ٹسکشن میں شامل افراد کی پہچان کے لیے نمبر لگایا گیا "ہل حدیث 1" "ہل حدیث 2" "ہل حدیث 3" 4

پوسٹس اور جوابات کے مواد کو اپڈٹ نہیں کیا جوں کا توں رکھا ہے، جہاں ضرورت محسوس کی کلیریفیکیشن کے لیے کچھ اپنے ریمارکس" بعد میں شامل کیے اور ترتیب میں معمولی ردوبدل روائی کے لیے کیا۔

یہ ٹسکشن 13 مارچ سے 20 مارچ 2018 تک جاری رہی۔ ایک ٹسکشن سیشن سے صدیوں پر محیط مائینڈ سیٹ کو تبدیل تو نہیں کیا جاسکتا مگر ہل عقل کے لیے غور فکر کے دروازے کھل سکتے ہیں

إِنَّ شَرَّ لَدَوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿لأنفال: ۵۵﴾

یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا پھر کسی طرح وہ اسے قبول کرنے پر تیار نہیں (9:55)

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿۲۸﴾

"اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے" (35:28)



13/3/2018

اہل حدیث کی طرف سے پوسٹ #1

صاحب علم کی رائے انتظار ہے

((((فرقہ واریت, 73 فرقوں ولی حدیث

”آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ:

بنی اسرائیل میں سے لوگ بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور امت مسلمہ تہتر (73) فرقوں میں تقسیم ہو گی ان میں سے بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں ، اور وہ ہے جماعت۔“

کیا اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کسی فرقے میں رہنا ضروری ہے ؟

یہ حدیث مکمل مشکوٰۃ شریف میں یوں ہے (ترجمہ) :

”حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئی تھی اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، تمام فرقے جہنم میں جائیں گے سوئے ایک فرقے کے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے عرض کیا : یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جو میرے اور میرے صحابہ کے رستے پر ہو گا۔“

سب سے پہلے تو اس بات کو سمجھ لیجیے کہ یہ حدیث جید محدثین نے قبول نہیں کی ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

بالخصوص حدیث کا آخری حصہ کہ ایک میں اور باقی جہنم میں جائیں گے، اس پر محدثین نے خاصا کلام کیا ہے۔

یہ حدیث دراصل دوسرے تیسرے درجے کی کتابوں میں آئی ہے،
یہ حدیث دوسرے انداز سے اور بھی کئی مجموعوں میں آئی ہے، لیکن سب کا حال یہی
ہے۔

تاہم اس مضمون پر احادیث کی کثرت کی اور دوسرے طرق کی بناء پر یہ حسن کے
درجے پر پہنچ جاتی ہے یعنی آپ سے قابل قبول کہہ سکتے ہیں اور اس کے مضمون پر
اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ بہت سے جدید محدثین نے کیا ہے۔

لیکن اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو آپ سے کسی مولانا صاحب نے بیان کیا ہے آپ کا
سوال کہ اس حدیث سے فرقہ واریت کی تائید ہوتی ہے یا نہیں،

تو اس ضمن میں سب سے پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ آپ کی بیان کردہ حدیث مکمل
کرنے کے لیے میں لفظ فرقہ استعمال کیا؛ لیکن آپ نے جو حوالہ دیا اس حدیث میں فرقے
کا لفظ استعمال ہی نہیں ہوا، ”ملت“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

فرقہ اور ملت میں فرق ہوتا۔

کسی خاص سوچ و فکر کو اپنا دین بنا کر اس پر عمل کرنے والوں کو ملت کہتے ہیں،
مثلاً آپ حدیث کا انکار کرنے والوں کو ملت قرار دے سکتے ہیں۔

قادیانیوں کو ملت قرار دے سکتے ہیں،

یعنی ایسے لوگ جو بنیاد سے ہی منحرف ہو جائیں۔

اور فرقہ سے کہتے ہیں جو دین اسلام میں ہی رہے لیکن کچھ معاملات میں اسلامی
تعلیمات سے انحراف کرتے ہوئے اپنا ایک لگ گروہ بنا لیں، کسی فروعی اختلاف کی
بناء پر اپنی نو لیتھ کی مسجد بنا لینا دراصل فرقہ واریت ہے۔

محض فقہی مسائل اور ان میں بھی محض فروعی اختلافات کی بنا پر لگ لگ سوچ و
فکر رکھنے والوں پر شرعی طور پر فرقہ ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا،

البتہ اس مضمون کی بہت سی احادیث میں فرقے کا لفظ بھی آیا ہے مثلاً ابن ماجہ والی
روایت میں لفظ فرقہ موجود ہے، لیکن ہم فرقہ بھی کہیں تو بھی اس سے فرقہ واریت کی
لیل نہیں بنتی۔

کیونکہ اس میں فرقہ واریت کی پیشین گوئی ہے نہ کہ حکم۔

دین میں فرقہ واریت کی حرمت تو نص قطعی سے واضح ہے۔

اس حدیث کو قرآن مجید کی ہی روشنی میں سمجھنا چاہیے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ قرآن
میں بے شمار آیات فرقہ واریت کی منمت کرتی ہیں۔

اور پھر ذرا یہ بھی سوچیں کہ جس جماعت کے جنتی ہونے کی بشارت آقا علیہ السلام نے دی ہے وہ کون ہے؟

خود اس کی وضاحت حدیث میں ہے کہ ما تا علیہ واصحابہ، یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر ہو گا۔

اس حدیث سے جو لوگ فرقہ پرستی کی دعوت دیتے ہیں میں نہیں کہتا ہوں کہ آپ ذرا یہ تو دیکھ لیں کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا طرز کیا تھا؟ (وقت کم ہے اس لیے) میں آپ کو یہاں صرف صحابہ کرام کے متعلق بتاتا ہوں۔

صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے مابین بہت سے معاملات میں اختلاف تھا،

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے اختلافات تو ایک طرف میں آپ کو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہی تقریباً ۳۰ سے زائد مسائل میں اختلافات گنوا سکتا ہوں ان سب مسائل پر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے بیٹھ کر گفتگو کی، لیکن کیا کہیں سے کفر کے فتوے لگے؟

کیا کسی ایک صحابی نے اپنا علاحدہ فرقہ بنایا؟

کسی ایک صحابی نے (معاذ اللہ) یہ کہا کہ اختلافی مسائل میں میری ہی پیروی کرنا، ورنہ ایمان سے خارج ہو جاؤ گے؟ جنت اور نجات صرف یہیں مل سکتی ہے۔

لگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو خدارا میرے سامنے تاریخ سے کسی ایک صحابی کا صحیح قول پیش کر دیں جنہوں نے کہا ہو کہ فلاں صحابی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا، فلاں کو کافر جانا، فلاں کو سلام نہ کرنا، جیسا کہ ہم کہتے ہیں۔

سارے اختلافات کے باوجود صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین وہ تھے جو باہم محبت و اخوت سے رہتے تھے، آپس میں رشتے طے کرتے تھے، ایک دوسرے سے علمی و روحانی فیض حاصل کرتے تھے۔

مگر افسوس کہ ہم اختلافات کرتے ہیں تو لڑتے بھی ہیں، فتوے بھی لگاتے ہیں؛ اور پھر لتہاء تو دیکھیں کہ اپنے ناپاک عمل کی لیل نبی پاک ﷺ کا فرمان بتاتے ہیں، ہمیں خدا کا کوئی خوف نہیں ہے،

خدا کی قسم لگر وہ لوگ جن پر فتوے لگائے ہیں لگر ان میں سے ایک بھی اللہ کا ولی نکلا تو روز محشر ان تکفیری ملاؤں کی رسوائی ہی ہو گی۔

اللہ ہم سب کو ہدایت دے۔ (آمین) حافظ محمد شارق

<http://salaamforum.blogspot.com/2017/03/counter-sectarianism-islam.html>

[فرقہ وارانہ منہجی بیانیوں پر مختصر تبصرہ]

.....

اس حدیث مبارکہ کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حدیث کے عربی لفاظ یہ ہیں :

فترقت ليهود على إحدی وسبعین فرقة، وفترقت لنصارى على ثنتين وسبعین فرقة، وستفترق هذه الأمة على ثلاث وسبعین فرقة كلها في النار إلا واحدة، قيل: من هي يا رسول الله؟ قال: من كان على مثل ما أنا عليه وأصحابي.

یعنی یہود 71 اور نصاریٰ 72 فرقوں میں بٹ گئے اور یہ امت مسلمہ عنقریب 73 فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک کو چھوڑ کر سارے فرقے جہنم رسید ہوں گے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ وہ جہنم سے بچنے والا فرقہ کون سا ہو گا؟ آپ نے فرمایا جو اس طور طریقہ پر ہو گا جس پر اس وقت میں اور میرے صحابہ ہیں۔

اس حدیث میں افتراق امت مسلمہ کی پیشین گوئی کے لیے 'ستفترق' کا لفظ آیا ہے جس کا مطلب ہے کہ عنقریب یا بہت جلد متفرق ہو جائیں گے۔

عربی زبان کے قواعد کے مطابق مستقبل قریب کے لیے مضارع کے صیغہ کے شروع میں س کا اضافہ کیا جاتا ہے اور مستقبل بعید کے لیے 'سوف' لکھا جاتا ہے جیسے قیامت کے وقوع اور جہنم کو سرکی لکھوں سے دیکھنے کے لیے سورة التکاثر میں 'کلا سوف تعلمون' کے لفاظ سے آگاہ کیا گیا ہے یعنی ہرگز نہیں جلد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

چونکہ اس حدیث میں 'سوف' متفرق' کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا ہے بلکہ 'ستفترق' کہا گیا ہے اس لیے اس حدیث کی رُو سے امت مسلمہ میں 72 فرقوں کا وجود رسول ﷺ کے زمانے کے فوراً بعد ہونا لازم آتا ہے اور فی الحقیقت ایسا ہوا بھی ہے۔

پہلی صدی ہجری میں ہی 72 فرقوں کا وجود شروع ہو گیا تھا، جن کی تشریح اور وضاحت قادیانیوں کے مسلمہ مجدد بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب 'تلبیس لبلیس' میں کی ہے لبتہ اس کے بعد بہت سے فرقے امت محمدیہ میں پیدا ہوتے رہے ہیں اور آج بھی کئی فرقے موجود ہیں جیسے قادیانی، بہائی وغیرہ۔

لیکن نئے وجود سے اس حدیث کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ بعد میں پیدا ہونے والے تمام فرقے لازمی طور پر ان بہتر گمراہ فرقوں کے خیالات کا چربہ یا لکانیا آئیشن ہیں۔

اس حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے لدر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشین گوئی تھی وہ محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی۔ حالانکہ اگر اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اختلاف مسالک اور فروع دین مختلف لرائے ہونے کے باوجود تمام مسلمان جو اللہ تعالیٰ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اچھی یا بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر، اور موت کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان رکھتے ہیں، حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا

کرتے ہیں اور صاحب استطاعت ہونے پر حج کرتے ہیں، معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکرات سے روکتے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک یہ سب مومن ہیں بشرطیکہ وہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے ہوں۔ دوسرے لفاظ میں جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے۔

ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔

دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطاء کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں۔

بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فروعی اختلافات میں قلت فہم کی بنا پر مختلف مکاتب فکر پیدا ہو جاتے ہیں۔

72 فرقوں کی تصریح علامہ ابن جوزی نے اس طرح بیان کی ہے کہ ابتدائے جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اور سواد اعظم سے علیحدہ ہو کر خوارج اور دیگر فرقے بنے تھے پھر لکے رد عمل میں مزید چار فرقے اور پیدا ہو گئے یعنی قدریہ، جبریہ، جہمیہ، مرجیہ۔

اس طرح ان گمراہ فرقوں کی کل تعداد چھ ہو گئی۔

علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ ان چھ فرقوں میں آپس میں مسلسل ٹوٹ پھوٹ اور تفریق ہوتی رہی یہاں تک ان میں سے ہر فرقہ بارہ بارہ فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔

اس طرح مجموعی طور پر ان گمراہ فرقوں کی تعداد حدیث نبوی کی تصریح کے مطابق 72 ہو گئی۔

ان 72 فرقوں کے لگ لگ نام کی صراحت اور ان کے عقائد کی تفصیل یہاں بخوف طوالت بیان نہیں کی جا سکتی۔ ان کی تفصیلات ”تحفہ لنا عشریہ“ از حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

نوٹ: یہ میرا بلاگ پوسٹ سے اہل حدیث صاحب نے کاپی پیسٹ کیا اور بلاگ کا ویب لنک بھی دیا ...

مسلم :

فرقہ واریت قرآن میں منع کریں گئی --- إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا بَيْنَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَأَسْتَمِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ؕ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (سورة الأنعام ۱۵۹)

”جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔“

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

”اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔“ (آل عمران، 3: 103)

درست بات ہے کہ احادیث کو قرآن کی روشنی میں سمجھیں --- 73 فرقوں کا ذکر ایک خبر ہے حکم نہیں کہ 73 فرقے بناو۔

[[ریفرنس: سلام میں فرقہ واریت – تاویلیں، دلائل اور تجزیہ](#)]

ہل حدیث

فرقہ واریت منع لیکن ان فرقوں میں سے ہی ایک نے جنت میں جانا جسکی نشانی یہ ہے کخ جو بات لتی کرتا جتنی صحابہ کرتے تھے

مسلم

درست -- ہم کو یہ کام کرنا ہے اور قرآن و سنت پر عمل کرنا ہے -- امید ہے اللہ ہم پر رحم فرمائیے گا --

هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (سورة الحج: 78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ -

رَبَّنَا أفرغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿٢٦﴾ سورة الأعراف

اے رب، ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں دنیا سے ٹھا تو اس حال میں کہ ہم مسلمان ہوں" (7:126)

قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾ فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ إِنَّهُمْ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهم مُّهْتَدُونَ ﴿٣٠﴾ اے محمدؐ، ان سے کہو، میرے رب نے تو رستی و تصاف کا حکم دیا ہے، اور اس کا حکم تو یہ ہے کہ ہر عبادت میں اپنا رخ ٹھیک رکھو اور اسی کو پکارو اپنے دین کو اس کے لیے خالص رکھ کر جس طرح اُس نے تمہیں اب پیدا کیا ہے اسی طرح تم پھر پیدا کیے جاؤ گے (29) ایک گروہ کو تو اس نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے، مگر دوسرے گروہ پر گمراہی چسپاں ہو کر رہ گئی ہے، کیونکہ تمہوں نے خدا کے بجائے شیاطین کو اپنا سر پرست بنا لیا ہے اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم سیدھی راہ پر ہیں (30 اعراف)

اہل حدیث

درست .. متفق

مسلم - ۲

Yes our name is Muslim ☐☐ Not deobandis barelvi or ahl e hadith

مسلم - ۱

فرقہ واریت کا خاتمہ کی طرف پہلا قدم:

1. تمام مسلمان اپنے آپ کو صرف اور صرف "مسلمان" کے نام سے پکاریں، کسی اور نام کی اجازت نہ دیں جو نام اللہ نے دیا وہ مکمل ہے، کسی ایکسٹرا لیبل (extra label) کی ضرورت نہیں۔

ہم کو اللہ کے بیان میں کوئی کمی کیوں محسوس ہوتی ہے، حیلے، بہانوں سے ہم اللہ کے دیئے ہوئے نام "مسلم" کی بجائے، شیعہ، سنی، وہابی، دیوبندی، سلفی، اہل حدیث یا بریلوی کہلونا پسند کرتے ہیں۔ منہج کا لیبل لگانے کی کیا ضرورت ہے؟

<http://salaamone.com/first-step-end-sectarianism/>

یہ کہنا کہ؛ ”میرا مذہب ، فقہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کا ہے ، وہ اسلام پر تھے میں بھی سنی پر عمل کر رہا ہوں۔“ درست ہے کیونکہ تمام ائمہ کرام اور جید علماء و شیوخ اپنے علم کی بنیاد پر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا نقطہ نظر مکتبہ فکر ، فقہ ہی درست اسلامی نقطہ نظر ہے جس کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے۔ اس لیے ہر ایک مکتبہ فکر یا فقہ کے لوگوں کے لیے اپنے آپ کو مسلمان کہلانا قابل عزت اور قابل فخر بات ہے۔ اس کے علاوہ ہر نام قرآن و سنت کے خلاف ہے۔ ہم سب مسلمان ہیں، صرف مسلمان کہلائیں۔ لیبل کی ضرورت فرقہ واریت کے لیے ہے ، کون غلط ہے اور کون صحیح اس کا علم صرف اللہ کو ہے اور اللہ ہی روز قیامت اس کا فیصلہ فرمائیں گے۔

ہ فرماتا کہ آج کے دور میں سب لوگ سب فرقے اپنے آپ کو قرآن و سنت پر عمل کرنے والا کہتے ہیں مگر آپ کے خیال میں ایسا نہیں تو فرق واضح کرنے کے لیے سلفی یا کچھ اور کہنا (نیونیدی ، بریلوی ، شیعہ ، سنی ، وغیرہ وغیرہ) کہنا ضروری ہوا۔ سبحان اللہ ! دوسرے لوگ آپ کے متعلق بھی ایسی رائے رکھ سکتے ہیں ؟ یہ فرقہ واریت کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے ۔ کون قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں اس کا فیصلہ کا حق صرف اللہ کے پاس ہے ۔ معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں ، اپنا جج خود نہ بنیں : اللہ فرماتا ہے :

إِنَّ لِّلَّذِينَ فَرَّقُوا بَيْنَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا أَسْتَمْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (سورة الأنعام ۱۵۹)

ترجمہ : "جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ وسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ تمہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔"

لہذا ہم سب کو اپنے آپ کو صرف مسلمان کہنا ہے ، اللہ اور رسول ﷺ کا حکم ماننا ہے کسی دوسرے کا نہیں ، ہم کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی دوسرا کیا کہتا ہے کرتا ہے ، وہ ٹھیک ہے یا میں غلط؟

اللہ شرک کو پسند نہیں کرتا ، اللہ کی جگہ جج بننا شرک نہیں تو کیا ہے ؟
جب کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ :

" ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے ، وہی ان کو بتائے گا کہ تمہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔"

لیے فرض کریں کہ ہم سب اپنے آپ کو اللہ کے حکم کے مطابق صرف " مسلمان " کہ رہے ہوتے ، فقہی اختلافات کے باوجود تو کیا ہمارے اسلام یا مسلمان ہونے میں کوئی فرق پڑتا ؟

اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ ٹھیک ہے اور آپ غلط تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے ؟

اللہ کو معلوم ہے کون ٹھیک ہے کون غلط - کیا ہم کو آخرت اور اللہ پر ایمان لانا کمزور ہے کہ ہم اپنے حق پر ہونے کا لیبل لگانا ضروری سمجھتے ہیں؟
وہ لیبل جو قرآن کے حکم کے خلاف ہے ، اللہ ہم کو معاف فرمائیے -
یہ لیبل صرف دنیا داری کے خود ساختہ تقاضے ہیں جو فرقہ واریت کی بنیاد ہیں۔

صحابہ کرام میں بھی فقہی اختلاف ہوتا تھا مگر انہوں نے ایسے فرقہ وارانہ لیبل، غلط بدعت ایجاد نہ کیں۔ سورۃ النور، 24:31 کی تفسیر پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں اختلاف ہے کہ عورت چہرہ کھلا رکھے یا کوور کرے ، بہت بنیادی اختلاف ہے مگر کیا انہوں نے عباسی اور مسعودی فرقے بنا لیے؟ تاکہ معلوم ہو کون صحیح قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں؟

.....

اہل حدیث

نیو بندی بریلوی نام فرقہ وارانہ ہیں بستنیوں مدرسوں کی طرف نسبت فرقہ واریت ہوتی وحی کی طرف نسبت فرقہ وارانہ ہوتی بھی نہیں اہل حدیث میں کیا فرقہ واریت ہے؟ جبکہ سب کو معلوم ہے اللہ کا کلام بھی حدیث رسول اللہ کا فرمان بھی حدیث۔ یا اہل سنت میں یہ دونوں نام ثابت ہیں اصحاب رسول اور تابعین سے ...

.....

جب اللہ نے قرآن میں نام "مسلمین" رکھ دیا .. اور بار بار تاکید کی کہ موت بھی اسلام پر ہو ، مسلمان مریں .. قبر میں بھی سوال ہوگا دین پر تو جواب میں "مسلمان" کہنا ہے .. تو..

ایک کتاب "اہل حدیث ایک صفاتی نام" (تصنیف:حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ) میں دلائل کا مطالعہ کیا تو کوئی ریفرنس براہ راست قرآن و حدیث نہ پایا۔ موصوف محترم نے بزرگان دین کی طرف سے اہل حدیث کی تعریف کی گئی۔

لفظ "اہل حدیث" قدیم اور جدید دو اصطلاحوں میں منقسم ہے یعنی اہل حدیث کا عنوان دو اصطلاحوں میں مختلف معانی کا حامل ہے:

۱۔ اہل حدیث باصطلاح قدیم: اصطلاح قدیم میں اس سے مراد وہ لوگ تھے جو حدیث روایت کرنے، پڑھانے، اس کے راویوں کی جانچ پڑتال کرنے اور اس کی شرح میں مشغول رہتے تھے، انہیں محدثین بھی کہا جاتا تھا اور وہ واقعی اس فن کے اہل سمجھے جاتے تھے؛ سو اہل علم کی اصطلاح قدیم میں اہل حدیث سے مراد حدیث کے اہل لوگ تھے، اہل ادب، اہل حدیث، اہل تفسیر سب اسی طرح کی اصطلاحیں ہیں۔ حافظ محمد بن ابراہیم

لوزیر (۷۷۵-۸۴۰ ہجری) لکھتے ہیں: "یہ بات معلوم ہے کہ اہل حدیث اس طبقے کا نام ہے جو اس فن کے درپے ہو اس کی طلب میں منہمک رہے۔ ایسے سب لوگ اہل حدیث ہیں؛ خواہ وہ کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔" (لروض الباسم لابن لوزیر: ۱۲۲/۱)

۲۔ اہل حدیث باصطلاح جدید: اہل حدیث سے مراد ترک تقلید کے نام سے ایک فقہی مسلک پیدا ہوا جو پہلے کچھ عرصے تک وہابی کہلاتا تھا یہ جدید اصطلاح اسلام کی پہلی تیرہ صدیوں میں کہیں نہیں ملتی، اس کا آغاز چودھویں صدی ہجری سے ہوتا ہے؛ یاہوں سمجھ لیجئے کہ تیرہویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں اس کے لیئے کچھ حالات سازگار ہو گئے تھے، اس وقت یہ فرقہ وجود میں آیا۔

یہی وجہ ہے کہ محدثین کا نکر چار ہی قسم کی کتابوں میں ملتا ہے طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ اور طبقات حنابلہ۔ آج تک طبقات غیر مقلدین نامی کوئی کتاب محدثین نے نہیں لکھی

جماعت یا فرقہ اسے کہتے ہیں جو اصول و فروع میں ایک نظریہ پر متفق ہیں جیسے متقدمین و متاخرین علماء کی کتب میں متعدد فرق کا نکر ہے مثلاً مرجئہ، قدریہ، مجریہ، معتزلہ، خوارج، روافض وغیرہ، ان فرقوں کا بطور فرقہ نکر ہے مثلاً مرجئہ بالکل اعمال کی ضرورت کو محسوس ہی نہیں کرتے، دخول جنت کے لئے نفس لیمان کو کافی سمجھتے ہیں تو ایک خاص نظریہ رکھنے والے گروہ کو مرجئہ سے موسوم کیا گیا۔ جبکہ قابل غور بات یہ ہے کہ اہل حدیث لگر کوئی فرقہ ہوتا لگرچہ حقانی ہوتا تو اس طریق پر ان کا نکر ضرور ہوتا یعنی یہ کہا جاتا کہ یہ خوارج کا مسلک ہے اور اس کے مقابلے میں اہل حدیث کا مسلک یہ ہے جبکہ ایسا نہیں تو اس طرح نکر نہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ اہل حدیث کہتے ہی ایسے اشخاص و افراد کو ہیں جو خدمت حدیث میں روایتہ و درایتہ معروف ہو، قطع نظر اس سے کہ اس کا اپنا فقہی مسلک کیا ہے۔ چنانچہ جب ہم محدثین کا تذکرہ دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ احناف شوافع مالکیہ حنابلہ سب ہی اہل حدیث گزرے ہیں۔

کوئی دلیل قرآن یا حدیث سے نہیں مل سکی جس میں مسلمانوں کو اہل حدیث (جس طرح موجودہ فرقہ کا نام ہے) منسوب کیا گیا ہو؟ قرآن و حدیث پر عمل کے دعویٰ رکھنے والوں سے دلیل بھی ادھر سے ہی لی چاہیے۔

قرآن سے تحقیق "اہل حدیث"

"اہل حدیث" دو لفاظ "اہل" اور "حدیث" مجموعہ ہے۔ قرآن میں "اہل" اور "حدیث" لکھے یعنی "اہل حدیث" موجود نہیں کہ اس کو مسلمانوں کا مستند صفتی نام قرار دیا جاسکے۔ لہذا کوئی ایسا سمجھتا ہے تو غلط ہے قرآن کی تحریف ہے۔ قرآن میں عربی کے ہزاروں لفاظ ہیں، دو لفاظ لکھے کرکہ کوئی عربی لفظ بنائی جا سکتی ہے مگر وہ قرآنی لفظ دے جاسکتی۔

تحقیق کے مطابق لفظ "اہل" روٹ تین لفاظ (اہل) کا مجموعہ قرآن کریم میں 127 مرتبہ مختلف طریقہ سے استعمال ہوا ہے، ان میں لفظ "اہل"، اسم مجرور بھی ہے جس کا عمومی معنی "لوگ" یا "گھر والے" کیا جاتا ہے۔ درست معنی عربی لفظ میں سیاق و ضوابط پر منحصر ہے۔

<http://corpus.quran.com/qurandictionary.jsp?q=Ahl>

<http://tanzil.net/#search/quran/%20%D8%A3%D9%8E%D9%87%D9%92%D9%84%D9%90%20>

لوگوں کے گروہ یا گروہ کے طور پر "اہل" کا استعمال اس طرح ہے:

أَهْلَ الْكِتَابِ، أَهْلَ الْإِنجِيلِ، أَهْلَ لَيْكُرَ، أَهْلُ النَّفَوَى، وَأَهْلُ الْمَعْفَرَةِ، أَهْلُهُ مَسْرُورًا، أَهْلُ لَبَيْتِ، أَهْلُهَا شَيْعَاءُ، وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ، أَهْلُ النَّارِ، أَهْلُ لَفْرَى، أَهْلُ قَرْيَةٍ، أَهْلُ الْمَدِينَةِ، أَهْلُ يَثْرِبَ، أَهْلُ مَدْيَنَ -

قرآن میں لفظ "اہل حدیث" موجود نہیں ہے، لہذا کوئی شخص لفظ "اہل" کو "حدیث" کے ساتھ ملا کر کہے کہ "اہل حدیث" قرآن سے ثابت ہے تو یہ تحریف کے زمرہ میں شامل ہے کہ اس طرح قرآن میں کسی بھی دو لگ لگ لفاظ کو جوڑ کر قرآنی لفاظ گھڑنا دھوکہ اور تحریف ہے۔ اس کا کیا انجام ہے ہر ایک مسلمان اس سے لگا ہے۔

قرآن میں مسلمانوں کو صفتی ناموں سے بھی پکارا گیا ہے مگر لفظ "اہل" مسلمانوں کو صفتی ناموں میں مخصوص اور محدود ہے (أَهْلُ الْكِتَابِ، أَهْلُ الْإِنجِيلِ، أَهْلُ لَيْكُرَ، أَهْلُ النَّفَوَى، وَأَهْلُ الْمَعْفَرَةِ، أَهْلُهُ مَسْرُورًا، أَهْلُ لَبَيْتِ)۔

قرآن میں مسلمانوں کو صفتی ناموں سے مخاطب کیا:

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّالِمِينَ وَالصَّالِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَعْرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الأحزاب: 33)

وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ﴿قرآن 4:69﴾

فَمَنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمَنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمَنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ (35:32 قرآن)

قرآن میں مسلمانوں کو "اہل حدیث" نہیں گیا، لہذا یہ مسلمانوں کا مستند صفاتی نام نہیں۔ لگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو غلط ہے -

کل بدعة ضلالة، "ہر بدعت گمراہی ہے"۔ (صحیح مسلم ج2 ص 592)

حدیث اور "اہل حدیث"

مسلمانوں کا صرف ایک صفاتی نام نہیں بلکہ بیشتر ہیں جیسا کہ ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ:- "پس پکارو، اللہ کی پکار کے ساتھ جس نے تمہارے نام مسلمین، مومنین (اور) عباد اللہ رکھے ہیں۔" (سنن ترمذی (2863) وقال: "حسن صحیح غریب" و صحیح ابن حبان (موارد 1222-1550) والحاکم (1/117، 118، 236، 421، 422))

اس حدیث میں بھی مسلمانوں کے صفاتی نام "مومنین" اور "عباد اللہ" ہیں، "اہل حدیث" نہیں۔

مسلمانوں کے صفاتی ناموں میں، سنی، شیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی۔ اہل حدیث، سلفی، وہابی یا مزید ناموں سے مسلمان فرقے موسوم ہو کر ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہیں، کسی کی سند نہیں۔

قرآن میں "مسلمان" نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے:

1. لَا شَرِيكَ لَهٗ ۚ وَبَدَّلِكَ لِمِرَّتٍ وَ لَنَا أَوْلَ الْمُسْلِمِينَ (سورة الأنعام 6:163)

"اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو لسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں۔" (سورة الأنعام 6:163)

2. وَ لِمِرَّتٍ لِأَنَّ كُؤْنَ أَوْلَ الْمُسْلِمِينَ (الزمر 12)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرمان بردار) بن جاؤں۔" (الزمر 12)

3. وَ أَمِرْتُ أَنْ كُؤْنَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿10:72﴾ یونس ﴿

اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں ﴿10:72﴾

4. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَ لَا تَمُؤْتُنَّ إِلَّا وَ لْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿سورة آل عمران 102﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔" ﴿سورة آل عمران 102﴾

5. إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ لِأَنِّي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُو الْقُرْآنَ فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿٢٧:٩٢ النمل﴾

"مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اسے حرم بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں (91) اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں" اب جو ہدایت لختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت لختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خیردار کر دینے والا ہوں (النمل 27:92)

6. وَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمَ بَنِيهِ وَيَعْقُوبَ بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ صَاطَفَىٰ لَكُمْ لِلَّذِينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿سورة البقرة 132﴾

"اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان۔" ﴿سورة البقرة 132﴾

7. اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اہل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی مگر مسلمانوں نے اپنے قدر فرقے بنا لیے اور تاویل بھی گھڑ لی:

قُلْ يَا بَنِي آدَمَ لِكُتُبِ نَعَلُوا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَ لَا نُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿سورة آل عمران 64﴾

"آپ کہہ دیجئے کہ اے ہل کتاب! ایسی نصاب والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔" ﴿سورة آل عمران 64﴾

8. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لئے حکم دیا گیا مگر اللہ کے حکم اور ان کی سنت کو چھوڑ کر ہم نے فرقے بنا لیے۔

تَوَفَّيْنَا مُسْلِمًا وَأَلْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ (12:101)

میرا خاتمہ سلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا" (12:101)

کیا وجہ ہے کہ اللہ کے حکم کی خلاف "مسلمان" نام کو چھوڑ کر کوئی نیا نام لختیار کیا جائے، اور غلطی کو درست کرنے کی بجائے تاویل گھڑی جائیں اصحاب سبت کی طرح؟

گزارش :

مسلمانوں نے اللہ کے عطا کردہ نام کو چھوڑ کر شیعہ، سنی ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی، اہل حدیث ، سلفی ، وہابی وغیرہ سے موسوم ہو کر ایک دوسرے سے جھگڑنے کا جواز پیدا کر لیا ہے۔ لگ بھگ سب اللہ کے عطا کردہ نام ک مکمل طور پر اپنا لیں تو اللہ ہم پر برکات اور رحمتیں نازل فرمائیے گا۔

۱. اللہ عطا کردہ نام میں خداتخولستہ کیا کوئی کمی رہ گئی ہے کہ اس کو ترک کر کے ہمیں نیا نام رکھنا یا اضافہ کرنے کی ضرورت ہے؟ پر اہل کیا ہے؟ "اہل حدیث" یا کسی اور نام سے منسوب ہونے یا کہلانے کی کیا ضرورت ہے؟ دوسرے فرقوں سے پہچان کے لیے؟ کیوں ہم اپنا اللہ کا عطا کردہ نام، جس کا حکم بھی ہوا بدلیں؟ نیے فرقے بنانے والوں کو اپنی پہچان کے لیے نیا نام رکھنے کی ضرورت ہے اصل ملسمان اللہ کی رضا و حکم پر خوش ہے:

۲. کچھ لوگ "اہل قرآن" کہلاتے ہی ، اس لاجک سے تو کیا وہ بھی درست ٹھہرے؟

۳. کوئی فرقہ "اہل فرقان" مومنین .. "اہل نکر" "عبادی" .. اور دوسرے قرآنی نام رکھ لے تو کیا یہ درست ہوگا؟

۴. اللہ کا عطا کردہ نام چھوڑنا تو "بدعت" سے بھی سخت ہے۔ بدعت تو دین میں کوئی نئی چیز پیدا کرنا ، اکثر لوگ کہتے ہیں کہ بدعت کا حکم ہر اُس فعل یا مفعول کیلئے استعمال ہوتا ہے جسکا وجود قرآن و سنت کی نص سے ثابت نہ ہو اور وہ مابعد قرآن و سنت ظاہر ہو.. بدعت نعمہ ، بدعت حسنہ بھی کہتے ہیں، اسے جائز سمجھتے ہیں .

۵. "مسلمان" نام کی جگہ یا اس کے ساتھ کوئی مزید نام کا اضافہ کرنا، چہ جائیکہ وہ قرآن کے عطا کردہ نام کی جگہ لے رہا ہو تو یہ بدعت سے لگے ہے....

۶. اہل حدیث اسلام کے آغاز میں کوئی فرقہ نہیں تھا بلکہ اہل علم ، علم حدیث کے حامل لوگوں کو بطور حدیث ایکسپرٹ کہا جاتا تھا۔ اصحابہ کرام قرآن کے ہر خلاف کوئی اقدام نہیں ٹھا سکتے۔ لگ بھگ صحابہ کے بعد کسی نے "اہل حدیث" کے نام سے کوئی خاص فرقہ بنایا تو یہ قرآن کے خلاف ہے، کسی بزرگ یا علم کا وہ عمل جو قرآن کے خلاف ہو وہ قبول نہیں کیا سکتا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ نے خلافت سنبھالتے ہی اعلان کیا کہ: میری طاعت کرو جب تک میں اللہ اور رسول ﷺ کا مطیع رہوں اور لگ بھگ میں اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو میری کوئی طاعت تم پر نہیں ہے (طبری ، ابن ہشام)۔ ہماری حیثیت نہیں کہ بزرگان دین پر تنقید کریں ، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اللہ کا فرمان ہے:

تِلْكَ لَمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَ لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

"وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر گئے جو کچھ تمہوں نے کمایا، وہ اُن کے لیے ہے اور جو کچھ تم کماؤ گے، وہ تمہارے لیے ہے تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے (قرآن 2:134)

اور یہ بھی فرماتا ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلَا خَوْلَانَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ۔ (قرآن 59:10)

خدایا! ہمیں معاف کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جنہوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے اور ہمارے نلوں میں صاحبان ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ قرار نہ دینا کہ تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ (قرآن 59:10)

مسلم ۱

ادب سے علمی سوال کیا یہ دلائیل قرآن سے اوپر ہیں؟

فرقہ واریت کا خاتمہ کی طرف پہلا قدم:

1. تمام مسلمان اپنے آپ کو صرف اور صرف "مسلمان" کے نام سے پکاریں، کسی اور نام کی جازت نہ دیں، جو نام اللہ نے دیا وہ مکمل ہے، کسی لکسٹر لیبل (extra label) کی ضرورت نہیں۔

ہم کو اللہ کے بیان میں کوئی کمی کیوں محسوس ہوتی ہے، حیلے، بہانوں سے ہم اللہ کے بیٹے ہوئے نام "مسلم" کی بجائے، شیعہ، سنی، وہابی، دیوبندی، سلفی، اہل حدیث یا بریلوی کہلوتا پسند کرتے ہیں۔ منہج کا لیبل لگانے کی کیا ضرورت ہے؟

<http://salaamone.com/first-step-end-sectarianism/>

یہ کہنا کہ؛ "میرا مذہب، فقہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کا ہے، وہ اسلام پر تھے میں بھی اسی پر عمل کر رہا ہوں۔" درست ہے کیونکہ تمام ائمہ کرام اور جید علماء و شیوخ اپنے علم کی بنیاد پر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا نقطہ نظر مکتبہ فکر، فقہ ہی درست اسلامی نقطہ نظر ہے جس کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے۔ اس لیے ہر ایک مکتبہ فکر یا فقہ کے لوگوں کے لیے اپنے آپ کو مسلمان کہلانا قابل عزت اور قابل فخر بات ہے۔ اس کے علاوہ ہر نام قرآن و سنت کے خلاف ہے۔ ہم سب مسلمان ہیں، صرف مسلمان کہلائیں۔ لیبل کی ضرورت فرقہ واریت کے لیے ہے، کون غلط ہے اور کون صحیح اس کا علم صرف اللہ کو ہے اور اللہ ہی روز قیامت اس کا فیصلہ فرمائیں گے۔

یہ فرمانا کہ آج کے دور میں سب لوگ سب فرقے اپنے آپ کو قرآن و سنت پر عمل کرنے والا کہتے ہیں مگر آپ کے خیال میں ایسا نہیں تو فرق واضح کرنے کے لیے سلفی یا کچھ اور کہنا (نیویندی، بریلوی، شیعہ، سنی، وغیرہ وغیرہ) کہنا ضروری ہوا - سبحان اللہ! دوسرے لوگ آپ کے متعلق بھی ایسی رائے رکھ سکتے ہیں؟ یہ فرقہ واریت کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے - کون قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں اس کا فیصلہ کا حق صرف اللہ کے پاس ہے - معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں، اپنا جج خود نہ بنیں: اللہ فرماتا ہے:

إِنَّ لِّدِينِ فَرَقُوا بَيْنَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِثْلَهُمْ فِي شَيْءٍ ؕ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (سورة الأنعام ۱۰۹)

ترجمہ: "جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ تمہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔"

لہذا ہم سب کو اپنے آپ کو صرف مسلمان کہنا ہے، اللہ اور رسول ﷺ کا حکم ماننا ہے کسی دوسرے کا نہیں، ہم کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی دوسرا کیا کہتا ہے کرتا ہے، وہ ٹھیک ہے یا میں غلط؟

اللہ شرک کو پسند نہیں کرتا، اللہ کی جگہ جج بننا شرک نہیں تو کیا ہے؟ جب کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ:

"ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ تمہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔"

لیے فرض کریں کہ ہم سب اپنے آپ کو اللہ کے حکم کے مطابق صرف "مسلمان" کہ رہے ہوتے، فقہی اختلافات کے باوجود تو کیا ہمارے اسلام یا مسلمان ہونے میں کوئی فرق پڑتا؟

اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ ٹھیک ہے اور آپ غلط تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

اللہ کو معلوم ہے کون ٹھیک ہے کون غلط - کیا ہم کو آخرت اور اللہ پر ایمان لانا کمزور ہے کہ ہم اپنے حق پر ہونے کا لیبل لگانا ضروری سمجھتے ہیں؟

وہ لیبل جو قرآن کے حکم کے خلاف ہے، اللہ ہم کو معاف فرمائیے -

یہ لیبل صرف دنیا داری کے خود ساختہ تقاضے ہیں جو فرقہ واریت کی بنیاد ہیں۔

صحابہ کرام میں بھی فقہی اختلاف ہوتا تھا مگر تمہوں نے ایسے فرقہ وارانہ لیبل، غلط بدعت ایجاد نہ کیں۔ سورة النور، 24:31 کی تفسیر پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں اختلاف ہے کہ عورت چہرہ کھلا رکھے یا کور کرے، بہت بنیادی اختلاف ہے مگر کیا تمہوں نے عباسی اور مسعودی فرقے بنا لیے؟ تاکہ معلوم ہو کون صحیح قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں؟

.....

بل حدیث

قرآن سے بھی ثابت ہے طاعوا اللہ واطيعوا الرسول - - اللہ نزل احسن الحدیث - - فبای حدیث بعدہ یومنون

اللہ خود کہ ربا حدیث پر ایمان لاو

یہ قرآنی دلیل نہیں؟

فبای حدیث بعدہ یومنون؟

.....

نوٹ : یہ زئد ریمارکس بعد شامل کیے گئے ..(ٹسکشن میں نہیں تھے) تصحیح کے لیے-

طاعوا اللہ واطيعوا الرسول.. قرآن حکم ہے .. مگر احادیث کی تدوین قرآن کی طرح سرکاری اہتمام احتیاط نہ ہوئی .. قرآن کی تدوین میں دو شہادت لازم تھی ، مگر احادیث لحد ہیں لکثريت میں .. تو اتر احادیث و سنت میں تو کوئی مسلہ نہیں ..

اللہ نزل احسن الحدیث ... قرآن کو "احسن الحدیث" کہا گیا ہے نہ کہ موجودہ احادیث کو:

قرآن أَحْسَنَ الْحَدِيثِ (بہترین حدیث):

لَلَّهِ نَزَلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَّبِعًا مِّنْ أَمْرِ اللَّهِ تَفْسَعُ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ نِكْرِ اللَّهِ تِلْكَ هُدَىٰ لِلَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَمَن يُضَلِّ لِلَّهِ فَمَا لَهُ مِن هَادٍ (قرآن 39:23)

اللہ نے بہترین حدیث (أَحْسَنَ الْحَدِيثِ) اس کتاب (قرآن) کی شکل میں نازل کیا ہے جس کی آیتیں پس میں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی گئی ہیں کہ ان سے خوف خدا رکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اس کے بعد ان کے جسم اور دل یاد خدا کے لئے نرم ہوجاتے ہیں یہی اللہ کی واقعی ہدایت ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور جس کو وہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے (قرآن 39:23)

مزید قرآنی ریفرنس ملاحظہ فرمائیں، قرآن تو قرآن کے سوا کسی بھی حدیث کی نفی کرتا ہے :

1. فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (المرسلات 50:77)

“اب اس (قرآن) کے بعد اور کونسی حدیث پر یہ ایمان لائیں؟” (المرسلات 50:77)

2. فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (الأعراف 185:7)

“پھر (قرآن) کے بعد کس حدیث پر یہ لوگ ایمان لائیں گے” (الأعراف 185:7)

3. تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ (لجاثية 6:45)

“یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو بالکل سچی پڑھ کر سناتے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیاتوں کو چھوڑ کر کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے”، (لجاثية 6:45)

4. فَلْيُتُوا بِحَدِيثٍ مِثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ﴿ لطور 34:52 ﴾

لگر یہ اپنے اس قول میں سچے ہیں تو ایسی حدیث (قرآن کی) شان کا ایک کلام بنا لائیں (طور 34:52)

ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس میں کسی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ صاحبانِ تقویٰ اور پرہیزگار لوگوں کے لئے مجسم ہدایت ہے (البقرہ 2:2)

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْفُرَانَ أَمْ عَلَى قُلُوبِ أَفْقَالِهَآ (قرآن 24:47)

” تو کیا یہ لوگ قرآن میں ذرا بھی غور نہیں کرتے ہیں یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں“ (قرآن 24:47)

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿ ٣٦ ﴾ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿ ٣٧ ﴾ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَّا تَحْيُرُونَ ﴿ ٣٨ ﴾ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَّا تَحْكُمُونَ ﴿قرآن 39:68﴾

تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، تم کیسے حکم لگاتے ہو؟ (36) کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو (37) کہ تمہارے لیے ضرور وہاں وہی کچھ ہے جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو؟ ﴿68:39قرآن﴾

[مزید تفصیلات: وحی متلو (قرآن) اور غیر متلو (حدیث) – تحقیقی جائزہ]

مسلم

حدیث پر سنت پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے۔۔ بات صرف نام کی ہے اللہ نے مسلم نام رکھا۔۔

ہل حدیث

اس حدیث کے بعد کس پر ایمان لانا دنیا میں کوئی ایک گروہ ایسا نہیں علمی دنیا میں جو ہل سنت لفظ کو یا ہل اسلام لفظ کو یا ہل حدیث لفظ کو فرقہ وارانہ کہے۔

اگر مسلمین رکھا۔ تو ہل اسلام کیسے جائز؟ یہ تو نہیں ہوتا مفہوم ہم ہونت لفظ تو پھر مسلمہ اور مسلم مومن سب غلط؟

ایسا نہیں ہے

سب کو جمع کر کے ثابت ہے

مسلم خود کو مومن محسن ہل سنت ہل حدیث کہہ سکتا

اس میں کس فرقہ کی طرف نسبت ہے؟

فرقہ کی نسبت امتی یا شہر کی طرف ہونا لازم ہے

فرقہ کی شرعی تعریف ہی یہ ہے کہ کسی امتی شہر علاقہ مدرسے سے منسوب کرنا جو خاص فکر کا حامل ہو

[نوٹ : اضافی تفصیل]

مسلم :

یہ فرقہ کی عجیب تعریف معلوم ہوتی ہے .. "فرقہ کی نسبت امتی یا شہر کی طرف ہونا لازم ہے، فرقہ کی شرعی تعریف ہی یہ ہے کہ کسی امتی شہر علاقہ مدرسے سے منسوب کرنا جو خاص فکر کا حامل ہو ... " قرآن و سنت سے کوئی ثبوت؟

تفرقہ سے مراد، متقدمین ہل علم کے نزدیک، اس راستے کو ترک کرنا ہے جس پر رسول اللہ اور صحابہ کرام رہے۔ ایک فرد کی بجائے زیادہ لوگوں کے مجموعے کو فرقے کہا جاسکتا ہے۔ لغوی اور شرعی طور پر گروہ 'جماعت اور خاندان و قبیلے پر فرقے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ مختلف مقاصد کے حصول کے لئے جماعتوں یا تنظیموں کا وجود میں آنا یا کسی خاص کام کے لئے کسی ایک جماعت کو قائم کرنا شرعاً نہ غلط ہے اور نہ نقصان دہ خود قرآن کریم میں جس ایک مقام پر فرقے کا لفظ آیا ہے وہاں بھی مراد ایک مجموعہ یا جماعت ہے۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ لَا فِرْقَةَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ...﴾ (۲۲) سورة التوبة

“تو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کے ہر فرقے میں سے ایک طائفہ جایا کرے تاکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔”

اب یہاں فرقے سے مراد ایک بڑی جماعت اور طائفہ سے مراد ایک چھوٹی جماعت ہے یعنی مختلف علاقوں میں جو مسلمان جماعتوں کی شکل میں رہتے ہیں وہ سارے نہیں بلکہ ان میں سے کچھ چھوٹی جماعتیں اللہ کی راہ میں نکلیں۔ بعض نے یہاں فرقے سے مراد خاندان اور قبیلے لیا ہے کہ مختلف مسلم خاندانوں اور قبیلوں سے کچھ لوگ اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں وقف کریں تو قرآن نے یہاں اس مفہوم میں فرقے کے لفظ کو معیوب نہیں سمجھا۔

قرآن میں جس چیز کو معیوب سمجھا گیا اور اس سے روکا گیا وہ فرقہ بندی اور گروہ بندی ہے جس سے امت کی وحدت ختم ہوجاتی ہے۔ اور مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجے میں ان کی قوت ختم ہوجاتی ہے قرآن میں “لائفرقوا” کے لفاظ سے اس فرقہ بندی سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ اس وقت امت کی حالت ہے کہ مسلم جماعتیں ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہیں اور مسلم ممالک ایک دوسرے کے خلاف برسرا پیکار ہیں۔

فرقہ کی نسبت کسی علاقہ، شخصیت یا ایسی چیز سے جو قرآن و سنت سے ثابت نہ ہو... تفرقہ سے مراد، متقدمین اہل علم کے نزدیک، اس رستے کو ترک کرنا ہے جس پر رسول اللہ اور صحابہ کرام رہے۔

موجودہ تمام فرقے اس میں شامل ہیں اہل حدیث بھی - (و اللہ اعلم)

مسلم - ۱

هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلِ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
(سورة الحج: 78:22)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام “مسلم” رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ -

اہل حدیث

پر مسلم اہل ایمان اہل سنت اہل حدیث ہونا بدیہی ہے

مسلم نہیں لکھا مسلمین لکھا یہ لسطرح کی ہی بحث ہے

اہل سلام کیسے جائز لفظی نزاع حقیقی نہیں

مسلم

اللہ نے جو نام اور حکم دیا کافی ہے بس

هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
(سورة الحج 22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ —

.....
ہل حدیث

اللہ نے ہی اے ایمان والو اے حدیث پر یقین کرنے والو رکھا سر

.....
مسلم

جواب اوپر لکھا ہے .. اللہ نے قرآن کو حدیث کہا ہے ... اس غلط تاویل نہ کریں ..

.....
مسلم

اس کا جواب ؟

.....
ہل حدیث

مسلم نہیں مسلمین

.....
مسلمین جمع ہے ... گروپ کے لیے مگر ایک فرد تو مسلم .. مسلمان کہلائے گا .

مسلم

یقین اور بات ہے نام نام نام

.....
ہل حدیث

نہیں نام بھی ثابت ہے .. حنیفا ، مومنون ، ہل اسلام ، فبای حدیث بعدہ یومنون

مسلم

إِنَّ لِدِينِ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامَ ۗ - (3:19) الله تعالیٰ نے دین "سلام" پر قائم لوگوں کو "مسلمون" اور "مسلمین" کہا ہے۔ اَسَلَمُوا، اِسْلَامُكُمْ بھی مسلمان ترجمہ ہوا۔ اب عربی میں واحد مرد ہے تو "مسلم" ، دو مسلم مرد ہیں تو "مسلمان" ، تین یا زیادہ جمع میں مسلم مرد ہوں تو "مسلمون" یا "مسلمین" ، اس کا مقبول اردو، ترجمہ "مسلمان" Muslim ہے۔ قرآن میں 43 مختلف شکل میں استعمال ہوا ہے ، یہ روٹ س-ل-م سے ماخوذ ہے۔
[مکمل تفصیل اس لنک پر]

سلام قبول کرنے والوں کو کیا بریلوی ، دیوبندی ، شیعہ ، اہل حدیث وغیرہ کہنا کیسا سلام ہے؟

اور مسلمان کے علاوہ دوسرے نام بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارے لیئے پسند فرمائے ہیں :

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا" یعنی اے ایمان والو۔ واحد کے لیئے "مؤمن" جمع کے لیئے "مؤمنون یا مؤمنین"۔

پھر مسلمانوں کی صفتیں ہیں اور صفاتی نام بھی ہیں۔

ربانی، ربیبون یا ربیبین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون اور بھی صفاتی نام ہیں۔

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَائِلِينَ وَالْقَائِلَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّالِمِينَ وَالصَّالِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ لِلَّهِ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْرورَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٣٣:٣٥﴾

لیکن سنی، شیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی۔ اہل حدیث ، سلفی ، وہابی یا جن ناموں سے فرقے موسوم ہیں اور آپس میں جھگڑا کرتے ہیں ان ناموں کا نکر نہیں۔

مسلم

مومن بھی ہے .. مگر ... هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (سورة الحج 22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ —

ہل حدیث

یہ بات جماعت المسلمین نے مشہور کی جبکہ صحابہ تابعین خود کو اصحاب حدیث کہتے تھے

اصل میں ہمارے اختلاف لفظی ہے

مسلم :

۱. صحابہ خود کو "اصحاب حدیث" کہتے تھے ؟ اس کی کیا سند ہے .. مجھے تو نہیں ملی بہت تلاش کیا ..

"ہل حدیث" نہ قرآن میں ملا نہ حدیث میں ... بعد کی ایجاد ہے .. اور بعد کی ایجاد کو کیا کہتے ہیں ؟

"فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة"

۲. تابعین خود کو اصحاب حدیث کہتے تھے ؟ یہ بھی زبردستی ہے .. دوسری تیسری صدی میں حدیث کے علماء کو حدیث لیکسپرٹ کے ساتھ ایسے لفاظ استعمال ہوتے تھے۔ جس طرح آج بھی "محدثین" ہر فرقہ میں ہیں ان کو "ہل حدیث" بھی کہہ سکتے ہیں مگر "ہل حدیث" فرقہ نہیں -

مسلم

قرآن واضح ہے

ہل حدیث

اس لیے میں ازراہ تفنن کہ رہا

.....

ہل حدیث

نصوص جمع ہوتی صرف ایک آیت سے نام لخذ نہیں ہوتا

.....

مسلم

آیت واضح ہے غیر مبہم

.....

ہل حدیث

مومن محسن قانت صالح عابد ساجد سب نام قرآن ہی سے ثابت ہی.. اس آیت سے باقی ناموں کی نفی ثابت نہیں ہوتی

نفی کے لیے لا نافیہ ضروری ہوتی .. تشریح ہوتی... ورنہ خالی مسلم کہنا حرام ہو

.....

مسلم

درست ہے .. مگر جنرک نام ؟

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ؕ
(سورة الحج:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ

.....

ہل حدیث

خدا را یہ سمجھیں

پھر آپ یہ کہیں میں مسلمین ہوں

خالی مسلم کی اجازت کہا؟

نکھا دیں لگر بحث ہی کرنی تو

خالی مسلم ثابت کریں

مسلمین ثابت

آپ کے کلیہ کے مطابق

اگر باقی ناجائز تو کل سے خود کو مسلم کی بجائے مسلمین کہیں

اللہ ہی نے قرآن میں مومنوں کے متعدد نام رکھے

نام فتنہ نہیں

فرقہ واریت فتنہ

فتنہ

مسلمین مسلم ... قرآن

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام پر قائم لوگوں کا نام "مسلم" رکھا ہے واحد مرد ہے تو "مسلم"، دو مسلم مرد ہیں تو "مسلمان"، تین یا زیادہ جمع میں مسلم مرد ہوں تو "ملمسون" یا "مسلمین"، جماعت کو "مسلمین" ہی کہیں گے ..

مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٣:٦٧﴾

اگر آپ کو عربی گرامر کو فولو نہیں کرنا تو "مسلمین" کہہ لیں .. واحد مُسْلِمًا بھی ہے (قرآن ٣:٦٧)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَاً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَبِيَّةٌ مُّسْلِمَةٌ اِلَىٰ اَهْلِهِ اِلَّا اَنْ يَصَّدَّقُوا۟ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ فَبِيَّةٌ مُّسْلِمَةٌ اِلَىٰ اَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِصِيَامًا شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ لَلّٰهِ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢:٤﴾

ترجمہ .. جونا گڑھی :

کسی مومن کو دوسرے مومن کا قتل کر دینا زیبا نہیں مگر غلطی سے ہو جائے (تو اور بات ہے)، جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصد مار ڈالے، اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو خون بہا پہنچانا ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں اور اگر مقتول تمہاری دشمن قوم کا ہو اور ہو وہ مسلمان، تو صرف ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرنی لازمی ہے۔ اور اگر مقتول اس قوم سے ہو

کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمانے تو خون بہا لازم ہے، جو اس کے کنبے والوں کو پہنچایا جائے اور ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا بھی (ضروری ہے)، پس جو نہ پائے اس کے نمے دو مہینے کے لگاتار روزے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بخشوئے کے لئے اور اللہ تعالیٰ بخوبی جانتے والا اور حکمت والا ہے (4):92

عربی گرامر کے مطابق فرد اور گروہ کا وہی نام ہے جو اللہ نے رکھا .. ترجمہ مسلمان ہے ایک فرد کا ..

اس کا مقبول اردو، ترجمہ "مسلمان" Muslim ہے۔ قرآن میں 43 مختلف شکل میں استعمال ہوا ہے، یہ روٹ س-ل-م سے ماخوذ ہے -

اور مسلمان کے علاوہ دوسرے نام بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارے لیئے پسند فرمائے ہیں :

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا " یعنی اے ایمان والو۔ واحد کے لیئے "مؤمن" جمع کے لیئے "مؤمنون یا مؤمنین"۔

پھر مسلمانوں کی صفتیں ہیں اور صفاتی نام بھی ہیں۔

ربانی، ربیبون یا ربیبین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون اور بھی صفاتی نام ہیں۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقَاتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرَاتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصّٰلِمِيْنَ وَالصّٰلِمَاتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظَاتِ وَالذّٰكِرِيْنَ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالذّٰكِرَاتِ اَعَدَّ لِلّٰهِ لَهُمْ مَّغْوْرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۳:۳۵﴾

لیکن سنی، شیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی۔ ہل حدیث، سلفی، وہابی یا جن ناموں سے فرقے موسوم ہیں اور آپس میں جھگڑا کرتے ہیں ان ناموں کا نکر نہیں۔

اللہ کے عطا کردہ نام کو تبدیل یا اضافہ کرنا، فرقہ واریت کے فنہ کی طرف پہلا قدم ہے اس کو روکنا ضروری ہے -

مسلم

ایک مثال۔۔ اگر آپ کا نام ولیدین نے بتسام رکھا آپ کے دوست نک نیم سے یا لوگ کسی کنیت سے پکارتے ہیں۔۔ مگر نام ایک ہے جو ماں باپ نے رکھا۔۔ مسلمین جمع ہے۔۔ فرد تو مسلم ہو گا۔

ہل حدیث

درست

ہل حدیث

ہلحدیث اور مسلم مترادف المعنی نام ہیں۔

آئیو : (موننین ، مہاجرین ... کئی اور نام ہیں قرآن میں ... نصرانی کو مسلمان کہ کر اللہ نے ہل تجیل کہا ، ہمارا کلام حدیث ہے ، نبی ص کا فرمان بھی حدیث ہے .. لہذا ہل حدیث کہنا کوئی غلط نہیں)

مسلم :

اللہ نے "ہل تجیل" کہا ... قرآن کو فرقان ، میزان ، حدیث کہا ، مگر قرآن پر عمل کرنے والوں کو "ہل قرآن" ، ہل فرقان ، ہل میزان یا "ہل حدیث" نہیں فرمایا تو ہم کون ہوتے ہیں ایسے نام بنا کر قرآن سے نسبت کرنے والے؟

دین میں اپنی طرف سے نئی ایجادات کرنا جو کہ قرآن کے برخلاف ہو ، سنت سے بھی ثابت نہ ہو... اللہ کے عطا کردہ نام کے مقابل اپنی طرف سے نام ایجاد کرنا ... جس کی قرآن و سنت سے سند نہ ہو ... قرآن میں لفظ "ہل" اور "حدیث" ہے .. مگر "ہل حدیث" نہیں .. اب عربی کے دو لفاظ کو جوڑ کر یہ کہیں کہ اس کی سند قرآن و سنت و حدیث سے ہے؟

اس طرح تو عربی کے لفاظ کو جوڑ کر اپنی طرف سے کچھ بھی بنا کر اس کو قرآن سے نسبت دینا کسی عالم کا کام نہیں ہو سکتا ..

”فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة“

علامہ ابن تیمیہ ”بدعت حسنہ“ اور ”بدعت ضلالہ“ کے مفہوم کو مزید واضح کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں : ”مام شافعی نے بدعت کی دو قسمیں بیان کی ہیں : ایک وہ بدعت جو قرآن و سنت ، اجماع اور بعض اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال کے

خلاف ہو تو وہ بدعت ضلالہ ہے۔ اور جو بدعت ان تمام چیزوں (یعنی قرآن و سنت، اجماع اور آثارِ صحابہ) میں سے کسی کے مخالف نہ ہو تو وہی بدعت حسنہ ہے۔ جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے ”نعمت البدعة هذه“ یہ یا اس جیسا دوسرا بیان اسے امام بیہقی نے اپنی صحیح اسناد کے ساتھ ”لمدخل“ میں روایت کیا ہے۔ [بن تیمیہ، کتب و رسائل و فتاویٰ بن تیمیہ فی الفقہ، 20 : 16]

مسلم ۲

جب قرآن نے خود نام مسلمان رکھ دیا تو مزید توجیہات کی کیا ضرورت --- ہم اللہ کے لئے نام پر ہی مطمئن ہیں --- الحمد للہ

وہ نام نہیں صفات ہیں

اہل حدیث یا دیوبندی بھی صالح ہو سکتا ہے

اہل حدیث - ۲

ایک مسلم (صحابہؓ سے بتمیزی کرتا ہے، مردوں سے مانگتا ہے، وغیرہ) دوسرے مسلم (صرف وحی : قرآن اور صحیح حدیث پر عمل کرتا ہے) سے بیٹے یا بیٹی کا رشتہ مانگنے آیا ہے --- کیا جواب دیں ???

مسلم - ۲

جواب .. ہم مسلمان ہیں

اہل حدیث

(اُٹیو) اہل تجیل .. صفاتی نام مسلمان کا ہو بھی سکتا ہے... اہل حدیث کے بغیر جنت نہیں ملے گی .. قرآن بھی حدیث ہے .. رسول اللہ ص کا کلام بھی حدیث ہے ..

مسلم :

صفات نام مسلمان کا ہو سکتا ہے جو قرآن میں اللہ نے فرمائے .. اوپر تفصیل موجود ہے پہلے ... مگر جو خاص نام اللہ نے عطا فرمایا .. مسلم ، جمع مسلمین ، مسلموں .. اس کو پیچھے چھوڑ کر خود ساختہ صفاتی نام کا پرچار کرنا ؟

کہاں لکھا ہے قرآن و سنت میں کہ "ہل حدیث" کے بغیر جنت نہیں ملے گی؟

"ہل حدیث" لفظ تو قرآن و حدیث میں موجود ہی نہیں، یہ بعد کی انسانی تخلیق ہے۔ لچھا لفظ ہے، جو حدیث کے علماء کے لیے استعمال ہوتا تھا جیسے آج کل محدثین ہر فرقہ میں ہیں م جو علم حدیث کے ایکسپرٹ ہوتے ہیں۔

لفظ "ہل حدیث" قدیم اور جدید دو اصطلاحوں میں منقسم ہے یعنی ہل حدیث کا عنوان دو اصطلاحوں میں مختلف معانی کا حامل ہے:

۱۔ ہل حدیث باصطلاح قدیم: اصطلاح قدیم میں اس سے مراد وہ لوگ تھے جو حدیث روایت کرنے، پڑھانے، اس کے راویوں کی جانچ پڑتال کرنے اور اس کی شرح میں مشغول رہتے تھے، انہیں محدثین بھی کہا جاتا تھا اور وہ واقعی اس فن کے ہل سمجھے جاتے تھے؛ سو ہل علم کی اصطلاح قدیم میں ہل حدیث سے مراد حدیث کے ہل لوگ تھے، ہل ادب، ہل حدیث، ہل تفسیر سب اسی طرح کی اصطلاحیں ہیں۔ حافظ محمد بن ابراہیم اللوزیری (۲۷۵-۴۰ ہجری) لکھتے ہیں: "یہ بات معلوم ہے کہ ہل حدیث اس طبقے کا نام ہے جو اس فن کے درپے ہو اس کی طلب میں منہمک رہے۔ ایسے سب لوگ ہل حدیث ہیں؛ خواہ وہ کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں"۔ (لروض الباسم لابن اللوزیری: ۱۲۲/۸)

۲۔ ہل حدیث باصطلاح جدید: ہل حدیث سے مراد ترک تقلید کے نام سے ایک فقہی مسلک پیدا ہوا جو پہلے کچھ عرصے تک وہابی کہلاتا تھا۔ یہ جدید اصطلاح "بطور فرقہ" اسلام کی پہلی تیرہ صدیوں میں کہیں نہیں ملتی، اس کا آغاز چودھویں صدی ہجری سے ہوتا ہے؛ یا یوں سمجھ لیجئے کہ تیرہویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں اس کے لیئے کچھ حالات سازگار ہو گئے تھے، اس وقت یہ فرقہ وجود میں آیا۔

یہی وجہ ہے کہ محدثین کا نکر چار ہی قسم کی کتابوں میں ملتا ہے طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ اور طبقات حنابلہ۔ آج تک طبقات غیر مقلدین نامی کوئی کتاب محدثین نے نہیں لکھی۔

جنت کا فیصلہ کوئی خود نہیں کر سکتا .. یہ فیصلہ اللہ نے کرنا ہے روز قیامت .. ہر کوئی کوشش کر سکتا ہے .. قرآن و سنت پر عمل کرنے والا ہر کوئی خواہش اور امید رکھ سکتا ہے جنت کی ... اور اللہ سے دعا بھی کر تا ہے .. نماز میں تمام صالحین کے لیے ہم دعا کرتے ہیں ... کون صالحین میں ہے اللہ کو معلوم ہے ...

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَّصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

سوئے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) پس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی (3)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جس شخص نے یوں کہا: میں اللہ کے رب ہونے پر، سلام کے دین ہونے

پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔" (بوہادؤد ، 1/1353)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے نکار کیا (وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا) " صحابہ کرام رضوان اللہ لجمعین نے عرض کیا " یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس نے نکار کیا؟ " آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " جس نے میری طاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے نافرمانی کی اس نے نکار کیا۔" (بخاری ، 2797،

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " کیا تمہیں بتاؤں جنت میں جانے والے لوگ کون ہیں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا " کیوں نہیں " آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " ہر ناتواں ، لوگوں کے نزدیک کمزور (لیکن اللہ کے نزدیک برگزیدہ) اگر (کسی معاملے میں) اللہ کی قسم کھالے تو اللہ اسے سچا کر دے " . پھر فرمایا " کیا میں تمہیں جہنم میں جانے والے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا " کیوں نہیں " آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " ہر جھگڑالو، بداخلاق اور تکبر کرنے والا " (مسلم، 2853)

جنت میں لیجانے والے 20 اعمال، جہنم میں لیجانے والے 20 اعمال <<<<

تمام فرقوں کے مسلمان ایمان اور قرآن و سنت پر عمل کے دعوی دار ہیں اختلاف کا فیصلہ اور جنت کا فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے کسی انسان کا نہیں ..اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے .. اور نیت صرف اللہ کو معلوم ہے .. ہماری کوئی حیثیت نہیں ... اللہ کے کام کو اللہ پر چھوڑ دیں ...

إِنَّ لَّذِينَ فَرَّقُوا بَيْنَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا أَسْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ؕ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (سورة الأنعام ۱۰۹)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔"

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

"اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔" (ال عمران، 3: 103)

اللہ نے "ہل نجیل" کہا ... قرآن کو فرقان ، میزان ، حدیث کہا، مگر قرآن پر عمل کرنے والوں کو "ہل قرآن، ہل فرقان ، ہل میزان یا "ہل حدیث" نہیں فرمایا تو ہم کون ہوتے ہیں ایسے نام بنا کر قرآن سے نسبت کرنے والے؟

دین میں اپنی طرف سے نئی ایجادات کرنا جو کہ قرآن کے برخلاف ہو ، سنت سے بھی ثابت نہ ہو.. .. اللہ کے عطا کردہ نام کے مقابل اپنی طرف سے نام ایجاد کرنا ... جس کی قرآن و سنت سے سند نہ ہو قرآن میں لفظ "ہل" اور "حدیث" ہے .. مگر "ہل حدیث" نہیں .. اب عربی کے دو لفاظ کو جوڑ کر یہ کہیں کہ اس کی سند قرآن و سنت و حدیث سے ہے؟

اس طرح تو عربی کے لفاظ کو جوڑ کر اپنی طرف سے کچھ بھی بنا کر اس کو قرآن سے نسبت دینا کسی عالم کا کام نہیں ہو سکتا ..

”فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة“

مسلم - ۲

(اُٹیو) اللہ نے خاص طور پر مسلمان نام رکھا اس کے علاوہ کوئی نام مقبول نہیں .. آپ خواہ مخواہ ہل حدیث بیچ میں ڈال رہے ہیں تلیلیں دے کر .. ہم مسلمان ہیں بس .

ہل حدیث ۱

(اُٹیو) آپ آزاد ہیں ہم کوئی زبردستی نہیں کر رہے جو مرضی کریں .

مسلم - ۲

(اُٹیو) آپ کا مسلہ مسلک کا ہے آپ چمٹ جاتے ہیں کوئی حنفی مسلک سے چمٹا ہے آپ لوگ مسلک سے بھر نہیں نکل سکتے معزرت

مسلم

جب قرآن نے نام مسلمان رکھ دیا تو اور کیا بحث ہے

ہل حدیث ۲

جو شخص بھی اللہ رسی (وحی : قرآن اور صحیح حدیث : سورہ لنجم آیت 3-4) اور سبیل مومنین (سورہ النساء آیت) کو سے علیحدہ رخ اختیار کرے گا فرقہ بن جائے گا۔

((73 فرقوں کی زکر ایک خبر ہے, حکم نہیں کہ 73 فرقے بن جاؤ..))

اس بات سے رجوع کر لیجیے,

رسول لکرم ﷺ وحی کے ذریعہ نگاہ فرما رہے ہیں فرقے نہ بننا، اور فرقوں سے بچنے کا حل بھی بتا رہے ہیں، اس حدیث سے حکم کا لفظ کیسے کشید کیا جا سکتا ہے؟

مسلم :

قرآن کے وحی ہونے پر تو اجماع ہے، قرآن کو "احسن حدیث" کہا گیا اور اس کے علاوہ کسی اور حدیث کی نفی ظاہر ہے:

لَلَّهِ نَزَلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَسَابِهًا مَثَابِي تَفْتَعِرُ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ تِلْكَ هُدَىٰ لِلَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن هَادٍ (قرآن 39:23)

"اللہ نے بہترین حدیث (أَحْسَنَ الْحَدِيثِ) اس کتاب (قرآن) کی شکل میں نازل کیا ہے جس کی لیتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی گئی ہیں کہ ان سے خوف خدا رکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اس کے بعد ان کے جسم اور دل یاد خدا کے لئے نرم ہوجاتے ہیں یہی اللہ کی واقعی ہدایت ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور جس کو وہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے (قرآن 39:23)

1. تِلْكَ آيَاتِ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ (الجاثية:6:45)

"یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو بالکل سچی پڑھ کر سناتے ہیں پھر اللہ اور اس کی لیتوں کو چھوڑ کر کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے"، (الجاثية:6:45)

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (المرسلات 77:50)

2. "اب اس (قرآن) کے بعد اور کونسی حدیث (کلام) ایسا ہو سکتا ہے جس پر یہ ایمان لائیں؟" (المرسلات 77:50)

3. فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (الأعراف 7:185)

"پھر (قرآن) کے بعد کس حدیث پر یہ لوگ ایمان لائیں گے" (الأعراف 7:185)

مگر قرآن کے علاوہ "احادیث" جو کہ قوال و فرلمین رسول اللہ ﷺ ہیں، ان کے وحی ہونے پر اختلاف ہے .. سورہ نجم کی آیات نمبر ۲ اور ۳ کو لکر آیت نمبر ۴ کے ساتھ پڑھیں تو واضح ہو جاتا ہے ..

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہر بات، فرمان، قول، عمل اللہ کے حکم سے تھا، وحی سے تھا، وہ سورہ نجم کی آیت سے ظلیل دیتے ہیں:

وَمَا يَتَّبِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿۳﴾

“اور نہ خویش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں” (نجم 3:53)

گر یہ آیت (نجم 3:53) سیاق و ثبات میں دیکھیں:

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (قرآن 53:4)

ترجمہ: ” کہ تمہارے رفیق (محمد ﷺ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (2) اور نہ خویش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں (3) یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے (4) ان کو نہایت قوت والے (یعنی جبرائیل) نے سکھایا (نجم 53:5)

صاف ظاہر ہے کہ ان آیات کی نسبت قرآن سے ہے، نہ کہ آپ کے عام ﷺ اقوال اور بات چیت سے۔ تفسیر ابن کثیر میں لحادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیشہ کلمہ حق کہتے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی شان ہے۔ مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ کی ہر ایک بات، کلام وحی ہوتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”إِنَّمَا أَقْضَىٰ بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يَنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ“ (بو داؤد، حدیث نمبر: ۳۵۸۵)

جس امر کے بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوتی ہے تو میں اپنی رائے سے تمہارے درمیان فیصلہ کیا کرتا ہوں۔

آپ ﷺ کی حق گوئی امانت اور صداقت شک و شبہ سے بالا تھی جس کے ظہور رسالت سے قبل بھی کفار معترف تھے جب آپ کو ”صادق“ اور ”امین“ کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ ایک عظیم ترین انسان جو نبی بھی تھا اور جس کو علم و حکمت اللہ نے عطا فرمائی اور مزید قرآن وحی کی صورت میں نازل فرمایا، ان کے ذاتی تدبر اور عظمت کی تضعیف ان کی شان عظمت کے برخلاف ہے۔

عام مشاہدہ ہے کہ بہت لوگوں میں سے اگر ایک عقلمند انسان کو منتخب کر کہ تربیت اور ہدایت دے کر کسی خاص مشن پر بھیجا جاتا ہے تو اکثر مطلوبہ نتائج حاصل کرتا ہے۔ اس کو قدم قدم پر لفظ بلفظ کمپوٹر کی طرح لگر کمانڈ دیں تو وہ انسان نہیں ریبوٹ بن جاتا ہے۔

وحی تو بہت عظیم رہنمائی ہے، جس سے آج بھی اور قیامت تک انسان ہدایت حاصل کرتے رہیں گے۔ عملی طریقہ اور تفصیلات رسول اللہ ﷺ نے پیش کر دیں، جو سنت ﷺ

میں محفوظ اور تواتر سے نسل در نسل منتقل ہوتی آئیں جبکہ ابتدائی دور میں حدیث کی کتب موجودہ شکل میں مدون نہ تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّمَا أَقْضَى بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يَنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ" (ابوداؤد، حدیث نمبر: ۳۵۸۵)

جس امر کے بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوتی ہے تو میں اپنی رائے سے تمہارے درمیان فیصلہ کیا کرتا ہوں۔

رائے کے قابل شخص کو خود فیصلہ کرنے کا سلیقہ سکھانا:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ روزہ کی حالت میں میں خود پر قابو نہ پاسکا، اور اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا، پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ سے ایک بڑی غلطی ہوگئی ہے اور اپنا واقعہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: "أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضَّضْتَ بِمَاءٍ وَأَنْتَ صَائِمٌ قُلْتُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيْمٌ" (مسند احمد: ۵۲۸۔ حدیث نمبر: ۳۷۲)

تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر تم روزہ کی حالت میں پانی سے کلی کرو؟ تو میں نے عرض کیا کہ اس سے تو روزہ نہیں ٹوٹتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوسہ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی تمہید، منہ میں پانی ڈالنے کے عمل پر جماع کی تمہید بوسہ کو قیاس فرمایا۔ (شرح الزقانی علی الموطأ: ۲۲۱/۲)

خلفاء کے اقدامات بھی اس قرآن کے علاوہ احادیث کے وحی ہونے کے دعویٰ کی تصدیق نہیں کرتے:

۱. حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ) نے اپنی لکھی پانچ سو احادیث ختم کر دیں۔

۲. حضرت عمر (رضی اللہ) نے غور و فکر اور سوچ سمجھ کر احادیث لکھنے سے منع فرمایا، کہ پچھلی امتیں کلام اللہ کو چھوڑ کر تباہ ہوئیں۔

۳. اگر احادیث کی حثیت وحی کی تھی تو کیا خلفاء راشدین، قریب ترین صحابہ اس ہم بات سے بے خبر تھے اور لگلی صدیوں میں یہ راز آشکار ہوا؟

۴. خلفاء راشدین اور دو صدیوں تک کسی مسلمان حکمران نے (ما سوا عمر بن عبدالعزیز ر ح) نے احادیث کی کتابت کرنے کا اہتمام نہ کیا۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ نے بہت سوچ بچار کے بعد احادیث کی کتابت نہ کرنے کا فیصلہ کیا جس پر بعد کے حکمرانوں نے بھی من و عن عمل کیا۔ (تفصیل آخر تک میں)۔

حدیث کی بطور کلام و فرامین رسول اللہ ﷺ قرآن کے بعد اہم ترین حثیت بلکل عیاں ہے۔ امام بخاری (رح) ، امام مسلم (رح) اور دوسرے محدثین نے ذاتی کاوشوں سے اس عظیم

بکھرے خزانہ کو تیسری ہجری میں لکھا گیا جو ہمارے پاس "صحاح ستہ" اور دوسری کتب احادیث و سنن آج موجود ہے۔ اس پر اجماع ہے اس کی اہمیت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔

خلفاء راشدین جن کی ہدایت پر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو چلنے کا حکم دیا تھا، کیا صحابہ کرام کو علم نہ تھا کہ احادیث "وحی غیر منلو" ، یا وحی خفی" تھیں، وہ کیا احادیث کی اہمیت سے لاعلم تھے کہ کتابت حدیث کا اہتمام تب بھی نہ کیا جبکہ قرآن کی کتابت مکمل ہو چکی تھی؟

"وحی منلو" اور "وحی غیر منلو":

قرآن اور حدیث کی تمام کتب میں تلاش کیا مگر کہیں "وحی منلو" اور "وحی غیر منلو" نہ مل سکی۔ صرف ایک صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۰۱۹ میں اردو ترجمہ میں بریکٹ میں (وحی منلو) اضافی ہے ، عربی سکرپٹ اور انگریزی ترجمہ میں یہ لفاظ موجود نہیں، زبردستی اردو ترجمہ میں ڈالے گئے، ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اصطلاحات نہ قرآن نہ حدیث میں بلکہ بعد کی ایجاد ہے۔ [اپنے نظریات کو زبردستی ثابت کرنے کے لیے حدیث کے اردو ترجمہ میں تحریف کی کیا ضرورت ہے؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرقہ واریت میں علماء کس حد تک جا سکتے ہیں؟] - عام مسلمان عربی پڑھ سکتا ہے .. یہ حدیث پڑھیں اور خود فیصلہ کریں

حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا سفیان، عن عبد العزيز بن رفيع، قال: دخلت انا وشداد بن معقل على ابن عباس رضي الله عنهما، فقال له شداد بن معقل: ترك النبي صلى الله عليه وسلم من شيء، قال: "ما ترك إلا ما بين الدفتين"، قال: وخلصنا على محمد بن الحنفية فسالناه، فقال: "ما ترك إلا ما بين الدفتين".

"ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ، ان سے عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ میں اور شداد بن معقل بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے۔ شداد بن معقل نے ان سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قرآن کے سوا کوئی اور بھی قرآن چھوڑا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وحی منلو) جو کچھ بھی چھوڑی ہے وہ سب کی سب ان دو گتوں کے درمیان صحیفہ میں محفوظ ہے عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ ہم محمد بن حنیفہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور ان سے بھی پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی وحی منلو چھوڑی وہ سب دو دفتیوں کے درمیان (قرآن مجید کی شکل میں) محفوظ ہے۔"

Narrated `Abdul `Aziz bin Rufai': Shaddad bin Ma'qil and I entered upon Ibn `Abbas. Shaddad bin Ma'qil asked him, "Did the Prophet leave anything (besides the Qur'an)?" He replied. "He did not leave anything except what is Between the two bindings (of the Qur'an)." Then we visited Muhammad bin Al-Hanafiyya and asked him (the same question). He replied, "The Prophet did not leave except what is between the bindings (of the Qur'an).[USC-MSA web (English) Reference: Book 61 , Number 537]

Link : http://www.islamicurdubooks.com/Sahih-Bukhari/hadith.php?vhadith_id=5905&zoom_highlight=5019

مزید : وحی متلو (قرآن) اور غیر متلو (حدیث) - تحقیقی جائزہ

فرقہ واریت، 73 فرقوں ولی حدیث:

بنی اسرائیل میں سے لوگ بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور امت مسلمہ بہتر (73) فرقوں میں تقسیم ہو گی ان میں سے بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں، اور وہ بے جماعت۔ “کیا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا کہ کسی فرقے میں رہنا ضروری ہے؟

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئی تھی اور میری امت بہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، تمام فرقے جہنم میں جائیں گے سوئے ایک فرقے کے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ لجمعین نے عرض کیا : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر ہوگا۔“ [مشکوٰۃ شریف]

یہ حدیث جید محدثین نے قبول نہیں کی ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے بالخصوص حدیث کا آخری حصہ کہ ایک میں اور باقی جہنم میں جائیں گے، اس پر محدثین نے خاصا کلام کیا ہے۔ یہ حدیث دراصل دوسرے تیسرے درجے کی کتابوں میں آئی ہے، یہ حدیث دوسرے انداز سے اور بھی کئی مجموعوں میں آئی ہے لیکن سب کا حال یہی ہے۔ تاہم اس مضمون پر احادیث کی کثرت کی اور دوسرے طرق کی بناء پر یہ حسن کے درجے پر پہنچ جاتی ہے یعنی آپ اسے قابل قبول کہہ سکتے ہیں اور اس کے مضمون پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ بہت سے جید محدثین نے کیا ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشن گوئی تھی وہ محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی۔ حالانکہ اگر اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اختلاف مسالک اور فروع دین مختلف لرائے ہونے کے باوجود تمام مسلمان جو اللہ تعالیٰ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اچھی یا بری تقدیر

کے منجانب اللہ ہونے پر، اور موت کے بعد دوبارہ ٹھہنے پر ایمان رکھتے ہیں حضرت محمد صلعم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور صاحب استطاعت ہونے پر حج کرتے ہیں معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکرات سے روکتے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک یہ سب مومن ہیں بشرطیکہ وہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے ہوں۔ دوسرے الفاظ میں جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے۔ ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطاء کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فروعی اختلافات میں قلت فہم کی بنا پر مختلف مکاتب فکر پیدا ہو جاتے ہیں۔

فرقہ واریت، 73 فرقوں ولی حدیث [Continue reading...]

مسلم ۱

سوال صرف اہل حدیث کا نہیں ہے۔ ہر فرقہ کے پاس دلائل کا تبار ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے واحد مرد ہے تو مسلم۔۔۔ زیادہ مسلم مرد ہیں تو مسلمان، 3 یا زیادہ جمع میں مسلم مرد ہوں تو مسلمون یا مسلمین۔ اس کا اردو، ترجمہ ہم نے مسلمان کر لیا ہے۔

اور کچھ اور نام جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارے لیئے جو نام پسند فرمائے ہیں وہ یہ ہیں:

وہ ہے یٰٰایہا الذین امنوا یعنی اے ایمان والو۔ واحد کے لیئے "مؤمن" جمع کے لیئے مؤمنون یا مؤمنین۔

پھر ہماری صفتیں ہیں اور صفاتی نام بھی ہیں۔

ریائی، ربیبون یا ربیبین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون اور بھی صفاتی نام تو ہیں۔

اللہ کا ذاتی نام ہے اور صفاتی نام بہت ہیں۔ ہمیں پہلے بھی اور اس امت کا نام اللہ نے بنا دیا۔۔۔ مسلمانوں کے صفاتی ناموں کا مسئلہ نہیں۔

یہی عرض کی کہ حکم نہیں دیا۔۔۔ دوبارہ ملاحظہ فرمائیں

وَ جَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۗ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۗ مَلَّةً لَّيْكُمْ
إِذْ رَاهِبُوا ۗ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ ۗ مِنْ قَبْلُ وَ فِي هَذَا لِيُكُونَ لِلرَّسُولِ سَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوا شُهَدَاءَ

عَلَى النَّاسِ أَفَاقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ آتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰكُمْ اَفَنَعَمَ لِمَوْلٰى وَ نَعَمَ
لِلنَّصِيْرِ (22:78 حج)

اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ اُس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چُن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابرہیم کی ملت پر۔ اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام ”مسلم“ رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے)۔ تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ۔ پس نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ۔ وہ ہے تمہارا مولیٰ، بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ اور بہت ہی اچھا ہے وہ مددگار۔

”تمہارا“ کا خطاب مخصوص طور پر سرف اُہی اہل ایمان کی طرح نہیں ہے جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے، یا اس کے بعد اہل ایمان کی صف میں داخل ہوئے، بلکہ اس کے مخاطب تمام وہ لوگ ہیں جو آغاز تاریخ انسانی سے توحید، آخرت، رسالت اور کتب الہی کے ماننے والے رہے ہیں۔ مدعا یہ ہے کہ اس ملت حق کے ماننے والے پہلے بھی ”نوحی“، ”ابراہیمی“، ”موسوی“، ”مسیحی“ وغیرہ نہیں کہلاتے تھے بلکہ ان کا نام ”مسلم“ (اللہ کا تابع فرمان) تھا، اور آج بھی وہ ”محمدی“ نہیں بلکہ ”مسلم“ ہیں۔ اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگوں کے لیے یہ سوال معما بن گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرووں کا نام قرآن سے پہلے کس کتاب میں مسلم رکھا گیا تھا۔ (تفہیم القرآن)

اہل حدیث ۲

فرقے بنانے کا حکم آپ ﷺ دے سکتے تھے؟؟

مسلم

بلکل نہیں۔۔ متفق ہوں آپ سے۔۔ میں نے بھی یہ لکھا کہ خبر دی 73 فرقوں کی۔۔ حکم نہیں دیا۔۔ کچھ لوگ غلط جواز بنانے کی کوشش کرتے ہیں فروقہ بازی کے حق میں جو درست نہیں۔۔

مسلم

میں اصل بات کہ نہ سکا یا آپ سمجھ نہیں رہے۔۔ اہل حدیث۔۔ قرآن و سنت حدیث تو ایمان ہے۔۔ بات نام کی ہے جب اللہ نے پہلے بھی یہ نام رکھا اور امت محمدی ص کو یہ نام دیا تو اس کو بدلنے کا ہمیں اختیار نہیں۔۔ اللہ نے مومن بھی کہا اور کئی صفاتی نام استعمال کیجیے مگر نام ہمارا مسلمین (جمع) ہے۔۔ اور ایسا ہوتا ہے۔۔ لگر آپ کسی غیر مسلم سے ملتے ہیں وہ آپ کس مزہب پوجھتا ہے تو ہم کہتے ہیں مسلمان۔۔

مسلم

هُوَ سَمَّكُمْ الْمُسْلِمِينَ ۖ مِنْ قَبْلِ وَ فِي بَدَا ﴿٧٨﴾

لسی اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم ہے۔

سورة البقرة 132

وَ وَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبَ بِبَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ صَاطَفَى لَكُمْ لِيَيْنَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٣٢﴾

اور لسی دین کی وصیت کی ابرہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ ہی حکم فرمایا:

3 : سورة آل عمران 102

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقْوَاهِ وَ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اہل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی۔

3 : سورة آل عمران 64

قُلْ يَا بَنِي آدَمَ لِكِنَّا تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ إِلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٦٤﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! لسی تصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لئے حکم دیا گیا نہ کہ سنی یا شیعہ یا بریلوی یا دیوبندی یا اہل حدیث یا اہل قرآن کا حکم ہوا۔

: سورة الأنعام 163

لَا شَرِيكَ لَهٗ ۚ وَبِذَلِكَ لُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں۔

39 : سورة الزمر 12

وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٢٠٢﴾

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرمان بردار) بن جاؤں۔

مسلم لفظ کی معنی ہے: "فرمانبردار"

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں پورا پورا داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کسی بھی فرقہ میں نہ ہی کسی فرقہ واریت والے نام والے کسی بھی مسلک میں۔

سورة البقرة 208

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخَذُوا فِي السَّلَامِ كَافَّةً ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٠٨﴾

اے ایمان والو! سلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْتُ قَالَ أَسْلَمْتَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٠١﴾

اس کا حال یہ تھا کہ جب اس کے رب نے اس سے کہا: "مسلم ہو جا"، تو اس نے فوراً کہا: "میں اللہ رب العالمین کا "مسلم" ہو گیا"

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٢٠٢﴾

اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم ٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرماتے والا ہے۔

.....

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا لِقُرْآنٍ مَّهْجُورًا ﴿سورة الفرقان 25:30﴾

اور (روز قیامت) رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار! بے شک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا ﴿سورة الفرقان 25:30﴾

وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

”اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔“
 آل عمران، 3: 103)

ہل حدیث

ایک مسلم (صحابہؓ سے بنتمیزی کرتا ہے، مردوں سے مانگتا ہے، وغیرہ) دوسرے مسلم (صرف وحی: قرآن اور صحیح حدیث پر عمل کرتا ہے) سے بیٹے یا بیٹی کا رشتہ مانگنے آیا ہے۔۔۔ کیا جواب دیں؟؟؟

مسلم ۲

جواب ہم مسلمان ہیں

مسلم

جو اللہ نے قرآن میں فرمایا۔۔ حکم دے دیا۔۔ تفصیلات یا سوال جواب جو کرتا ہے تو اس کو معلوم ہو جائیے گا۔۔ ملے جلے گا تو نماز میں دیکھ لے گا۔۔ رفع یدین یا لمین بلند یا آہستہ کہنے کو فروقہ بازی کا جواز نہیں۔ دونوں لگے مطمئن ہیں کہ قرآن و سنت سے ان کا عمل درست ہے تو پھر اللہ فیصلہ کرے گا جیسا کہ اللہ خود فرماتا ہے۔۔ ہم نے مسلمان کہلاتا ہے اللہ کا دیا نام کیا خوب ہے۔

بحر حال مقصد علمی ہے زاتی بحث نہی۔۔ بہت شکریہ آپ کی دلچسپی کا۔۔ اللہ ہم پر رحم فرمائیے اور ہماری رہنمائی فرمائیے۔۔

ہل حدیث

عجب ہی استدلال ہے جو خالصتا صفت ہے مسلم وہ نام ہے اور جو خالص نام ہے وہ صفت بن رہی باقی یہ حساسیت آج سے پہلے صرف جماعت المسلمین میں تھی۔۔۔ آج کے بعد خود کو صرف مسلم کہنا امت محمدیہ کہاں سے لگیا؟ اور یہ اعتراض کیسا کہ حنفی بھی نام مانو حنفی نسبت امتی کی طرف ہے یا نبی کی طرف اتنی عام فہم بات ہے جو نسبت اللہ لے سکے رسول کی طرف ہو وہ مسلم کے منافی نہیں ہے اور نا اس میں حصر پایا جاتا ہے۔۔۔ یہ بات خود بخود معاشرہ آپکو بتا دے گا آپ کون ہیں خالی مسلم کہ لیں وہ ہر فرقہ والا ہی مسلم ہوتا ہل سنت کا کوئی فرقہ مسلم کے حکم سے باہر نہیں ہے۔۔ اور نبی کریم نے مسلمانوں ہی کے تہتر فرقوں کی اطلاع دی ہے غیر مسلم کی نہیں اور ان میں سے صرف ایک ہی جنتی ہے باقی سب اپنے عملوں کوتاہیوں کے بعد اللہ کی مرضی

ہوگی تو نجات پائیں گے بشرط شرک سے پاک ہوئے یہ ساری باتیں قرآن حدیث سے ثابت ہیں۔۔۔ اس لیے اپنا انتساب ان تہتر میں سے ایک کی طرف لامحالہ کرنا ہی ہے۔۔۔ یہ بھی آج زندگی میں پہلی دفعہ سنا مفتیان کرام سے کہ اہل سنت کا مطلب مسلم سے متضاد ہے یا اہل حدیث کا لفظ مسلم سے متضاد ہے۔۔۔ یہ ہمارے فہم کا تضاد ہے۔۔۔ ہم تو خالص فرقہ بریلوی جس کی نسبت ایک شہر سے ہے اس کو بھی مسلم سے خارج نہیں سمجھتے لیکن آج تکشاف ہوا کہ جو خود کو مسلمانوں کے تہتر فرقوں میں سے کسی بھی فرقہ سے منسوب کرے وہ مسلم ہی نہیں رہتا۔۔۔ نواقض اسلام میں نیا اضافہ۔۔۔۔۔ امام ابو حنیفہ کے دور میں ہی مسلمان دو بڑے گروہوں میں تقسیم ہو چکے تھے اہل لرئے اور اہل حدیث اصلاً یہ نام بھی صفاتی ہیں لیکن غور و فکر کی ضرورت ہے۔۔۔ اہل سنت بھی صفاتی نام ہے۔۔۔ اور یہ نام براہ راست قرآن سے ماخوذ ہیں۔۔۔ واللہ اعلم وما علینا الا البلاغ۔۔۔ آپ خود کو مسلم کہیں ہمیں سرے سے کوئی اعتراض نہیں لیکن مسلم کی صفت یہ ہے جہاں قال اللہ قال الرسول آجائے وہی مانتی آپ اسکو مسلم کہ لیں کوئی مسئلہ معاشرہ خود آپ کو بتا دے گا آپ کو ن ہیں۔

صرف امت محمدیہ مسلمان نہیں حضرت ابراہیم اور مابعد تمام انبیاء ک پیروکار احکام الہی پر سر تسلیم خم کرنے والے مسلمان ہوتے ہیں تمام احباب قرآن کے دو اوراق کا ترجمہ زندگی کا حصہ بنا لیں۔

وما کان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولكن کان حنیفا مسلما

باقی مجھے اپنے صفاتی نام اہل حدیث پر فخر ہے اور اللہ مسلک محدثین مسلک صحابہ جو صرف اور صرف قرآن و حدیث پر ایمان تھا لسی پر ثابت قدم رکھ اور لسی پر موت دے اور لسی پر حشر میں اٹھائے جس میں کسی امتی کی قال و قیل شامل نا ہو

مسلم :

بچپن سے سنا ہے کہ بہترین دعائیں پیغمبروں کی مقبول ہوئیں قرآن میں اور حضرت محمد ﷺ کی مسنون دعائیں احادیث میں موجود ہیں۔ یہ مکمل comprehensive ہوتی ہیں اور اللہ اور رسول ﷺ کا بتلایا ہوا طریقہ ہی بہترین ہے۔ یہ موت کے وقت کی دعا جو آپ نے درج فرمائی کس قرآنی آیات اور حدیث مبارکہ سے ثابت ہے؟

گستاخی کی معزرت میرا خیال ہے کہ یہ سہوا آپ نے اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے کہ دی ... آپ کو مسنون اور قرآنی دعائیں ہم گنہگاروں سے زیادہ معلوم ہیں .. غور کی بات ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟

یہ نام کا اثر ہے جب ہم اللہ رسول ﷺ کی باتیں، احکامات پر اپنے انسانی تخلیق شدہ نظریات کو لاشعوری طور پر سمجھتے ہیں کہ وہ بہتر طریقہ ہے اللہ رسول ﷺ کے راستہ پر چلنے کا تو اس طرح کے واقعات پیش آسکتے ہیں۔

جب اللہ نے قرآن میں نام "مسلمین" رکھ دیا .. اور بار بار تاکید کی کہ موت بھی اسلام پر ہو ، مسلمان مریں ... قبر میں بھی سوال ہوگا دین پر تو جواب میں "مسلمان" کہنا ہے .. تو..

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو (102) سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو (3:103)

تَوَفَّيْ مُسْلِمًا وَّالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ (قرآن 12:101)

میرا خاتمہ اسلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا" (12:101)

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿٢٦﴾ (٧:٧)

".. اے ہمارے رب! ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکال" (7:126)

وَ وَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمَ بَنِيَّهٖ وَيَعْقُوبَ ۗ يُبَيِّنُ لَنَا اللّٰهُ لَصَطْفَىٰ لَكُمْ لَابِيْنَ فَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿سورة البقرة 132﴾

"اور لسی دین کی وصیت کی لبرایم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان۔" ﴿سورة البقرة 132﴾

قبر - سوالات اور مسلمان کے جوابات

"... پھر دو فرشتے اس کے پاس آئے ہیں اور اپنے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں: تمہارا رب کون ہے؟ ----- تو جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے،

پھر کہتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ جواب دیتا ہے، میرا دین اسلام ہے،

پھر اس سے پوچھتے ہیں: یہ شخص جو تمہارے مابین مبعوث کیا گیا کون ہے؟ ----- کہتا ہے: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں،

پھر کہتے ہیں: تمہارا علم کیا ہے؟ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی، پھر آسمان سے ایک آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت میں فرش بچھا دو، اور جنت کا دروازہ کھول دو،...."

[ابو داؤد (4753) مسند احمد (18063) اور یہ لفاظ مسند احمد کے ہیں۔ علامہ لبانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الجامع (1676) میں صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح مسلم 2871، ابن ماجہ 4269]

مسنون دعائیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص یقین کی حالت میں شام کے وقت یہ دعا پڑھے اور لسی رات وفات پاجائے تو وہ جنت میں جائے گا، لسی طرح جو شخص لسی

یقین کے ساتھ صبح کے وقت پڑھ لے اور شام تک وفات پا جائے تو وہ بھی جنت میں جائے گا"

"اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ"

"اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، اپنے کئے کے شر سے تیری پناہ میں کتابوں میں اپنے اوپر تیرے نعام کا قرار کرتا ہوں، اور میں تجھ سے اپنے گناہ کا قرار کرتا ہوں تو مجھے معاف کر دے، سلسلے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہ معاف نہیں کر سکتا" (بخاری کتاب الدعوات "باب ماذا يقول إذا أصبح")

یہ دعا بھی ثابت ہے:

"اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَسْأَلُكَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهِ وَأَنْ أَقْتَرَفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أُجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ ."

"اے اللہ! غیب اور حاضر کے جاننے والے! آسمانوں اور زمین کو بے مثال پیدا کرنے والے! اے ہر چیز کے رب اور مالک! میں گویا نیتا ہوں کہ (سچا) معبود تو ہی ہے میں تیری پناہ میں آتا ہوں، اپنے نفس کے شر سے، اور شیطان کے شر سے، اور اس کے پھندے سے، اور اس بات سے کہ اپنے ہی خلاف ہی کسی بُرے کام کا ارتکاب کروں یا سے کھینچ لاؤں کسی مسلمان کی طرف"

الكلم لطيب تحقيق الألباني برقم 220 صحيح (صحيح لترمذي 142/3)

یہ دعا بھی ثابت ہے:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، لِلَّهِمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ لِعَفْوِ وَعَافِيَةِ فِي بَيْنِي وَبَيْنَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، لِلَّهِمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، لِلَّهِمَّ لِحَفْظِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُعْتَلَّ مِنْ تَحْتِي" ."

"اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں اپنے دین اور اپنی دنیا اور اپنے لہل اور اپنے مال میں، اے اللہ! میری پردہ والی باتوں پر پردہ ڈال دے اور میرے خوف و ہراس کو (امن میں) بدل دے، اے اللہ! تو میری حفاظت فرما میرے سامنے سے اور میرے پیچھے سے، اور میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے، اور اوپر سے، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ ناگہاں اپنے نیچے سے لچک لیا جاؤں" (بوداؤد، ابن ماجہ)

یہ دعا بھی ثابت ہے:

"اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ"

"اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی، اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی، اور تیرے نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں، اور تیرے نام کے ساتھ ہم مرتے ہیں، اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے"

اور شام کے وقت یہ دعا کہے: "اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ".

"اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی، اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی، اور تیرے نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں، اور تیرے نام کے ساتھ ہم مرتے ہیں، اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے" صحیح (صحیح لترمذی 142/3)

یہ دعا بھی ثابت ہے:

"أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ اللَّهُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ"

"ہم نے شام کی اور اللہ کی بادشاہی نے شام کی، اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ لکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، لسی کی بادشاہی ہے، اور لسی کے لئے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے میرے رب! اس رات میں جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہے میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں، اور اس رات کے شرسے اور اس کے بعد والی رات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے رب میں سستی اور بڑھاپے کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے رب! میں آگ میں عذاب نئیے جانے سے، اور قبر میں عذاب نئیے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں"

اور جب صبح ہوتی تو یہی لفاظ کہتے اور شروع میں کہتے: "أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ اللَّهُ...". "یعنی ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی" (رواہ مسلم 2089/4)

ہل حدیث

(اٹھو) مسلمان پر کوئی بحث نہیں .. مگر جب تک ہل حدیث نہ بنیں گے کا م نہیں بنے گا .. اگر کوئی کہے مسلمان ہوں تو لمبی تفصیل تعاریف کرن پڑتا ہے .. اب کاروں کے کئی ماٹل ہیں .. اب سلام میں کی گروہ ہیں نام ضروری ہے .. لیکن لازم نہیں کہ ہل حدیث کہلائیں مگر عمل کرکہ ہل حدیث بننا ضروری ہے ..

فرقہ واریت | اختلاف کا حل :

1. "بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے پھر ان کو ان کا کیا ہوا جتلا دیا جائے گا" (الانعام : 159)

2. "آپ کہیے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے۔ آپ دیکھیے تو سہی کہ ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں شاید وہ سمجھ جائیں" (الانعام : 65)

3. "ہر گروہ لسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے" (لروم : 32)

4. "بلکہ ان کے پاس حق آگیا اور ان میں سے لکڑی کو ناپسند کرتے ہیں" (المؤمنون : 70)

5. "اور اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں جو زمین میں لکڑیت میں ہیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بھکا دیں گے وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں" (الانعام : 116)

6. "ان میں لکڑی لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے، مشرک ہیں" (الیوسف : 106)

7. "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا گو کہ ان کے باپ دادا بے عقل اور گمراہ ہوں" (البقرہ : 170)

8. "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے بڑوں کو پایا، کیا اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں" (المائدہ : 104)

9. "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی تاری ہوئی وحی کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادا کو پایا ہے لسی کی تابعداری کریں گے اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو" (لقمان : 21)

10. "اس دن ان کے چہرے آگ میں لٹ پلٹ کئے جائیں گے کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہم کو راہ راست سے بھٹکا دیا۔ پرورنگار تو نہیں لگنا عذاب اور ان پر بہت بڑی لعنت فرما" (الاحزاب : 66 - 68)

11. نبی اکرم (ﷺ) تحجد کی نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے "اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور سرفیل کے رب، زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والے، غائب اور حاضر کے جاننے

والے , جن باتوں میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ تو ہی کرے گا۔ ان اختلاف کی باتوں میں تو مجھے اپنی توفیق سے حق کی راہ نکھلا کیونکہ سیدھے راستے کی طرف تو ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہے" (صحیح مسلم)

12. "اور لیمان لاؤ اس چیز پر جو محمد (ﷺ) پر نازل کی گئی ہے , وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے" (محمد : 2)

13. "اللہ نے آپ (ﷺ) پر کتاب اور حکمت (صحیح احادیث, دین کی عملی شکل) نازل کی ہے" (النساء : 113)

14. "یہ کتاب شک سے پاک ہے" (البقرہ : 2)

15. "یہ کتاب اللہ رب العالمین کی طرف سے نازل کی گئی ہے جس میں کوئی شک نہیں" (لسجدہ : 2)

16. "یہ (رسول ﷺ) اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے , جو کچھ کہتے ہیں (دین میں) وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے" (النجم : 3 - 4)

16:مسلم

قرآن کے وحی ہونے پر مکمل اجماع ہے لیکن "احادیث" جو کہ قوال و فرامین رسول اللہ ﷺ ہیں , ان کے وحی ہونے پر اختلاف ہے .. سورہ نجم کی آیات نمبر ۲ اور ۳ کو لگ کر آیت نمبر ۴ کے ساتھ پڑھیں تو واضح ہو جاتا ہے ..

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿۳﴾

“اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں” (نجم 3:53)

لَٰكِن يَنْطِقُ عَنِ الْوَحْيِ ﴿۴﴾ (نجم 3:53) سیاق و ثبات میں دیکھیں:

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (قرآن 53:4)

ترجمہ : ” کہ تمہارے رفیق (محمدﷺ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (2) اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں (3) یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے (4) ان کو نہایت قوت والے (یعنی جبرائیل) نے سکھایا(نجم 53:5)

صاف ظاہر ہے کہ ان آیات کی نسبت قرآن سے ہے , نہ کہ آپ کے عام ﷺ قوال اور بات چیت سے۔ تفسیر ابن کثیر میں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیشہ کلمہ حق کہتے تھے جو رسول اللہ ﷺ کی شان ہے۔ مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ کی ہر ایک بات، کلام وحی ہوتا تھا۔(واللہ اعلم)
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّمَا أَقْضَىٰ بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنَزَّلْ عَلَيَّ فِيهِ" (بو داؤد، حدیث نمبر: ۳۵۸۵)

جس لمرکے بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوتی ہے تو میں اپنی رائے سے تمہارے درمیان فیصلہ کیا کرتا ہوں۔

17. اللہ ﷻ نے رسول اللہ (ﷺ) کی بیویوں کو خطاب فرمایا : " اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیات اور حکمت (صحیح احادیث کی باتیں) " (الاحزاب : 34)

18. "حق کے بعد جو کچھ بھی ہے وہ گمراہی ہے" (یونس : 32)

19. "اے ایمان والو! اللہ کی طاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی طاعت کرو اور (نافرمانی کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو" (محمد : 33)

20. "اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طاعت کرو مگر تم مومن ہو" (نفال : 1)

21. "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا کہنا مانو اور سنتے جانتے اس (کا) کہنا ماننے سے روگردانی مت کرو" (نفال : 20)

22. "اور اللہ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمائبرداری کرتے رہو , آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا کھڑ حائے گی" (نفال : 46)

23. "اے ایمان والو! اللہ کی طاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی طاعت کرو , اور تم میں افتدار والے ہیں ان کی , پھر لگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو لسے لوٹاؤ , اللہ تعالیٰ (قرآن مجید) کی طرف اور رسول (دین کے متعلق صحیح احادیث) کی طرف , لگر تمہیں اللہ تعالیٰ اور قیامت ک دن پر ایمان ہے, یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت لچھا ہے" (النساء : 59)

24. "اللہ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی طاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے" (آل عمران : 132)

25. "اور جو اللہ اور اس کے رسول کی طاعت کرتا ہے , اللہ لسے اپنی جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں" (النساء 13)

26. "کہ دیجیے کہ اللہ کی طاعت کرو اور اس کے رسول کی طاعت کرو لگر تم اس (طاعت) سے منہ موڑو تو اللہ لسے کافروں سے محبت نہیں رکھتا" (آل عمران : 32)

27. "اور جس نے رسول (ﷺ) کی طاعت کی تو درحقیقت اس نے اللہ کی طاعت کی" (النساء : 80)

28. "اے نبی (ﷺ) اس چیز کو پکڑ لیں جو آپ (ﷺ) کی طرف وحی کی جاتی ہے بے شک آپ (صراط مستقیم) سیدھے رستے پر ہیں , یہ نصیحت آپ کے لیے ہے آپ کی قوم کے لیے بھی ہے" (الزخرف : 43 - 44)

29. "ایمان والوں کی یہ شان ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اُوَ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف (کہ تمہارے اختلافات کا) فیصلہ کریں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور اطاعت کی (مان لینا) پس یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں" (النور : 51)

30. "جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اُوَ اس چیز (قرآن مجید) کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور رسول (حکمت : دین میں صحیح حادث) کی طرف تو آپ دیکھ لیں گے کہ یہ منافق آپ سے منہ پھیر کر رکے جاتے ہیں" (النساء : 61)

31. "اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آئے کی امید نہیں ہے یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا دوسرا قرآن لایے یا اس میں کچھ ترمیم کر دیئے۔ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کروں، بس میں تو اس کی طباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعے پہنچا ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب کا تیشہ رکھتا ہوں" (یونس : 15 - 16)

32. "اور اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا" (الکھف : 26)

33. "یہ لوگ آپ (ﷺ) کو اس وحی سے جو ہم نے آپ (ﷺ) پر تاری ہے، بہکانا چاہتے ہیں کہ آپ (ﷺ) اس کے سوا کچھ اور ہی ہمارے نام سے گھڑ گھڑا لیں، تب تو آپ (ﷺ) کو یہ لوگ اپنا ولی دوست بنا لیتے، اگر ہم آپ (ﷺ) کو ثابت قدم نہ رکھتے تو بہت ممکن تھا کہ ان کی طرف قدرے مائل ہو ہی جاتے، تو ہم بھی آپ (ﷺ) کو دوبرا عذاب دنیا کا کرتے اور دوبرا ہی موت کا، پھر آپ (ﷺ) تو اپنے لیے ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار نہ پاتے" (بنی اسرائیل : 73 - 75)

34. "بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے" (آل عمران : 19)

35. "آج (وہ خاص دن ہے) ہم نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا" (المائدہ : 3)

.....
34,35. مسلم :

اللہ نے " دین اسلام " کو پسند کیا تو اس پر ایمان والوں کو مسلم (جماعت کو مسلمین ، مسلمون) کا نام بھی دیا، ان آیات قرآن جو بار بار یہاں دہرائی جا رہی ہیں، ان کو کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے؟ جبکہ ٹپک بھی یہی ہے صرف اس لیے کہ وہ فرقہ واریت کی جڑ کو کاٹ بیٹی ہیں:

قرآن میں "مسلمان" نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے:

1. لَا شَرِيكَ لَهٗ وَ بَلَّغْ لِمَرْثٍ وَ لَمَّا أَوْلُ الْمُسْلِمِينَ (سورة الأنعام 163:6)

"اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو کسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب مانندے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں۔" (سورۃ الأنعام 6:163)

2. وَ أَمَرْتُ لِأَنَّ لَكُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (لزمر 12)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرمان بردار) بن جاؤں۔" (لزمر 12)

3. وَ أَمَرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿10:72﴾ یونس ﴿

اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں (10:72)

4. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿سورة آل عمران 102﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر

مسلمان۔" (سورۃ آل عمران 102)

5. إِنَّمَا أَمَرْتُ أَنْ أُعْبِدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ؕ وَأَمَرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ؕ فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ؕ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا أَنَا مِنَ

الْمُذْرِبِينَ ﴿٩٢:٢٧﴾ النمل ﴿

"مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اسے حرم

بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں

(91) اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں" اب جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے

لیے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کر

دینے والا ہوں (النمل 27:92)

6. وَ وَصَّيْنَا بِهَا لِبَرِّهِمْ بَنِيَّهِ وَ يَعْقُوبُ بَنِيَّيَّ إِنَّ اللَّهَ لَصَاطِفَىٰ لَكُمْ لِلَّذِينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ

مُسْلِمُونَ ﴿سورة البقرة 132﴾

"اور اسی دین کی وصیت کی لبرہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک

اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان۔" (سورۃ البقرة 132)

7. اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اہل کتاب کو اس بات پر متفق

ہونے کی دعوت دی۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ إِلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا

بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿سورة آل عمران 64﴾

"آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی تصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں

برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو

شریک بنائیں نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں پس اگر

وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔" (سورۃ آل عمران 64)

8. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لئے حکم دیا گیا مگر اللہ کے

حکم اور ان کی سنت کو چھوڑ کر ہم نے فرقے بنا لیے۔

تَوَفَّيْنَا مُسْلِمًا وَ أَحَقْبَنِي بِالصَّالِحِينَ (12:101)

میرا خاتمہ سلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا" (12:101)

اللہ تعالیٰ نے دین سلام کو قبول کرنے والے افراد کو "مُسْلِمِينَ" کا نام عطا فرمایا۔

عربی زبان میں واحد مرد ہے تو "مسلم" دو "مسلم" مرد ہوں تو "مسلمان"، تین یا زیادہ

جمع میں "مسلم" مرد ہوں تو "ملمسون" یا "مسلمین"، اس کا اردو، ترجمہ "مسلمان" ہے۔

اس کے علاوہ اور نام جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسلمانوں لیئے جو نام پسند فرمائے ہیں ان میں "الیہا الذین امنوا" یعنی اے ایمان والو۔ واحد کے لیئے "مؤمن" جمع کے لیئے مؤمنون یا مؤمنین اور صفائی لقب۔ موجودہ مشہور مسلمان گروہوں اور فرقوں کے نام جو بزرگ فقیہ و امام، شہر، یا کتاب سے منسوب ہیں قرآن و سنت سے ثابت نہیں، بلکہ قرآن کی روح کے خلاف ہیں۔

عربی لغت میں مسلمان کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ: "المسلم هو مظهر للطاعة". مسلمان وہ ہے جو سر پاپا طاعت ہے۔ (ابن منظور لسان العرب، مادہ مسلم ج 12، ص 293) یعنی جس کا وجود طاعت الہی اور طاعت رسول سے عبارت ہے۔ اس کے وجود میں اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کا رنگ نظر آتا ہے۔

هُوَ سَمُّكُمْ الْمُسْلِمِينَ ۗ مِنْ قَبْلِ وَفِي بَدَا (سورة الحج 78:22)
 مفہوم: "سی اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم ہے۔"

"المسلم هو لتام الاسلام". "مسلمان وہ ہے جس نے خود کو سلام میں ڈھال لیا ہے۔" (لسان العرب). یعنی جس کا وجود چلتا پھرتا سلام ہے۔ سلام کی تعلیمات کا عملی اظہار وجود مسلم سے ہوتا ہے۔

هو مومن بها. "مسلمان وہ ہے جو تعلیمات سلام پر ایمان رکھتا ہے۔" (لسان العرب). یعنی اس کو یقین حاصل ہے کہ سلام کا ہر عمل اور ہر امر و نہی اس کے نفع کے لئے ہے۔
 "المسلم هو المستسلم لامر الله". "مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے جھک جائے۔"
 (لسان العرب) یعنی مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کو اپنا قول و فعل اور اخلاق و کردار بنائے۔ جو اپنے نفس لمارہ کی خویش سے ٹھننے والے حکم کو ترک کرے اور اس کے بجائے اللہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کر دے۔

"المسلم هو المخلص لله للعبادة". "مسلمان وہ ہے جو عبادت کو اللہ ہی کے لئے خالص کر لے۔" (لسان العرب)

یعنی مسلمان وہ ہے جو لیاک نعبد کا پیکر بن جائے، جو صرف اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرے۔ اس کے وجود سے عبادت غیر کی ہر صورت کا خاتمہ ہو جائے۔ عبادت میں اس بندے کا لخالص بڑھتے بڑھتے اس کو ایسا کر دے کہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔

مسلمان کا مطلب ہے دین اسلام کا پیروکار ہونا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک صرف وہی شخص مسلمان ہے جس کا وجود دوسروں کے لئے منبع لمن و عافیت اور سر چشمہ لمن و سکون ہو۔

مسلمانوں نے اللہ کے عطا کردہ نام کو چھوڑ کر شیعہ، بریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی، اہل حدیث، سلفی، وہابی وغیرہ سے موسوم ہو کر ایک دوسرے سے جھگڑنے کا فتنہ کھڑا کر لیا ہے۔

36. "کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں" (الشوری: 21)

37. "بس ایمان والے تو ایسے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا نکر لیا ہے تو ان کے دل ٹر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں" (الانفال : 2)

38. رسول لکرم (ﷺ) نے اپنے صحابہؓ کو امت میں آنے والے 73 فرقوں کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا کہ سب جہنم میں جائے والے سوئے لیک کے ، صحابہؓ نے (ناجیم) نجات پانے والوں کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا "ما لنا علیہ و اصحابی" جس چیز پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں" (ترمذی : 2641)

مسلم :

38. رسول لکرم (ﷺ) اور صحابہ نے اپنا نام موجودہ فرقوں پر نہیں رکھا تھا ، وہ قرآن پر مکمل عمل کا نمونہ تھے۔ مگر جو مسلمان اللہ کے حکم کے برخلاف فرقہ وارانہ ناموں کو اپنا کر ، اپنے آپ کو رسول لکرم (ﷺ) اور صحابہ کے رستے پر چلنے کے دعویدار بھی ہیں ، غور فرمائیں:

"اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" (المُسْلِمِينَ) رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے)۔ تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ۔ (22:78 لہج)

قرآن میں "مسلمان" نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے:

1. لَا شَرِيكَ لَهٗٓ وَ يٰۤاٰمِرٓتَکَ لَمُرَّتْ وَ لَمَّا اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ (سورة الأنعام 6:163)

"اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو لسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں۔" (سورة الأنعام 6:163)

2. وَ اَمُرَّتْ لِاَنْ کُوْنُوْا اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ (لزمر 12)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرمان بردار) بن جاؤں۔" (لزمر 12)

3. وَ اَمُرَّتْ اَنْ کُوْنَنَّ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (یونس 10:72)

اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں (10:72)

4. يٰۤاٰیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِقُوا اللّٰهَ حَقَّ قِيٰمَتِهٖٓ وَ لَا تَمُوْنُوْنَ اِلَّا وَ لْتَمَّ مُسْلِمُوْنَ (سورة آل عمران 102)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔" (سورة آل عمران 102)

5. اِنَّمَا اَمُرَّتْ اَنْ اَعِيْدَ رَبِّ هٰذِهِ الْبَلَدَةَ الَّذِي حَرَمَهَا وَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ ؕ وَ اَمُرَّتْ اَنْ کُوْنَنَّ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (۹۱) وَ اَنْ اَتْلُوْا لِقُرْاٰنٍ ؕ فَمَنْ اِهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ؕ وَ مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَا اَنَا مِنَ الْمُنذِرِيْنَ ﴿۹۲:۲۷ النمل﴾

"مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اسے حرم بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں

(91) اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں" اب جو ہدایت لختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت لختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خیردار کر دینے والا ہوں (النمل 27:92)

39. یعنی صحابہؓ کا وہ عقیدہ اور دین پر عمل جو آپ ﷺ کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کردہ دین پر تھا۔ (سبیل مؤمنین : سورہ النساء : 115)

39. جواب مسلم : مکمل یت ، ترجمہ اور لگلی یت

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾ إِنَّ لِلَّهِ لَا يَعْزُرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَعْفُو مَا تُوْنُ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١١٦﴾

"مگر جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے ، درآن حالیکہ اس پر راہ رست واضح ہو چکی ہو ، تو اُس کو ہم اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے ﴿١١٥﴾ اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے ، اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہوسکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہر لیا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا" ﴿١١٦﴾

40. اور اس عقیدے کی سمجھ اور عمل کسی فرقے کو پیدا نہیں ہونے دے گی۔

ان شاء اللہ

"اے ہمارے پالنے والے!

ہمارے نلوں کو بدل نہ دیجیے گا، ہمیں ہدایت دینے کے بعد"

اہل حدیث ۳

[8:00 AM, 3/16/2018]

السلام علیکم

کل ایک طویل اور دلچسپ بحث چلتی رہی --- میں غیر حاضر رہا۔

"اللہ نے ہمارا نام مسلم رکھا"

میرا ایک سوال ہے کہ پورے قرآن میں یا کہیں حدیث میں اس نام کیساتھ خطاب کیوں نہیں کیا گیا۔ جہاں دیکھو یا یہاں دین لہنا --- یہاں لمسلمون --- کتنی نفعہ لیا ہے؟؟؟

اسکا مطلب ہے یہ صرف مسلم نام رکھا کہنا غلط ہے صرف کا لفظ نکال دیں تو ٹھیک ہے۔ مسلم کے علاوہ بھی نام ہوسکتے ہیں جو اسی لفظ مسلم کی وضاحت کیلئے ہو۔۔۔ ایک شخص کا نام لگر اسلم رکھا سکے والدین نے تو اسکا یہ مطلب کہاں سے نکل آیا کہ اسکو کسی اور لقب، تخلص، کنیت یا خطاب سے پکارنے سے اسکے رکھے ہوئے نام کی نفی ہو جاتی ہے۔ کئی صحابہ کرام کے تو اصلی والدین کی طرف سے رکھے ہوئے ناموں سے دنیا وقف ہی نہیں لکی کنیتیں اصلی نام کی جگہ استعمال ہوتی ہیں مثلاً ابو ہریرہ، ابو سعید خدری۔۔۔ اسی طرح کتنے اور نام ہیں ابن تیمیہ، ابن حزم، ابن ماجہ، قائد اعظم، سر سید، بھٹو صاحب، علامہ صاحب، روپڑی صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کتنی شخصیات ہیں دینی یا غیر دینی جو کسی دوسرے نام سے معروف ہو گئیں۔۔۔ کوئی نہیں کہتا لہوں نے نام بدل لیے۔۔۔ مسلم نام ہی ایسا ہے جسکی وضاحت جرم بن گئی ہے جبکہ اسکی اشد ضرورت ہے اس فرقہ وارنہ ماحول میں جسمیں فرقوں سے علیحدگی ضروری بھی سمجھی جاتی ہے۔۔۔ فرقوں سے علیحدگی بھی ضروری سمجھنا لیکن علیحدہ نہ بھی ہونا۔۔۔ کیا تضاد ہے یہ۔۔۔ علیحدگی کا پہلا اظہار ہی نام سے ہوتا ہے۔ برائڈ متعارف کروانا پڑتا ہے کہ نقالوں سے ہوشیار رہیے۔

.....

مسلم 1

اللہ کی کتاب کو غور سے پڑھیں آپ کو یقینی طور پر اپنے اس سوال کا جواب مل جائے گا کہ: "پورے قران میں یا کہیں حدیث میں اس نام کیساتھ خطاب کیوں نہیں کیا گیا۔ جہاں دیکھو یا لہالذین امنوا۔۔۔ لہا المسلمون۔۔۔ کتنی نفعہ لیا ہے؟؟؟"

نقالوں سے ہوشیار رہنے کے لئے نیا اپنا اصلی اللہ کا دیا برائڈ نیم ماٹیفائی یا تبدیل کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟

اللہ تو ہمارے دل کی حالت سے لگا ہوا ہے۔ ہم دوسرے لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ میرا برائڈ اصلی ہے۔ مگر اصلی برائڈ نیم کو چھوڑ کر؟ کیسا تضاد ہے۔۔۔

یک مثال کوکا کولا کے برائڈ کی نقل ہیں۔ پیپسی اور دوسری بلیک کولڈ ٹرنکس۔۔۔ مگر کوکا کولا نے اپنا اصل برائڈ نیم تبدیل نہیں کیا۔۔۔

"مسلم" واحد ہے جمع "مسلمین" ہے۔ ہم کتنی عجیب و غریب تاویلات ایجاد کر رہے ہیں قرآن کے سادہ واضح حکم کو پس پشت ڈالنے کے لئے؟

ہم کو اپنے دوسرے برائڈ نیم اللہ کے نئے گئے نام سے زیادہ عزیز ہیں اس لیے کہ اس سے ہماری فرقہ وارنہ شناخت ہوتی ہے۔ ہم اپنے آپ کو بہت عقلمند سمجھتے ہیں۔۔۔ نعوز باللہ۔۔۔ اس ذات سے بھی؟

یہودیوں کو جب یوم السبت ہفتہ کے روز کام مچھلی پکڑنے سے منع کیا گیا تو ان کے علما نے خوب تاویلیں نکالیں۔ پانی جمع کیا مچھلیاں بھی ہفتہ کو اور گلے دن شکار۔۔ اللہ کے احکام پر عمل نہ کرنے والے بندر بنا دیئے گئیے۔۔

لَا شَرِيكَ لَهٗ ۚ وَ بَدَّلِكَ لَمِرَّتْ وَ لَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾
اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو سنی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں۔

.....

هُوَ سَمَّكُمْ الْمُسْلِمِينَ ۗ مَن قَبْلُ وَ فِىٓ اٰیٰتِنَا ﴿٧٨﴾
سنی اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم ہے۔

سورة البقرة 132

وَ وصىٰٓ اٰیٰتِنَا لِرٰبِہٖمۡ بَیِّنٰہِ وَ یَعْقُوْبُ یٰٓیٰٓہٗ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی لَکُمۡ لَیِّنًا فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٣٢﴾

اور سنی دین کی وصیت کی لبرہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان۔
اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ ہی حکم فرمایا:
3 : سورة آل عمران 102

یٰٓاٰیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تَقُوْا اللّٰہَ حَقَّ تَقٰوٰہِہٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾
اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اہل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی۔

3 : سورة آل عمران 64

قُلْ یٰٓاٰہِلَ الْکِتٰبِ تَعٰلَوْا اِلٰی کَلِمٰتٍ سَوَآءٍ بَیْنَہَا وَ بَیْنَکُمْ اِلَّا نَعْبُدُ اِلَّا اللّٰہَ وَ لَا نَسْرُکُ بِہٖ شَیْئًا وَ لَا یَتَّخِذُ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ۗ فَاَنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوْا لَسُبُّوْا اٰبَانَ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی نصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں پس لگے وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لینے حکم دیا گیا نہ کہ سنی یا شیعہ

یا بریلوی یا دیوبندی یا اہل حدیث یا اہل قرآن کا حکم ہوا۔

6 : سورة الأنعام 163

لَا شَرِيكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ لُمِرْتُ ۚ وَ تَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو لسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں۔

39 : سورة الزمر 12

وَ لُمِرْتُ لِاَنَّ لَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٢﴾

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرماں بردار) بن جاؤں۔

مسلم لفظ کی معنی ہے: "فرمانبردار"

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں پورا پورا داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کسی بھی فرقہ میں نہ ہی کسی فرقہ واریت والے نام والے کسی بھی مسلک میں۔

2 : سورة البقرة 208

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّخَذُوْا فِي السَّلَامِ كَافَّةً ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اِذْ قَال لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلَمْتُ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣١-٢١﴾

اس کا حال یہ تھا کہ جب اس کے رب نے اس سے کہا: "مسلم ہو جا"، تو اس نے فوراً کہا: "میں اللہ رب العالمین کا "مسلم" ہو گیا"

رَبَّنَا ۙ وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِيْنَ لَكَ ۙ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۙ وَارِنَا مَنَاسِكَنَا ۙ وَتُبَّ عَلَيْنَا ۙ اِنَّكَ اَنْتَ لَتَتَّوَابُ الرَّحِيْمِ ﴿٢٨-٢١﴾

اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم ٹھا، جو

تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بنا، اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرماتے والا ہے۔

.....
ہل حدیث

مختصر سوال کا جواب دیو بندی مسلم ہوتا یا نہیں؟
یہ لشکال صرف آپکو لگ رہا سر آفتاب، نا محدثین کو لگا، نا لثمہ کو نا اصحاب کو نا تابعین کو نا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہم جماعت مسلمین کی طرح تکفیری ہو جائیں جو خود کو فرقہ جماعت المسلمین سے منسوب نا کرے وہ کافر ہے

.....
مسلم

تمام مشہور مسلمان گروہ جو قرآن و سنت پر ایمان اور عمل پیرا ہیں چار مشہور اور باقی نیوبندی -- بریلوی ، ہل حدیث ، سلفی، وغیرہ مسلمان ہیں -- سب کو صرف مسلمان کہلانا چاہئے اللہ کے حکم کے مطابق،،،

.....
مسلمان کی تکفیر .. کفر

حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ، حدثنا جریر ، عن فضیل بن غزوان ، عن نافع ، عن ابن عمر ، قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : " لیمّا رجل مسلم کفر رجلا مسلما ، فإن کان کافرا وإلا کان هو الکافر " .

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر قرار دے تو لگے وہ کافر ہے (تو کوئی بات نہیں) ورنہ وہ (قاتل) خود کافر ہو جائے گا۔" [سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 4687]

تخریج دارالدعوه: «تقرده به أبو داود، (تحفة الأشراف: ۸۲۵۴)، وقد أخرج: صحيح البخاري/الأدب ۷۳ (۶۱۰۴)، صحيح مسلم/الإيمان ۲۶ (۱۱۱)، سنن لترمذی/الإيمان ۱۶ (۱۲۳۷)، مسند احمد (۲۳/۲، ۶۰) (صحيح) « قال الشيخ الألباني: صحيح

.....
.....
لگے باقی سب کو مسلم مانتے ہیں تو مسئلہ ہی ختم ہے آپکو کل بھی ہی عرض کی ہے آپ خود کو مسلم کہتے رہیں ہمیں اعتراض نہیں تہتر فرقے مسلمانوں میں ہی ہیں جس میں سے ایک جنتی ہے۔ وہ فرقہ کیا جماعت المسلمین نام رکھنے والا ہے

کہلانا چاہیے الٰہک بحث ہے یہ بتائیں کیا وہ نا کہلا کر مسلم ہیں باقی یا نہیں اس سوال پر غور کر لیں گے لشکال حل ہو جائے گا

.....

مسلم :

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا
 ”اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔“
 آل عمران، 3: 103)

.....

ہل حدیث

رسی سے مراد کیا ہے؟
 تفسیر پڑھ لیں

.....

مسلم

قران

.....

ہل حدیث

بات ختم

وحی الہی ہی ولحد ہے
 : وتزلنا البک لندر لنبین للناس ما نزل الیہم

مجھے آپ پر کوئی اعتراض نہیں آپ خودکو صرف مسلم کہ لیں

.....

مسلم

قران جب ہمیں مسلمان کا نام دیتا ہے تو ہم اس کو کیوں قبول نہیں کرتے ؟ رہنمائی فرمائیں

.....

ہل حدیث

لیکن جب اس پر اتفاق ہو چکا کہ لہی مسلمین میں تہتر گروہ بننے تو لامحالہ ایک گروہ کی طرف آپکو منسوب لوگ کریں گے آپ خود نا کریں

.....

مسلم

تہتر فرقے ایک خبر ہے -- حکم نہیں -- حکم واضح ہے -- ہم کو اللہ کے حکم کو پھیلانا ہے --

اہل حدیث

بس یہی اشکال ہے آپکو کہ ہم قبول نہیں کرتے ہم تو سو فی صد قبول کرتے ہیں ہم تو دیوبندی بریلوی شاعرہ ما ترید چاروں فقہی مسالک تک کو مسلم مانتے ہیں خبر یقین کا فائدہ دیتی ہے

.....

اہل حدیث

آپ کو تضاد نظر آیا صرف جماعت المسلمین کے لٹریچر کی وجہ سے لیکن آپکو لکی تفصیل معلوم نہیں لکے نزدیک خود کو مسلم کے علاوہ کہنے والا کافر ہے

.....

مسلم

میں نے جماعت المسلمین کو نہیں پڑھا -- قرآن اور تفاسیر واضح ہیں

.....

مسلم

ایک طرف خبر ہے اور ایک طرف حکم واضح -- ہم کو امر بالمعروف اور نہی دن المنکر کرنا ہے

.....

حدیث

اہل

ایک مسلمان کیا اور کچھ نہیں ہو سکتا؟ حافظ عابد مومن ساجد قانت - اہل سنت اہل حدیث وغیرہ

.....

اہل حدیث

Good question..

مسلم

میں تو صرف قرآن quote کر رہا ہوں

هُوَ سَمَّكُمْ الْمُسْلِمِينَ ۗ مِنْ قَبْلُ وَ فِي يَدَا ﴿٧٨﴾

لسی اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم ہے۔

سورة البقرة 132

وَ وَصَّيْ بِهَا لِرَبِّهِمْ بَنِيهِ وَ يَعْقُوبُ بِنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٣٢﴾

اور لسی دین کی وصیت کی لبرہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ ہی حکم فرمایا:

3 : سورة آل عمران 102

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقْوَاهِ وَ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اہل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی۔

3 : سورة آل عمران 64

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ إِلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٦٤﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی تصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں

برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لیئے حکم دیا گیا نہ کہ سنی یا شیعہ یا بریلوی یا دیوبندی یا اہل حدیث یا اہل قرآن کا حکم ہوا۔

6 : سورة الأنعام 163

لَا شَرِيكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں۔

39 : سورة الزمر 12

وَاُمِرْتُ لِأَن لَّكُنَّ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٢١﴾

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرمان بردار) بن جاؤں۔

مسلم لفظ کی معنی ہے: "فرمانبردار"

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں پورا پورا داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کسی بھی فرقہ میں نہ ہی کسی فرقہ واریت والے نام والے کسی بھی مسلک میں۔

2 : سورة البقرة 208

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰخُذُوْا فِي السَّلْمِ كَافَّةً ۚ وَاَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۗ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾

اے ایمان والو! سلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهُ اَسْلِمْتُ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣١-2﴾

اس کا حال یہ تھا کہ جب اس کے رب نے اس سے کہا: "مسلم ہو جا"، تو اس نے فوراً کہا: "میں اللہ رب العالمین کا "مسلم" ہو گیا"

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۲۸﴾

اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم ٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرماتے والا ہے۔

اہل حدیث

(الٹیو) لسلام علیکم ورحمته اللہ و برکاتہ -- سر آپ کو عجیب تشکال ہے -- مسلمانوں میں تقسیم ہندوئی دور ہی میں ہو گئی تھی -- ہم دیوبندی، شافعی، مالکی کو بھی مسلمان مانتے ہیں -- مسلمان ہوتے ہوئے بھی کوئی شافعی مالکی، بریلوی، دیوبندی، اہل سنت ہو سکتا ہے --

شروع میں دو گروہ بن گئے ایک صحابہ لرائے اور دوسرے صحابہ حدیث جو وحی اور حدیث کو حجت مانتے تھے۔ امام ابو حنیفہ رح کا سکول آف تہاٹ تھا جن کو صحابہ لرائے، اہل لرائے کہتے ہیں۔ تیسری تقسیم روافض کی تھی جنہوں نے صحابہ کو رفض خارج کر دیا۔ اب مسلمانوں میں تقسیمات ہو چکی ہیں اب ہر مسلمان کو کسی نہ کسی میں سے کسی کے ساتھ ہونا ہے، خود کو جتنا مرضی مسلمان کہتا رہے۔

یہ کہنا کہ جو اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتا کسی اور نام سے شناخت کروتا ہے کافر ہے غلط ہے، یہ عقیدہ "جماعت مسلمین" کا ہے۔ ان کا لٹریچر آپ پڑھیں گے تو آپ کو علم ہو گا کہ اس کے اندر کس قدر غلط استدلال ہے کہ مسلمان نہ کہلانے والے کافر ہیں جو مسلمان کہلانے صرف وہی مسلمان ہے۔ یہ استدلال باطل ہے غلط ہے۔

مسلم :

وعلیکم السلام ورحمته اللہ و برکاتہ

امت میں فکری تقسیم تاریخ کا حصہ ہے، جو فقہا اور مجتہدین کا یقینی طور پر مدعا نہ تھا۔ مگر جو تاریخ میں غلط رواج بعد میں پڑ گیا اس historical error کو fait accompli مان کر قبول کرنے کی بجائے قرآن و سنت کی روشنی میں درست کرنے کی کوشش نہیں چاہئے؟

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَنْبَغُ مَا أَفْقَيْنَا عَلَيْهِ بَآعًا أُولَٰئِكَ كَانَ بَأُوْهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ (2:170)

اور ان سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا، گو ان کے باپ دادے بے عقل اور گم کردہ راہ ہوں (2:170)

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (59:10)

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے (59:10)

لہذا ہمیں اصل کی طرف، اصل سلام جو اپنے کمال پر تھا، خطبہ حج لوداع کے وقت، اس کی طرف لوٹنا ہے ... کمال کے بعد زوال شروع ہوتا ہے مگر ہم نے اپنی کوشش کرنا ہے -

تاریخ میں لثمہ پر تنقید و رائے زنی ہوتی ہے، کوئی مجتہد، فقیہ، عالم میرا نہیں، حصول علم میں دوسرا رخ بھی مدنظر رہے:

ہل لرائے اور ہل حدیث

”حدیث بیانی“ اور ”حدیث دلتی“ دو لگ لگ فن ہیں، تمام ”رواۃ حدیث“ (ہل حدیث) ”حدیث بیان“ تو ہیں؛ مگر ضروری نہیں کہ وہ ”حدیث دان“ بھی ہوں؛ (کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان میں ”رب حامل فقہ، غیر فقیہ (۳۱) کے ذریعے فرق بتلایا ہے) لبتہ ”فقہاء“ (ہل لرائے)، ”حدیث دان“ ضرور ہوتے ہیں۔ توجو ”حدیث دلتی“ کے ساتھ ساتھ ”حدیث بیانی“ میں بھی مہارت رکھنا ہو، اس پر ”ہل لرائے“ کا اطلاق ہوتا ہے؛ لسی لیے محدثین نے آپ کو ”ہل لرائے“ کہا ہے جو بلا ریب و شک صفت حمیدہ ہے؛ جس کی دلیل یہ ہے کہ محدثین اس کا اطلاق، صحابہ وغیرہ پر بھی کرتے ہیں؛ چنانچہ کہتے ہیں: ”مغیرة بن شعبہ کان من اہل لرائی، و ربیعة بن عبدالرحمن کان من اہل لرائی“ (۳۲) یعنی یہ دونوں حضرات ہل لرائے میں سے ہیں) مگر غیر مقلدین نے ”ہل لرائے“ کو صفت قبیحہ اور ”جرح و طعن“ پر محمول کیا ہے، جو محدثین کی مراد کے خلاف ہے؛ لگر یہ لفظ ”جرح و طعن“ کے لیے ہے، تو کیا حضرت مغیرہ بن شعبہ مجروح ہوں گے؟ جبکہ تمام صحابہ عدول ہی ہیں، کوئی مجروح نہیں ہوسکتا (اصحابہ کلہم عدول) کیا حضرت ربیعہ بھی مجروح ہوں گے؟ جبکہ ان سے تمام لثمہ حدیث نے روایت لی ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں، بلکہ محدثین، لفظ ”ہل لرائے“ کا اطلاق لسی پر کرتے ہیں جو ”حدیث بیانی“ کے ساتھ ”حدیث دلتی“ میں بھی ماہر ہو، یہی فرق ہے ”ہل لرائے“ اور ”صحاب الحدیث“ میں کہ ”ہل لرائے“ لفظ تسان کی طرح خاص ہے اور ”صحاب الحدیث“ لفظ ”حیوان“ کی طرح عام ہے، فیینہما نسبة عموم و خصوص مطلقاً اور چون کہ خاص فضل ہوتا ہے؛ اس لیے محدثین کے یہاں ”ہل لرائے“ کا درجہ بڑھا ہوا ہے؛ لسی لیے محدثین، فقہاء کو اپنے سے لگے رکھتے تھے، جس کا اندازہ مندرجہ ذیل قوال سے ہوتا ہے:

حضرت امام وکیع بن الجراح لکھتے ہیں: ”حدیث یدداولہ الفقہاء خیر من أن یدداولہ لشیوخ“ (حدیث فقہاء کو ہاتھ لگے یہ اس سے بہتر ہے کہ شیخ لحدیث کے ہاتھ لگے) (۳۳) محدث عظیم حضرت اعمش فرماتے ہیں: یامعشر الفقہاء! ”أنتم الأطبا“ ونحن ”الصیادلة“ (۳۴) اے گروہ فقہاء طبیب تم ہو، ہم تو صرف دوئیں لگاتے بیٹھے ہیں)

حضرت امام ترمذی فرماتے ہیں: ”وکنک قال لفقہاء، ویم أعلم بمعانی الحدیث“ (۳۵) (سی طرح فقہاء نے کہا ہے اور وہ حدیث کے معنی کو زیادہ بہتر جانتے والے ہیں)

ان اقوال سے معلوم ہوا ”اصحاب لرئے“ بہر حال محدث ہوتے ہیں (سی لیے صاحب ہدیہ نے کہا ہے کہ فقیہ کے لیے حدیث دلی شرط ہے) (۳۶) تو معلوم ہوا کہ اس کا اطلاق آپ کی مہارت حدیث پر دال ہے۔

قیاس پر حدیث ضعیف کو مقدم کرنا، عظمت حدیث کی دلیل امام صاحب کے اہم اصول میں سے ہے کہ ”حدیث ضعیف“ اور ”مرسل حدیث“ قیاس سے افضل ہے، جس سے آپ کی عظمت حدیث کا بین ثبوت ملتا ہے، اسی قاعدے پر ان کے مذہب کی بنیاد ہے، اور اسی قاعدے کی وجہ سے: (۱) رکوع سجدے والی نماز میں قبہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ جنازے کی نماز میں نہیں ٹوٹتا۔ (۲) نبیذ تمر سے سفر میں وضو ہوجاتا ہے۔ (۳) دس درہم سے کم کی چوری پر، چور کا ہاتھ نہیں کٹتا۔ (۴) حیض کی اکثر مدت دس دن ہوتی ہے۔ (۵) جمعہ کی نماز میں مصر کی قید لگانا اور کنویں کے مسئلے میں قیاس نہ کرنا، یہ سب وہ مسائل ہیں جن میں قیاس کا تقاضا کچھ اور تھا؛ مگر ”احادیث ضعیفہ“ کے ہوتے ہوئے قیاس کو ردی کی ٹوکری میں رکھ دیا۔ (۳۷) جس سے علم حدیث کے تعلق سے آپ کی غایت شغل کا اندازہ ہوتا ہے؛ اسی پر بس نہیں؛ بلکہ قیاس کی چار قسموں (قیاس مؤثر، قیاس مناسب، قیاس شبہ، قیاس طرد) میں سے، صرف قیاس مؤثر (اور ایک قول کے مطابق قیاس مناسب بھی) امام صاحب کے یہاں معتبر ہے، بقیہ قسمیں باطل ہیں؛ (جبکہ قیاس کی تمام اقسام کو حجت گردانے اور احادیث ضعیفہ و مرسلہ کو غیر معتبر ماننے والے دوسرے حضرات مثلاً: حضرت امام شافعی رحمہ اللہ ہیں) (۳۸) اسی لیے تعجب ہے ان لوگوں پر جو آنکھ بند کر کے امام صاحب پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ قیاس وغیرہ کو حدیث پر مقدم کرتے ہیں اور حدیث کی مخالفت کرتے ہیں؛ حالانکہ حقیقت وہ ہے جو ابن قیم نے کہا: ”فقہیم الحدیث الضعیف و آثار الصحابة علی القیاس والرأی قولہ (ابی حنیفہ) وقول أحمد و علی ذلک بنی مذہبہ کما قدّم حدیث القیہة مع ضعفه علی القیاس والرأی“ (۳۹) الخ یہی وہ عادت مستمرہ ہے جس کی وجہ سے کبار محدثین فقہ حنفی کے سایے میں ملیں گے۔

ابن خلدون کا مقصد امام صاحب پر لگائے گئے الزام کو دفع کرنا ہے، نہ یہ کہ آپ کے لیے اسے ثابت کرنا ہے؛ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ابن خلدون کا مکمل حوالہ و عبارت نقل کردی جائے تاکہ اصل حقیقت سامنے آسکے، ملاحظہ فرمائیں: ابن خلدون فرماتے ہیں:

”واعلم ایضاً أن الأئمة المجتہدین تفاوتوا فی الاکتار من ہذہ الصناعة والاقلال، فأبوحنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقال: بلغت روايته الی سبعة عشر حدیثاً أو نحوہا، ومالک رحمہ اللہ تعالیٰ

انما صح عنده ما في الكتاب المؤطا، وغايتها ثلاث مائة حديث، أو نحوها، وأحمد بن حنبل رحمه الله في مسنده خمسون ألف حديث، ولكل ما آداه اليه اجتهاده في ذلك وقد تقول بعض المبغضين المتعصبين الى أن: ”منهم من كان قليل البضاعة في الحديث“ فهذا قلت روايته“ (مقام ابي حنيفة، ص: ۱۳۹، دفاع امام ابوحنيفة، ص: ۱۰۰، كشف الغيب، ص: ۵۳، نصر المقلدين، ص: ۱۹۱ (از حافظ احمد على) (۵۳) اشرف الجواب، ص: ۱۷۴)

ولا سبيل الى هذا المعتقد في كبار الأئمة (مقدمه ابن خلدون، ص: ۴۴۴، مصر) ”اور تو یہ بھی جان لے کہ ائمہ مجتہدین، حدیث کے فن میں متفاوت رہے ہیں، کسی نے زیادہ حدیثیں بیان کی ہیں کسی نے کم، سو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا جاتا ہے، کہ ان کی روایتیں صرف سترہ یا ان کے لگ بھگ ہیں اور امام مالک سے جو روایتیں ان کے یہاں صحیح ہیں، وہ وہی ہیں جو مؤطا میں درج ہیں اور امام احمد بن حنبل کی مسند میں پچاس ہزار احادیثیں ہیں اور ہر ایک نے اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق اس میں سعی کی ہے۔

اور بعض بغض و کج روی رکھنے والوں نے اس جھوٹ پر کمر باندھ لی ہے کہ ”ائمہ مجتہدین میں سے جن سے کم حدیثیں مروی ہیں وہ محض اس لیے کہ ان کا سرمایہ ہی اس فن میں اتنا ہے لہذا ان کی روایتیں بھی کم ہیں“؛ حالانکہ ان بڑے بڑے اماموں کی نسبت ایسا خیال کرنا راہ راست سے دوری ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام صاحب پر مذکورہ الزام سرے سے بہتان ہے۔

شیخ الإسلام ابن تیمیة رحمہ اللہ کا فتویٰ
 “ومن ظنّ بأبي حنيفة أو غيره من أئمة المسلمين أنهم يتعمدون مخالفة الحديث الصحيح لقياس أو غيره فقد أخطأ عليهم ، وتكلم إما بظنّ وإما بهوى ، فهذا أبو حنيفة يعمل بحديث التوضى بالنبيذ في السفر مع مخالفته للقياس ، وبحديث الفقهة في الصلاة مع مخالفته للقياس لاعتقاده صحتها وإن كان أئمة الحديث لم يصححوهما” (مجموع الفتاوي لابن تیمیة 20/304، 305)؛
 اور جس نے بھی امام ابي حنيفة یا ان کے علاوہ دیگر ائمة المسلمين کے متعلق یہ گمان کیا کہ وہ قیاس یا (رائے) وغیرہ کی وجہ سے حدیث صحیح کی مخالفت کرتے ہیں تو اس نے ان ائمہ پر غلط۔ (وجھوٹ)۔ بات بولی ، اور محض اپنے گمان وخیال سے یا خواہش وپہوی سے بات کی ، اور امام ابي حنيفة تو نبیذ التمر کے ساتھ وضو والی حدیث پر باوجود ضعیف ہونے کے اور مخالف قیاس ہونے کے عمل کرتے ہیں الخ۔ (مجموع الفتاوي لابن تیمیة 20/304، 305)؛

ابلحدیث یا اہل الرائے

ایک حدیث ایسی نہیں جس کو اللہ یا رسول ﷺ نے صحیح فرمایا ہو اور ایک حدیث ایسی جس کو اللہ یا رسول ﷺ نے ضعیف یا من گھڑت فرمایا ہو۔ قیامت تک ایک حدیث بھی نہیں لاسکتے جس کو اللہ یا رسول ﷺ نے صحیح یا ضعیف کہا ہو۔ پھر کسی حدیث کو صحیح، کسی کو حسن، کسی کو ضعیف، کسی کو من گھڑت کس دلیل سے؟

یقیناً اپنی رائے یا کسی امتی اہل الرائے محدث کی رائے سے احادیث کو صحیح و ضعیف وغیرہ کہتے ہیں۔ تو پھر آپ اہل الرائے ہوئے یا کسی اہل الرائے کے مقلد ہوئے، "اہلحدیث" کی جو تعریف خود قائم کی اس پر تو قائم نہ ہوئے؟

فرقہ کے نام :

۱. اہل سنت ، اہل حدیث ہر ایک مسلمان ہے لیکن اس کے باوجود اس قسم کے نام اسلام میں مختلف تفرقوں کے مابین تفریق واضح کرنے کے لیے الگ الگ گروہوں کے لیے ہی مستعمل دیکھے جاتے ہیں اور یہ استعمال عام اخبار سے لیکر علمی نوعیت کی کتب تک عیاں ہے۔

۲. اہل حدیث کو مخالفین وہابی بھی کہتے ہیں، کیونکہ یہ تحریک محمد بن عبدالوہاب رح کی تحریک سے ملتی جلتی ہے جو سترھویں صدی میں واقع ہوئے والی تحریک ہے۔ یہ نام تضحیک کا پہلو کی وجہ سے مناسب نہیں سمجھا جاتا اور دل آزاری کا باعث ہے، ایسا کرنا مناسب نہیں۔

۳. انہیں اثری (یعنی روایت والے)، سلفی (یعنی سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے والے)، محمدی اور اہلسنت (یعنی سنت والے) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ تمام نام عمومی طور پر ہر مسلمان کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

۴. سلفی کا لفظ آج کل سیاسی و تفرقات کے سلسلے میں اپنے اصل مفہوم سے خاصہ مختلف مفہوم بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ سلفی کا لفظ اصل میں سلف سے بنا ہے اور ہر وہ مسلمان جو اسلاف کی تعلیمات پر چلتا ہو وہ سلفی ہے ؛ مختلف عقائد کے فرقے بن چکے ہیں اور اصطلاحات اپنے اصل معنی کھو چکی ہیں۔

فرقہ "جماعت مسلمین" تفصیل نیچے ..

.....

اہل حدیث

آپ نے تفاسیر نہیں پڑھیں دوبارہ اس آیت کی تفسیر دیکھیں آپ صرف ذاتی فہم جو جماعت المسلمین کا پھیلا ہوا فہم ہے بغیر پڑھے اس طرف رجحان رکھ رہے ہیں جب آپ نبی ہندی حنفی کو مسلم مانتے ہیں مزید بحث کیسی؟

یا تو لٹکار کریں کہ حنفی مسلم نہیں ہو سکتا؟ جب خود چاروں کو اہل حدیث کو اہل سنت کو مسلم مان رہے تو پھر بحث کیسی؟ یعنی یہ لیک ایسی حقیقت ہے کہ آپ خود لٹکو مسلمانوں ہی کا فرقہ مان رہے اس لیے آپ کا اور جماعت المسلمین کا سٹانس فرق ہے لیکن دلائل آپ وہی دے رہے یا تو کہ میں کہ مسلم کے علاوہ کوئی صفاتی نام کفر ہے۔

.....

مسلم

میں شائید اپنا نقطہ نظر واضح کرنے میں ناکام ہوں -- اب پھر کوشش کرتا ہوں --

1. میجھے کسی فقہ یا school of thought کو کافر نہیں کہنا -- سب مسلمان ہیں --
 2. میرا پوائنٹ ہے کہ ہم کسی گروہ فقہ یا امام کے مقلدین ہوں یا غیر مقلدین -- ہم قرآن و سنت پر ایمان ہے ۔ ہم کو اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا ہے بس !
 3. باقی نام ہیں جو خود رکھ لئیے ہیں -- اللہ کو علم ہے ہم کیا ہیں --
- اس سے قرآن پر، اللہ کے حکم پر عمل ہوگا اور فرقہ واریت کم ہو گی --

ہل حدیث

آئیو: السلام علیکم ورحمته اللہ و برکاتہ

نتی کتب پڑھیں ہیں آج تک کسی نے حنفی ، مالکی ، شافعی کو کافر نہیں کہا ۔ کسی تفسیر میں ایسا نہیں کہ ہل سنت و الجماعت کو مسلمانوں میں نہ دکھا ہو یعنی چاروں فقہی مزہب کو اب جب آپ بھی سب کو مسلمان مانتے ہیں تو یہ صرف لفظی بات رہ جاتی ہے کہ مسلمان کہیں۔

جب ہم متفق ہیں کہ کلمہ گو مسلمان ہوتا ہے تو جھگڑا کیسا ؟

مسلم

آپ نے درست فرمایا بات صرف لفظی ہے

جھگڑا نہیں درخواست ہے کہ آپ، ہم سب اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو ہم قرآن و سنت کی بنیاد پر اصل دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے صرف ایک نام سے پکارے ، پہچانے جائیں، جو نام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار ریپیٹ کیا ... یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ" دین کامل "Perfected religion" کی طرف ...

ہل حدیث

یہی عرض ہے کہ یہ ایک یونیورسل ٹرتھ بن چکا ہے کہ کلمہ گو مسلم ہی ہوتا ہے اب ہر مسلمان کا ایک نظریاتی گروہ ہوتا۔ وہ ہر مسلمان کے نظریے کو ظاہر کرتا اسکا مطلب

نعوذ باللہ یہ نہیں ہوتا کہ وہ مسلم ہی نہیں یا وہ کہتا نہیں ہر شخص سب سے پہلے اسلام ہی قبول کرتا ہے لیکن مسلمانوں کے نظریات فرق ہوتے ہیں اس لیے کوئی مسلمان اسلام قبول کر کے قبر پرستی کرے گا اسے لا محالہ قبوری کہا جائے گا اسی طرح باقی نام نظریاتی شناخت کے ہوتے ہیں۔

مسلم

قبر پرستی تو شرک ہے --

(اضافہ) کوئی عالم، امام، قبر پرستی کی تبلیغ نہیں کرتا، مخالفین پر الزام ڈال دیتے ہیں، عبرت حاصل کرنے اور آخرت کو یاد رکھنے کے لیے قبروں کی زیارت کرنا شرعی عمل ہے۔ زیارت کرنے والے شخص کے سلام، نیک تمناؤں اور میت کے لیے دعائے استغفار کی بنا پر میت کو فائدہ ہوتا ہے، اور یہ فائدہ صرف مسلمان میت کو ہوتا ہے، اور قبرستان میں جانے کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے:

"السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ اللَّيْتَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِأَحْفُونَ، أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ"

اے گھروں کے مومن اور مسلمان مکینوں تم پر سلامتی ہو، اور ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا طلب گار ہوں"

قبرستان میں دعا کرتے وقت ہاتھ لٹھائے بھی جائز ہیں، اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

وہ بیان کرتی ہیں کہ:

" ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو میں نے بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے پیچھے روٹہ کیا کہ نیکھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لے گئے ہیں، وہ کہتی ہیں:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ قبرستان بقیع لغرقد کی جانب تشریف لے گئے اور بقیع میں کھڑے ہو کر ہاتھ لٹھائے، اور پھر آپ واپس ہو گئے، بریرہ نیکھ کر میرے پاس واپس پلٹ آئی اور مجھے بتایا، جب صبح ہوئی تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رات آپ کہاں چلے گئے تھے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مجھے ہل بقیع کے لیے دعا کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ [اضافی تفصیل]

ہر مسلمان کا ایک نظریاتی گروہ ہوتا ہے، قرآن میں گروہ بندی کی سختی ممانعت ہے تو کیا کریں؟ اپنے اپنے گروہ نام رکھ اللہ حکم عدولی کریں یا اس کے حکم عمل؟

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسَتْ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (الأنعام ١٥٩)

”جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ (الأنعام ١٥٩)

وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا
”اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈلو۔“
آل عمران ١٠٣

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا لُقْرَانًا مَهْجُورًا (الفرقان ٣٠)

”اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا“
(الفرقان ٣٠)

فیصلہ آپ کریں ؟

.....

میں نے جو تھوڑا بہت مطالعہ کیا ہے بڑے اسلامی اہل سنت کے فرقوں کا (خاص طور پر جو اس بات پر مشہور ہیں) کسی بھی امام، عالم نے قبر پرستی یا شرک کو جائز قرار نہیں دیا۔ یہ جاہل عوام اور جاہل لاعلم مذہبی پیشوا ہیں جو فضول بدعات کو رواج دیتے ہیں تاکہ ان کا کاروبار چلتا رہے۔ آپ بھی دوسرے اختلافات کے باوجود اس بات کو سمجھتے ہوں گے۔ **[لنک.....]** لیکن کسی بھی فرقہ کی کسی ایسی بات سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا جو قرآن و سنت سے برخلاف ہو یا ممانعت واضح ہو۔

فرقوں میں تعاون Reconciliation کے تین درجات ہو سکتے ہیں (۱) سفید .. بنیادی اسلام .. ایمانیات، توحید، عبادات (۲) گرے ... مشکوک، شبہ، غیر واضح (۳) بلیک .. خطرناک.. شرک.. قرآن و سنت کے برخلاف عقائد اور اعمال۔

تمام فرقوں کے نمایندگان مل بیٹھ کر ان تین درجات کی تفصیلات طے کر سکتے ہیں۔

.....

اہل حدیث 2

اَللّٰهُمَّ ... لِّلسَّلَامِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتِهِ اللّٰهُ وَبَرَکَاتِهِ

ماشا اللہ کافی ایجوکیٹر educative بحث ہے بھائی ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ کوئی فتویٰ حکم نہیں لگا رہے کفر کا ... ان کے کہنے کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ نے مسلمان نام رکھا اس پر عمل نہ کرنا غلط ہے۔

.....

: مسلم

...اللہ نے مسلمان نام رکھا اس پر عمل نہ کرنا غلط ہے۔

مگر کوئی کفر کا فتویٰ نہیں ... سب مسلمان ہیں... میری بات قبول ہے یا نہیں ..

ہم سب مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو ہم قرآن و سنت کی بنیاد پر اصل دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے صرف ایک نام سے پکارے ، پہچانے جائیں، جو نام اللہ نے قرآن میں **44 مرتبہ 41 آیات** میں بار بار رپیٹ کیا ... یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ" "دین کامل" **Perfected religion** کی طرف ...

مسلم

تحقیقی سرچ کے دوران ایک لنک ملا، کھولنے پر دلچسپ سوالات اور جوایات مکالمہ کی صورت میں ملے۔ زیادہ اہم معاملہ یہ ہے کہ نور جدید کے معروف اور مشہور عالم، شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا نام موجود پایا۔ اس فس بک کی پوسٹ میں شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سے منسوب سوالات اور جوایات کا مکالمہ ان کی علمی حیثیت سے تقابل نہیں رکھتا، میرے جیسے مذہب کے طالب علم کے لیئے اس پر یقین کرنا مشکل ہے کہ ایک نامور عالم دین خود فرقہ کا نام تجویز کرے اور قرآن کے واضح احکام کے خلاف دلائل بھی دے؟ مگر کیونکہ پوسٹ میں ان کی گفتگو کا ریفرنس موجود ہے اور یہ پوسٹ ان کے مقلدین (یا follower) (جا معہ امام بخاری کثرت گنج بہار لٹریا) کے فیس بک پیج سے حاصل ہوئی جو کہ فرقہ کے جواز میں لیل کے طور پر پیش ہے اس لیئے اس پر شک کی گنجائش بہت کم ہے۔ (دوسرے فرقوں کے علماء بھی شائد ایسی لیل پر ہوں)۔ مزید تحقیق سے اور لنک بھی مل گیا :

<http://tawheedekhaalis.com/> ہم سلفی کیوں کہلائیں۔ ایک مفید مناقشہ۔ش/

یہاں کسی اور فرقہ کا بطلان و تنقید یا کسی خاص فرقہ کے حق میں دلائل دینا مقصود ہیں ہے۔ بلکہ قرآن و سنت کی روشنی میں فرقہ واریت کے متعلق احکام کو واضح کرنا ہے۔ اگر ہم آج سے صرف اللہ کی طرف سے بیئے گئے نام "مسلمان" کا استعمال شروع کر دیں اور اضافی لیبیلوں سے چھٹکارہ پالیں تو محبت بھائی چارہ امن و سلامتی اور اللہ کی خوشنودی حاصل ہو گی۔ (تمام فرقے اتحاد مسلمین کے حق میں اور فرقہ واریت کے خلاف بلند بانگ دعوے کرتے ہیں، لیکن اپنے لیبیل کو تار کر اپنے آپ کو صرف 'مسلمان' کہنے کو تیار نہیں - ان کے دعوے صرف دکھاوا معلوم ہوتا ہے ، ان کے لنک آخر میں موجود ہیں)

<http://salaamone.com/sectarianism-islam/>

مسلم

اللہ نے ہمارا نام مسلمان رکھا تو پھر ہم اپنے آپ کو سلفی کیوں کہیں اس شبہ کا جواب امام علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے بہت ہی خوبصورتی سے دیا۔ کسی نے اس موضوع پر آپ سے گفتگو کی تھی جو کہ کیسٹ میں ریکارڈ ہے جس کا عنوان ہے ”میں سلفی ہوں“۔

ہم یہاں پر اس کیسٹ کے کچھ لم حصے کا اردو ترجمہ پیش کرتے ہیں۔
شیخ البانی:

جب کوئی آپ سے یہ سوال کرے کہ تمہارا منہب کیا ہے تو تم کیا جواب دو گے؟
سائل: میں مسلم ہوں۔

شیخ البانی: یہ کافی نہیں ہے۔

سائل: اللہ نے ہمارا نام مسلم رکھا اور پھر اس نے اللہ کے اس فرمان کی تلاوت کی: هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ (سورہ حج- 78) اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔

شیخ البانی: آپ کا یہ جواب اس وقت صحیح ہو سکتا تھا جب ہم سلام کے اول دور میں ہوتے، قبل اس کے کہ فرقے ٹھتے، گروہ بندیوں ہوتیں اور پھیل جاتی۔ مگر اب اس وقت ہم کسی ایسے شخص کو جو فرقوں سے تعلق رکھتا ہو، جن سے ہم عقیدہ کی بنیاد پر اختلاف رکھتے ہیں سوال کریں کہ اس کا منہب کیا ہے؟

اس کا جواب بھی آپ کے جواب سے مختلف نہ ہو گا۔ وہ یہی کہے گا کہ وہ مسلمان ہے۔

شیخ رافضی، خارجی، نصیری، علوی تمام ہی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ چنانچہ آج کسی کے لیے اتنا کہنا کافی نہ ہو گا کہ ”میں مسلمان ہوں“۔

سائل: جب معاملہ ایسا ہے (گمراہ فرقے بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں) تو میں کہوں گا، میں مسلمان ہوں قرآن و سنت پہ چلتا ہوں۔

شیخ البانی: یہ جواب بھی ناکافی ہے۔

سائل: کیوں؟

شیخ البانی: بھلا کیا تم ان فرقوں میں سے کسی کو پاتے ہو جو یہ کہتا ہو کہ مسلمان تو ہوں مگر قرآن و سنت پر نہیں ہوں (ہر فرقہ یہی کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہے، قرآن و سنت پر ہے)۔

یہاں پہنچ کر شیخ نے تفصیل کے ساتھ قرآن و سنت کو سلف صالحین کے مطابق لینے کے متعلق بتایا، اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

سائل:

جب معاملہ ایسا ہے (یعنی ہر فرقہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور قرآن و حدیث پر چلنے کا دعویٰ کرتا ہے) تو میں یہ کہوں گا ”میں مسلمان ہوں، سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق قرآن و سنت پر چلنے والا ہوں“۔

شیخ البانی:

اگر کوئی آپ سے آپ کے منہب کے متعلق دریافت کرے تو کیا آپ یہی جواب دیں گے؟

سائل: جی ہاں

شیخ البانی:

آپ کی رائے کیا ہے اگر ہم اس لمبے فقرہ کو چھوٹا کر دیں کیوں کہ بہترین لفاظ وہی

ہیں جو تھوڑے ہوں مگر بولنے والے کے مقصد کو ظاہر کریں۔ اس لیے ہم کہتے ہیں ”
سلفی“
(اس شبہ کا جواب یہاں ختم ہوا)

Link Reference: An Unofficial Page For Jamia Imam Bukhari Kishanganj, Bihar, INDIA

مسلم :

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾

" اور یہ کچھ ضروری نہ تھا کہ ہل ایمان سارے کے سارے ہی نکل کھڑے ہوتے ، مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصہ میں سے کچھ لوگ (فِرْقَةٍ) نکل کر آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبردار کرتے تاکہ وہ (غیر مسلمانہ روش سے) پرہیز کرتے" (۱۲۲:۹)

تبصرہ : افسوس اور حیرت کا مقام ہے کہ فرقہ واریت کے خلاف واضح قرآنی آیات کو نظر انداز کر کے ایک آیت (9:122) کو out of context , فرقہ واریت کی دلیل کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ یہ دلیل کہ "جماعت مسلمین" بھی قرآن میں نہیں۔ لگر کوئی دوسرا گروپ فرقہ بازی کر رہا ہے تو کے ان کا غلط اقدام مزید غلطی کا جواز بن سکتا ہے ؟ مسلمان صرف قرآن و سنت کا پابند ہے : یہ فرمان کہ آج کے دور میں سب لوگ سب فرقے اپنے آپ کو قرآن و سنت پر عمل کرنے والا کہتے ہیں مگر آپ کے خیال میں ایسا نہیں تو فرق واضح کرنے کے لینے سلفی یا کچھ اور کہنا (دیوبندی ، بریلوی ، شیعہ ، سنی ، وغیرہ وغیرہ) کہنا ضروری ہوا – سبحان الله !

دوسرے لوگ آپ کے متعلق بھی ایسی رائے رکھ سکتے ہیں ؟

یہ فرقہ واریت کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے –

کون قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں اس کا فیصلہ کا حق صرف اللہ کے پاس ہے – معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں ، اپنا جج خود نہ بنیں : اللہ فرماتا ہے :

إِنَّ لِّلَّذِينَ فَرَقُوا بَيْنَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (سورة الأنعام ۱۵۹)

ترجمہ : "جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ تمہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔"

لہذا ہم سب کو اپنے آپ کو صرف مسلمان کہنا ہے ، اللہ اور رسول ﷺ کا حکم ماننا ہے کسی دوسرے کا نہیں ، ہم کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی دوسرا کیا کہتا ہے کرتا ہے ، وہ ٹھیک ہے یا میں غلط؟

اللہ شرک کو پسند نہیں کرتا ، اللہ کی جگہ جج بننا شرک نہیں تو کیا ہے؟
جب کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ :

” ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے ، وہی ان کو بتائے گا کہ تمہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔“

یہ فرض کریں کہ ہم سب اپنے آپ کو اللہ کے حکم کے مطابق صرف ”مسلمان“ کہ رہے ہوتے ، فقہی اختلافات کے باوجود تو کیا ہمارے اسلام یا مسلمان ہونے میں کوئی فرق پڑتا؟

لگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ ٹھیک ہے اور آپ غلط تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

اللہ کو معلوم ہے کون ٹھیک ہے کون غلط – کیا ہم کو آخرت اور اللہ پر ایمان لتنا کمزور ہے کہ ہم اپنے حق پر ہونے کا لیبل لگانا ضروری سمجھتے ہیں؟

وہ لیبل جو قرآن کے حکم کے خلاف ہے ، اللہ ہم کو معاف فرمائیے –
یہ لیبل صرف دنیا داری کے خود ساختہ تقاضے ہیں جو فرقہ واریت کی بنیاد ہیں۔

صحابہ کرام میں بھی فقہی اختلاف ہوتا تھا مگر تمہوں نے ایسے فرقہ وارانہ لیبل، غلط بدعت ایجاد نہ کیں۔ سورۃ انور، 24:31 کی تفسیر پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں اختلاف ہے کہ عورت چہرہ کھلا رکھے یا کوور کرے ، بہت بنیادی اختلاف ہے مگر کیا تمہوں نے عباسی اور مسعودی فرقے بنا لیے؟ تاکہ معلوم ہو کون صحیح قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں؟

مشہور چار 4 سنی کہلانے والے مذہب اپنے آپ کو صرف سنی کہتے ہوں شافعی، حنفی ، ملکی ، ہمیلی بھی کہتے ہیں مگر ایک دوسرے کو کفر یا گمراہی پر نہیں کہتے – اس مثال سے بہت سبق حاصل کیا جا سکتا ہے ، مگر پھر بہت دوکائیں بند ہو جائیں گی –

یہودیوں اور عیسائیوں کے علماء آیات کو گھما پھرا کر اپنا مطلب نکلتے تھے:

”یہ اُن کا اپنے عہد کو توڑ ڈالنا تھا جس کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور پھینک دیا اور ان کے دل سخت کر دیے اب ان کا حال یہ ہے کہ لفاظ کا لٹ پھیر کر کے بات کو کہیں سے کہیں لے جاتے ہیں، جو تعلیم لہیں دی گئی تھی اُس کا بڑا حصہ بھول چکے ہیں، اور اُنے دن تمہیں ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے ان میں سے بہت کم لوگ اس عیب سے بچے ہوئے ہیں“ (5:13 قرآن) (2:159,174) انہوں نے تاویلیں گھڑ کر سبت کا قانون توڑا تھا، ان کا انجام درناک ہوا!

”پھر تمہیں اپنی قوم کے اُن لوگوں کا قصہ تو معلوم ہی ہے جنہوں نے سبت کا قانون توڑا تھا ہم نے لہیں کہہ دیا کہ بندر بن جاؤ اور اس حال میں رہو کہ ہر طرف سے تم پر دھتکار پھٹکار پڑے“ (2:65 قرآن)

جب تک علماء قرآن و سنت کے مطابق چلیں تو ان کی بات مانیں، جب وہ واضح طور پر قرآن و سنت کے خلاف بات کریں تو رد کریں۔ اے فیصلہ کر لیں کہ اللہ کا حکم ماننا ہے یا کسی شیخ، امام کا؟

اپنے آپ کو صرف ”مسلمان، مسلمون، مسلمین، مسلمان، جو نام اللہ نے رکھا“ کہیں، ہاتھ باندھ کر یا چھوڑ کر نماز پڑھیں، ’لمین‘ بلند آواز سے یا لہستہ کہیں جو آپ سمجھتے ہیں قرآن و سنت سے ثابت ہے اس پر عمل کریں مگر یہ نقلی لیبیل جن کی قرآن و سنت سے دلیل نہیں بلکہ قرآن و سنت کے خلاف ہیں ان کو پھینک ڈلو کوڑے دان میں ... مسلمان صرف اللہ، اور رسول ﷺ کے حکم پر چلتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَقُوا اللَّهَ حَقَّ قَلْبِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾ ﴿١٠٢﴾ وَعَاتَصَمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَانكُروا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠٣﴾ ﴿١٠٣﴾ وَلَنْكُنَّ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾ ﴿١٠٤﴾ وَلَا تَتَّخِذُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾ ﴿١٠٥﴾

سورة آل عمران

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے لٹنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا (102) اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈلو، اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ (103) تم میں

سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں (104) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجاتے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا، اور اختلاف کیا، انہیں لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے (3:105)

والله اعلم

هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
(سورة الحج:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ -

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿٢٦﴾ (سورة الأعراف)

اے رب، ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں دنیا سے اٹھا تو اس حال میں کہ ہم مسلمان ہوں" (7:126)

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (سورة المائدة:3)
آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کر لیا ہے (سورة المائدة:3)

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿٢٦﴾ (سورة الأعراف)

اے رب، ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں دنیا سے اٹھا تو اس حال میں کہ ہم مسلمان ہوں" (7:126)

<https://goo.gl/8ANxZ6>

اہل حدیث

آئیو۔ ہم کو کسی نہ کسی سے وابستگی تو ظاہر کرنی ہی کرنی ہے یا تو سب کے نظریات ایک جیسے ہوں۔۔۔ جب نظریات مختلف ہیں کو مزار پرست ہے کوئی قبر پرست کوئی مقلد ہے کوئی کوئی رافضی ہے۔ کوئی شرک۔۔ کیا کلمہ گو شرک کے بعد مسلمان نہیں؟ شرک ہونے سے بھی تکفیر لازم نہیں۔

اللہ کی طرف سے ہماری آزمائش ہے کہ:

* ایک طرف فرقوں کی بھرمار، اور نفس کی طرف سے لگ شناخت اور پہچان، وضاحت کے لیے خاص نام رکھنے کی خواہش ...

* دوسری ... طرف اللہ کا حکم ... مخصوص نام کو عملی طور پر قبول کرنا جسے اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار رپیٹ کیا، اور فرقہ واریت کی سختی سے ممانعت ..

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا * فَأَلَّهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا * قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا * وَقَدْ خَابَ مَنْ نَسَّاهَا (الشمس 10)

” قسم ہے نفس کی اور اسے درست کرنے کی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس نفس کو برائی سے بچنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے کی سمجھ عطا فرمائی۔ پھر اس پر اس کی بدی اور اس کی پرہیز گاری واضح کر دی۔ بے شک وہ کامیاب ہو گیا جس نے نفس کو پاکیزہ بنا لیا۔ اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو آلودہ کیا (الشمس 7-10)۔“

ہم نے فیصلہ کرنا ہے کہ:

۱. کیا ہم نے کیا اپنے نفس کی خواہش پر عمل کرنا ہے؟

یا کہ ...

۲. اللہ کا فرمائبردار (عربی = مسلم) بن کر، عظیم رب العالمین پر توکل کر کہ اپنے نفس کی خواہش کو مسترد کرتے ہوئے اللہ کی رضا اور حکم کے لگے سر تسلیم خم کرنا ہے؟

فرقہ واریت ہم سب مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو ہم قرآن و سنت کی بنیاد پر اصل بین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے صرف ایک نام سے پکارے، پہچانے جائیں، جو نام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار رپیٹ کیا ... یہ بُندا ہو گی، پہلا قدم "اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ" "میں کامل" **Perfected religion** کی طرف .

.....

مسلم

اپ کا بہت شکر یہ قیمتی وقت دیا -- مزید غور اور رہنمائی کا طلبگار - میں خود بھی مزید تحقیق کروں گا - جزاک اللہ

16 مارچ 2018

مسلم

اس گروپ ٹسکشن سے پہلے میں فرقہ "جماعت المسلمین" سے ناواقف تھا۔ میرے خیالات ذاتی تحقیق و مطالعہ قرآن کی بنیاد پر ہیں۔ جو بھی قرآن پڑھے گا ان 42 آیات کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے جن میں اللہ ہمیں نام عطا فرما رہا ہے، حکم بھی دے رہا ہے۔ یہ آیات اس مکالمہ میں بار بار پیش کی ہیں۔ ان کی منسوخی کی کوئی سند قرآن یا حدیث میں اس ناچیز، کم علم طالب علم کو نہیں مل سکی، لگر کسی کو ملے تو علم میں اضافہ فرمائیں۔

جب "جماعت المسلمین" کا بار بار ریفرنس دیا گیا تو تلاش کیا .. بنیادی معلومات پڑھ کر کہ یہ تکفیری رجحان رکھتا ہے، گمراہی، و فساد کا راستہ ہے۔ میرا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ ہو گا .. ان کے خیالات و نظریات سے متفق نہیں ماسوائے کہ مسلمانوں کو قرآن کے نیچے گئے نام سے معروف ہونا چاہیے۔

لگر کوئی میری بات قرآن کی دلیل سے بھی نہیں مانتا تو یہ میرا مسئلہ نہیں، یہ ان کا اور اللہ کا معاملہ ہے۔ ہم سب قرآن و سنت پر ایمان اور عمل کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اللہ ہماری رہنمائی کرے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیے۔ اختلافات کا فیصلہ اللہ کرے گا بروز قیامت.. ہم نہیں صرف اللہ منصف ہے۔

اس گروہ فرقہ کا نام ملا .. سرچ پر جو ملا شیئر کر رہا ہوں لفارمیشن ہے .. اللہ ہماری حفاظت کرے گمراہی ہے

جماعت المسلمین نامی فرقے کے عقائد و نظریات

فرقہ مسعود یہ یعنی جماعت المسلمین نامی نام نہاد انتہا پسند، ضال اور مفصل فرقوں کی فہرست میں ایک جدید اضافہ ہے اسکے فرقے کا بانی، لمیر اور امام مسعود احمد **BSC** ہے جو اس فرقے کی تشکیل سے قبل غیر مقلدین ... لہل حدیث کی مختلف جماعتوں کیساتھ وابستہ رہا ... کفر و شرک کے دلدل میں بری طرح پھنسا ہوا تھا یہ اعتراف خود مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاش حق کے صفحہ نمبر ۴ پر کیا ہے۔

مولوی مسعود احمد لہل حدیث فرقے میں مقبولیت حاصل کرنے کے بعد 1385 میں جماعت المسلمین کا قیام عمل میں لایا یہ فرقہ مسعود یہ جو کہ جماعت المسلمین کے نام سے کام کر رہا ہے، لہل حدیث سے ملتا جلتا ہے اسکے عقائد غیر مقلدہ ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جماعت المسلمین فرقہ صحیح ہے باقی تمام لوگ بے دین و گمراہ ہیں۔ مزید معلومات اس لنک پر: <http://bit.ly/2H2wGXm>

17 /3/ 2018

لہل حدیث 3

یہ ہے آپ کا اصل لشکال کہ ہم قرآن کے دیئے ہوئے نام کو قبول نہیں کرتے۔
والدین کے رکھے ہوئے نام میں کوئی اضافہ یا وضاحت کا کوئی بھی یہ مطلب نہیں لیتا
کہ اسکو والدین کا رکھا ہوا نام قبول نہیں۔

اللہ کا رکھا ہوا نام تو سب کو قبول ہے اور ایسا قبول ہے ہر فرقہ اپنے آپ کو مسلم کہتا
ہے حتیٰ کہ قادیانیوں کو بھی یہ نام قبول ہے۔۔۔ مسئلہ نام کی قبولیت یا عدم قبولیت کا تو
یہاں ہے ہی نہیں۔

لیک ہی کلاس روم میں دو یا تین نام ایک جیسے ہو جائیں تو ان میں فرق ڈالنے کے لیے
کچھ نہ کچھ لگانا پڑ جاتا ہے ساتھ۔۔۔ اسکو نام کی تبدیلی کہتے ہیں نہ عدم قبولیت۔ اصلی
نام کی قبولیت ہی پر تو سارے مسئلے پیدا ہوتے ہیں۔۔۔ ہر منکر حدیث پر ویزی اپنے آپ
کو ٹکے کی چوٹ مسلم کہتا ہے اور وہ تو سابقہ/لاحقہ لگائے بغیر اپنے آپ کو مسلم کہتا
ہے۔۔۔ پرویزی تو ہم تکو کہتے ہیں وہ تو نہیں کہتے کہ ہم پرویزی ہیں، نہ وہ اپنے آپ
کو اہل قرآن کہتے ہیں کچھ بھی نہیں سوئے مسلم کے۔

اب لگر مسلمانوں کو اس فتنے سے خبردار کریں تو کیا طریقہ کار ہو؟
لچھا پھر مزے کی بات یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے مسلم نام رکھا لیکن اس نام سے کبھی
بالایا ہی نہیں۔۔۔ وجہ کیا ہے؟

مسلم

اب لگر مسلمانوں کو اس فتنے سے خبردار کریں تو کیا طریقہ کار ہو؟

دعویٰ تو قرآن، حدیث، سنت کا کرتے ہیں اور جو حل نکالا وہ قرآن و سنت، حدیث کے
برخلاف؟ یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟

إِنَّ لِّلَّذِينَ قَرَأُوا بَيْنَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا أَسْتِ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ؕ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
(الأنعام ۱۵۹)

”جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ
واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ تمہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔
(الأنعام ۱۵۹)

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا
”اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈلو۔“ (آل عمران
۱۰۳)

وَقَالَ لِرَسُولِ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي تَحَدَّوْا هَذَا لِقُرْآنٍ مَّهْجُورًا (الفرقان ۳۰)

”اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پرورنگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا“ (الفرقان ۳۰)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام ”مسلم“ رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ
رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ.. (سورۃ الحج 22:78)

جو حل میرے ذہن میں آیا پیش کر دیا ... میرے نزدیک اللہ کا حکم ضروری ہے .. پرویزیوں کی پہچان کے لیے اللہ کے حکم کی خلاف درزی اور معاملہ جوں کاتوں اس کا حل نکالیں علماء قرآن و سنت کے تدر باہر نہیں ... لگر وہ واقعی سچے عالم ہیں؟

علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے:

وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا لِسْمَةٍ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعَوُّدٌ.
(رواه البيهقي في شعب الإيمان)

" اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن میں سے صرف اس کے نقوش باقی رہیں گے۔ ان کی مسجدیں (بظاہر تو) آباد ہوں گی مگر حقیقت میں بددیت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے۔ انہیں سے (ظالموں کی حمایت و مدد کی وجہ سے) دین میں فتنہ پیدا ہوگا اور انہیں میں لوٹ آئے گا (یعنی انہیں پر ظالم) مسلط کر دیئے جائیں گے۔" (بیہقی) (مشکوٰۃ شریف - جلد اول - علم کا بیان - حدیث 263)

تشریح : یہ حدیث اس زمانہ کی نشان دہی کر رہی ہے جب عالم میں اسلام تو موجود رہے گا مگر مسلمانوں کے دل اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہوں گے، کہنے کے لئے تو وہ مسلمان کہلائیں گے مگر اسلام کا جو حقیقی مدعا اور منشاء ہے اس سے کوسوں دور ہوں گے۔ قرآن جو مسلمانوں کے لئے ایک مستقل ضابطہ حیات اور نظام علم ہے اور اس کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی کے لئے راہ نما ہے۔ صرف برکت کے لئے پڑھنے کی ایک کتاب ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ یہاں " رسم قرآن" سے مراد یہی ہے کہ تجوید و قرأت سے قرآن پڑھا جائے گا، مگر اس کے معنی و مفہوم سے ذہن قطعاً نا آشنا ہوں گے، اس کے اولمر و نولہی پر عمل بھی ہوگا مگر قلوب لخالص کی دولت سے محروم ہوں گے۔

مسجدیں کثرت سے ہوں گی اور آباد بھی ہوں گی مگر وہ آباد اس شکل سے ہوں گی کہ مسلمان مسجدوں میں آئیں گے اور جمع ہوں گے لیکن عبادت خداوندی، نکر اللہ اور درس و تدریس جو بناء مسجد کا اصل مقصد ہے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہوگا۔ لسی طرح وہ علماء جو اپنے آپ کو روحانی اور نئی پیشوا کہلائیں گے۔ اپنے فریض منصبی سے ہٹ کر مذہب کے نام پر امت میں تفرقے پیدا کریں گے، ظالموں اور جاہلوں کی مدد و حمایت کریں گے۔ اس طرح دین میں فتنہ و فساد کا بیج بو کر اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کریں گے۔

اب آپ کے سوال کا دوسرا حصہ :
 "اچھا پھر مزے کی بات یہ ہے کہ اللہ ربّ العزّت نے مسلم نام رکھا لیکن اس نام سے
 کبھی بلایا ہی نہیں --- وجہ کیا ہے؟"

اس کا جواب اللہ کا کلام ، قرآن پڑھیں ضرور مل جائے گا۔

میری ناچیز رائے میں یہ سوال غیر لہم، غیر ضروری ہے۔

اس سے قبل یہ ۴۴ آیات پڑھ لیں۔

قبر میں سوالات --- میں سے ایک سوال ہو گا کی دین کیا ہے ؟

جواب : میرا دین اسلام ہے

(بو داؤد 4753, مسلم 1)287

سورہ الحج 22:78 --- اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ---

اگر کوئی برائڈ نیم کی نقل کر لے تو اصل اپنا نام تبدیل نہیں کرتی بلکہ جعلی برائڈ کو
 اپنے ساتھ کچھ اضافہ کرنا پڑتا ہے -- اللہ کو معلوم ہے -- کون اصل اور کون نقل -- ہم اللہ
 سے زیادہ سمارٹ نہ بنیں تو بہتر ہے -

تمام نقلی مسلمان جو بنتے ہیں سب جانتے ہیں -- پرویزی ہے یا قادیانی وغیرہ -- ہم نے
 بدعت اختیار کی (مسلم کے ساتھ یا صرف فرقوں کے نام رکھ کر) مگر وہ تو سب بھی
 اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں -- کیا حاصل ہوا محترم؟

اللہ کے حکم پر عمل کریں وہ پرویزیوں اور دوسروں کا بندوبست کر دے گا۔

جناب محترم -- اللہ نے کیا فرمایا --- هُوَ سَمُّكُمْ الْمُسْلِمِينَ ۖ مِنْ قَبْلِ وَ فِيْ بِدَا (۷۸٪)

لسی اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے ، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام
 مسلم ہے۔

سورة البقرة 132

وَ وَصَّيْ بِهَا لِبَرِّهٖمۡ بَنِيَّهٖ وَ يَعْقُوْبُ بِيْتِيۡ اِنَّ اللّٰهَ صَظْفٰى لَكُمْ لَآيِنًا فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
 ﴿۳۲﴾

اور لسی دین کی وصیت کی لبرہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو!
 بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان ۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ ہی حکم فرمایا:

3 : سورة آل عمران 102

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿آل عمران: ١٠٢﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم کے توسط سے سب اہل کتاب کو اس بات پر متفق ہونے کی دعوت دی۔

3 : سورة آل عمران 64

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنِنَا وَ بَيْنِكُمْ إِلَّا نَعْبُدَ ٱللَّهَ وَ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ ٱللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا ففَقُولُوا لِسَبْءٍ ٱلَّذِينَ آمَنُوا بِٱللَّهِ وَ ٱلْيَوْمِ ٱلْآخِرِ ﴿آل عمران: ٦٤﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی تصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں۔ غنہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلا مسلم ہونے کے لیئے حکم دیا گیا نہ کہ سنی یا شیعہ یا بریلوی یا دیوبندی یا اہل حدیث یا اہل قرآن کا حکم ہوا۔

6 : سورة الأنعام 163

لَا شَرِيكَ لَهٗٓ وَ بَدَّلِكَ لَمِرْتٌ وَ تَنَا أَوَّلُ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿آل عمران: ١٦٣﴾

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو لسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں۔

39 : سورة الزمر 12

وَ لَمِرْتٌ لِأَنَّ لَكُونُ أَوَّلُ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿آل عمران: ١٦٣﴾

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرمان بردار) بن جاؤں۔

مسلم لفظ کی معنی ہے: "فرمانبردار" جب ہم نام تبدیل کرتے ہیں تو ظاہر کرتے ہیں کہ فرمانبردار نہیں؟

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں پورا پورا داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کسی بھی فرقہ میں نہ ہی کسی فرقہ واریت والے نام والے کسی بھی مسلک میں۔

2 : سورة البقرة 208

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخَذُوا فِي السَّلَامِ كَافَّةً. وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٠٨﴾

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْتُ قَالَ أَسْلَمْتَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣١-٢١﴾

اس کا حال یہ تھا کہ جب اس کے رب نے اس سے کہا: "مسلم ہو جا"، تو اس نے فوراً کہا: "میں اللہ رب العالمین کا "مسلم" ہو گیا"

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٢٨-٢١﴾

اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم ٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمائے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے واحد مرد ہے تو مسلم 2 مسلم مرد ہیں تو مسلمان، 3 یا زیادہ جمع میں مسلم مرد ہوں تو مسلمون یا مسلمین

اس کا اردو، ترجمہ ہم نے مسلمان کر دیا ہے۔

اور نام جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارے لیے جو نام پسند فرمائے ہیں وہ یہ ہیں:

وہ ہے یایہا الذین آمنوا یعنی اے ایمان والو. واحد کے لیے "مؤمن" جمع کے لیے مؤمنون یا مؤمنین.

پھر ہماری صفتیں ہیں اور صفائی نام بھی ہیں۔

ربانی، ربیبوں یا ربیبین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون اور بھی صفائی نام تو ہیں۔

لیکن سنی، شیعہ، پریلوی، دیوبندی، حنفی مالکی، شافعی حنبلی۔ اہل حدیث، سلفی، وہابی یا جن ناموں سے ہم موسوم ہو کر ایک دوسرے سے لڑتے ہیں وہ تو قبر میں بھی نہیں --

قبر - سوالات اور مسلمان کے جوابات

"... پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اپنے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں:

تمہارا رب کون ہے؟ ----- تو جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے،

پھر کہتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ جواب دیتا ہے، میرا دین اسلام ہے،

پھر اس سے پوچھتے ہیں: یہ شخص جو تمہارے مابین مبعوث کیا گیا کون ہے؟ ----- کہتا ہے: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں،

پھر کہتے ہیں: تمہارا علم کیا ہے؟

کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی،

پھر آسمان سے ایک آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت میں فرش بچھا دو، اور جنت کا دروازہ کھول دو،...."

[یو داؤد (4753) مسند احمد (18063) اور یہ لفاظ مسند احمد کے ہیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الجامع (1676) میں صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح مسلم 2871، ابن ماجہ 4269]

نوٹ فرمائیں ... قبر میں مسلمان سے، اللہ، اسلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور کتاب اللہ (قرآن) کے بارے میں سوالات ہوں گے۔ اب ہم جو بھی تاویلات، ایجادات کر لیں... قرآن و حدیث غیر مبہم ہیں .. [واللہ اعلم]

هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ؕ
(سورة الحج: 78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ -

<http://salaamone.com/salaam-islam-muslim/>

مسلم

سبحان اللہ -- قرآن و سنت پر دل سے ایمان اور عمل ہی سیدھا راستہ ہے - ...

"رسول اُس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اس رسول کے ماننے والے ہیں، انہوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ: "ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے لگ نہیں کرتے، ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی مالک! ہم تجھ سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے" (285) اللہ کسی متنفس پر اُس کی مقدرت سے بڑھ کر نہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے، اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے، اس کا وبال اسی پر ہے (ایمان لانے والو! تم یوں دعا کیا کرو) اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کر مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے پرورنگار! جس بار کو ٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے در گزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر (2:286)

ہل حدیث کو متفقہ حدیث قبر میں میں سوالات پر قرآن کے زکر اور حدیث کے نام نہ شامل ہونے پر تعجب ہوا -

ہل حدیث 3

"کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی"

کیا خیال قبر میں حدیث و سنت کے بارے میں کوئی سوال نہیں ہونا صرف اللہ کی کتاب پڑھنے کی بات ہونی ہے -

مسلم

حدیث مبارک بلکل واضح ہے ہم اس میں ایک لفظ نہ کم نہ زیادہ کر سکتے -- حدیث کافی طویل ہے مگر یہ صرف مسلمان سے سوال جواب والا حصہ ہے -- جب قرآن کہتا ہے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تو ظاہر ہے -- سنت رسول شامل ہے **..by implications** واللہ اعلم

اہل حدیث 3

اوپر
اللہ کو تو معلوم ہے اصل کون ہے اور نقل کون ہے ---- اللہ کو تو یہ بھی معلوم ہے کہ مسلم کون ہے اور کافر کون ہے پھر تو مسلم کہنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی ---- اللہ کو جو معلوم ہے وہی ہے لوگوں کو بتانا ہے اصلی اور نقلی کا فرق ---- برائڈ دو نمبر لوگوں کے استعمال میں لگیا اب اسکے اصلی ہونے کی پہچان بتانا ، (کوئی نہ کوئی ہالو گرام وغیرہ) برائڈ کی تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔

مسلم نام کو کوئی تبدیل نہیں کر رہا ---- اسکی وضاحت کر رہا ہے۔

آپ نام کی وضاحت کو تبدیلی بنا رہے ہیں جو آپ کی *اصل غلطی* ہے۔

کوئی شخص اپنے نام کی وضاحت کرے تو اسکو نام کی تبدیلی نہیں کہا جاسکتا اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کو والدین کا رکھا ہوا نام ہی پسند نہیں۔

کئی شخصی ناموں کی مثالیں میں نے عرض کی تھیں کہ انکے اصلی ناموں سے شاید ہی کوئی واقف ہو جیسے ابو ہریرہ، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم وغیرہ ، ابن تیمیہ، ابو حنیفہ، ابن ماجہ، امام بخاری، شاہ ولی اللہ رحمہم اللہ --- کیا ان سب ہستیوں نے اپنے نام تبدیل کیے ہوئے تھے --- کیا انکے اصلی نام ان تعارفی ناموں کیوجہ سے اپنی حقیقت کھو چکے تھے --- کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان لوگوں کو اپنے والدین کے رکھے ہوئے نام قبول نہیں تھے۔

تو یہی بات یہاں ہے ---- اللہ کا رکھا ہوا نام اپنی جگہ برقرار ہے اس کو کسی نے نہیں چھیڑا --- صرف یہ بتانے کے لیے کہ اس نام کا حقیقی مستحق کون ہے ---- دوسرے نام

جنکی حیثیت محض اسی اصلی نام کی وضاحت اور تعارف کی ہے۔۔۔ کسی معقول نام / ناموں کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

دیکھیں اللہ ربّ العزّت کا ذاتی نام ایک ہے اور تعارفی اور صفاتی نام کتنے ہیں۔

اسی طرح جناب نبی کریم صلیّ اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام صرف دو ہیں مگر صفاتی نام کتنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی کبھی ان ذاتی ناموں سے آپ صلیّ اللہ علیہ وسلم کو کہیں خطاب نہیں فرمایا۔

یہی معاملہ مسلم نام کے ساتھ ہے۔۔۔۔ نام رکھا خود اللہ ربّ العزّت نے مگر اس نام سے خطاب نہیں کیا جہاں بھی ہے یا لَیْهَا الَّذِیْنَ لَمْ نُوَآءِیْہِ۔

نتیجہ:-

اصلی نام کے ساتھ وضاحت کیلئے کسی صفاتی یا تعارفی نام کا اضافہ اصلی نام کی تبدیلی نہیں کہلاتا بلکہ اگر وہی صفاتی نام بھی اگر معروف ہو جائے تب بھی اصلی نام کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ہل حدیث -3

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

اب بات اتنی رہ جاتی ہے کہ کسی نے اپنا تعارف کیسا کروا رکھا ہے اپنے تعارفی نام کے ساتھ۔۔۔۔ پس حق و باطل کا فیصلہ اسی تعارف یا وضاحت کیساتھ وابستہ ہے خواہ وہ تعارفی نام کیساتھ ہو یا کسی وضاحتی بیان کے ساتھ۔

مسلم کا کوئی اچھا سا تعارف ۔۔۔ ہو سکتا ہے مسلمان کے منافی نہیں بلکہ ضرورت ہے خصوصاً اس دور میں جبکہ فرقہ واریت عام ہو

مسلم

جب قرآن سے اختلاف یا تاویل کر رہے ہیں تو ہر شخص اپنی اپنی لاجک دیتا ہے یہ فرقہ بازی کی بنیاد ہے لہذا آپ کی قرآن کی تشریح یا تفسیر کسی قرآن کی آیت یا حدیث سے

سپورٹڈ ہو تو قابل غور و قبول ہے مگر اس طرح کی عام باتوں سے اللہ کے کلام کو رد نہیں کیا جا سکتا ۔

انسانوں کے توصیفی ناموں اور اللہ کے عطا کردہ نام سے کھلاواڑ نہیں ہو سکتا -- جو تصیفی نام مسلمان کے لئیے اللہ نے قرآن میں استعمال لئیے ان پر کون اعتراض کی جرات کر سکتا ہے؟

مسلمانوں کے صفاتی نام قرآن سے :

ربانی، ربیبوں یا ربیبین، اور متقی متقون یا متقین اور محسن، محسنون صادق صادقون وغیرہ، مزید :

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّالِمِينَ وَالصَّالِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الأحزاب:33)

اللہ نے مسلمانوں کے تین بڑے گروہوں کا نکر قرآن میں فرمایا ہے:
ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بإِذْنِ اللَّهِ تِلْكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾

"ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ"، "مُقْتَصِدٌ" یا "سَابِقٌ" ناموں کے فرقوں کا اسلامی تاریخ میں نکر نہیں۔
"ظالم" گروہ تو تقریباً دور میں رہے ہیں۔ لیماں کم، زیادہ ہوتا رہتا ہے، اس کی اصلیت اور درجات، کا علم اللہ کو ہے۔

اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والوں کے درجات کا نکر بھی ہے:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴿٤:69﴾

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے نعام کیا یعنی نبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے (سورۃ النساء، آیت 69)

قرآن میں "مسلمان" نام کی تاکید اور حکم (امر) ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

1. لَا شَرِيكَ لَهُٓ وَبِذَلِكَ لُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (سورة الأنعام 6:163)

"اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو لسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا مسلمان ہوں۔" (سورة الأنعام 6:163)

2. وَ أُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ (الزمر 12)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم (فرمان بردار) بن جاؤں۔" (الزمر 12)

3. وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿10:72﴾ یونس ﴿

اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں (10:72)

4. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَ لَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿سورة آل عمران 102﴾

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان"۔ ﴿سورة آل عمران 102﴾

5. إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ وَأَنْ أَتْلُو الْقُرْآنَ فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿النمل ٩٢:٢٧﴾

"مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی بندگی کروں جس نے اسے حرم بنایا ہے اور جو ہر چیز کا مالک ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم بن کر رہوں (91) اور یہ قرآن پڑھ کر سناؤں" اب جو ہدایت لختیار کرے گا وہ اپنے ہی بھلے کے لیے ہدایت لختیار کرے گا اور جو گمراہ ہو اُس سے کہہ دو کہ میں تو بس خبردار کر دینے والا ہوں (النمل 27:92)

سلام ، سلام ، مسلم ، مسلمان

ان ناموں میں کیا مشترک ہے؟ "السلام" اللہ کا صفاتی نام ہے ... سلام ، سلام ، مسلم ، مسلمان، کی آپس میں ایک نسبت، تعلق ہ، غور کریں ... اس میں ملاوٹ نہیں ہو سکتی۔

سلام ، مسلم ، سلام بنیادی طور پر عربی زبان کے بنیادی، روٹ (س، ل، م) سے ہیں جو قرآن میں 16 مختلف حاصل شدہ شکل میں 140 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں "سلام" گھ مرتبہ استعمال ہوا۔

"مسلمان" مختلف طریقہ سے 51 مرتبہ آیا :[مُسْلِمٌ = 39 مُسْلِمِينَ 22 إِسْلَامٌ 8، مُسْلِمَاتٌ 2، 1 مُسْلِمَةً، مُسْتَسْلِمُونَ 1]۔ [تفصیل لنک۔۔ نام کی لمیت ...]

اللہ کے لیے کیے گئے ڈھیروں صفاتی نام بھی پسند نہیں،

اپنی خواہش نفس کو رد نہیں کر سکتے....

خود ساختہ نام رکھنا ہے، یہ بدعت ضالہ نہیں تو کیا ہے؟ بلکہ زیادہ؟

یسا مذہب ایسا فرقہ جن کا نام نہ قرآن میں نہ حدیث میں ...

مگر جو نام ہم نے خود ایجاد کر لئیے گھڑ لئیے ان پر اعتراض غلط نہیں۔ سب یہ حنفی، مالکی، شافعی بمبلی، وہابی، بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، سلافی کیا قرآن میں اللہ نے استعمال کئیے یا حدیث میں؟

فروعی باتوں میں کہ رفع یدین کرنا ہے کہ نہیں، آمین لُذد آواز سے یا ہستہ؟ ہم فوراً حدیثوں کے ریفرنس مانگتے ہیں، پھر بحث، بدعات، فتوے، فرقے مگر اللہ کی ۴۱ آیات کے خلاف جاتے ہوئے معمولی تاویلیں مثالیں پیش کرتے ہیں۔ اللہ کا حکم ہے حکم، امر، اس کو رد نہیں کیا جاسکتا کسی صورت۔

نام کی "وضاحت" کا آج تک کوئی فائدہ ہوا؟

ہاں فرقہ واریت کو فروغ ملا، لیبل لگا کر

مسلمان کے لئیے اللہ کا حکم۔۔ کہ۔۔

وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

"ہم نے سنا اور طاعت قبول کی"

کافی ہے۔۔

مسلم

محترم حضرات۔۔ مقصد کسی مسلمان گروہ یا افراد کی تضحیک یا دل آزاری نہیں۔۔ تمام مسلمان کمیونیٹیز کا احترام ہے، اس گروپ میں علما اور پڑھے لکھے ممبرز ہیں جن سے انٹلکچوئل ڈیٹیلگ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح علم میں اضافہ ہوتا اور ایمان میں مزید پختگی پیدا ہوتی ہے۔۔ غلط فہمیوں کا ازالہ ممکن ہے۔

مسلم

جب مسلم نام والی آیات کو فرقہ بازی سے ممنوع والی آیات سے ملا کر اور موجودہ فرقوں کے نام اور تعداد کو دیکھیں تو اللہ کی حکمت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔۔ مگر اپنے اجداد اور نظریات کو ترک کرنا بہت مشکل ہے۔۔

أَرَأَيْتَ مَنِ تَخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكَيْلًا ﴿۴۳﴾

"کبھی تم نے اُس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو؟ کیا تم ایسے شخص کو راہ رست پر لاتے کا نمہ لے سکتے ہو؟ (25:43)

اہل حدیث 4

کیا فرقے اس لیے وجود میں آتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ نام *مسلم* نہیں رکھا؟

کیا لگے دین اسلام میں جتنے بھی ماننے والے ہیں وہ لگے صرف *مسلم* کہلائیں تو فرقے پیدا نہیں ہوں گے؟

جو شخص *قرآن اور سنت* ، *صراط مستقیم* ، *سییل مؤمنین* سے ہٹے گا فرقہ بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا چنا ہوا نام رکھنے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا، جب تک تین بہترین زمانے میں موجود لوگوں جیسا عقیدہ اور عمل نہ رکھتا ہو۔

مسلم نام کے ساتھ صحیح عقیدہ اور صحیح عمل کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔
واللہ عالم

مسلم

آپ سے کچھ متفق -- فرقہ واریت کی بہت وجوہات ہیں، تفصیل اس لنک پر :

<http://salaamone.com/why-sectarianism/>

ان میں ایک اللہ کے نئیے نام کو چھوڑنا -- تبدیل کرنا۔ یا کم ہمیت دینا ہے جو ہمارے ماڈرن سٹیٹ کو ظاہر کرتا ہے کہ ہم قرآن پر عمل درآمد میں کتنے سیریس ہیں؟

ہم زبان سے قرآن کو اللہ کی کتاب مانتے ہیں -- دل سے بھی مگر شائید کہیں کچھ گڑبڑ ہے --

کچھ معاملات میں اپنی عقل اور لاجک کو قرآن پر ترجیح -- اوہ -- سخت لفظ ہے -- بحر حال شائید اپنے نفس پر چل پڑتے ہیں --

ہمیں قرآن، اللہ پر مکمل بھروسہ کرنا ہے اللہ کے نئیے ہوئے نام پر ڈٹ جانا ہے -- اللہ ہماری اور دین اسلام کی حفاظت کرے گا اور جو وسوسے اور خیالات زہن میں اٹھتے ہیں ان کا ازالہ کرے گا -- یہ پہلا قدم ہو گا -- ہماری کوشش اللہ کے حکم کے مطابق --

.....

مسلم ، سلام ، اسلام :

بنیادی طور پر روٹ س -ل -م سے ہیں جو قرآن میں 16 مختلف حاصل شدہ شکل میں 140 مرتبہ استعمال ہوا ہے -- مسلم مختلف نڈاز میں 43 مرتبہ ہے -- تفصیل لنک پر ..

”سلام“ لسماء الحسنی یعنی اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر عیب سے پاک ہے۔ سلام کا مترادف سلامتہ ہے اور بعض نے سلامتہ کی جمع سلامبتائی ہے۔ سلام تسلیم کا اسم ہے اور شریعت کی اصطلاح میں اس سے مراد دو یا دو سے زیادہ مسلمانوں کی آپس میں ملاقات کے وقت کی دعا یعنی للسلام علیکم کہنا ہے۔ جواب کے لیے وعلیکم للسلام کے لفاظ ہیں۔ سلام کرنے والا اور جواب دینے والا دونوں ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ کے کلمات کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

جیسا کہ عربی ”سلام“، لسی طرح عبرتی ”شالوم“ دو اداروں (خاص طور پر انسان اور خدا کے درمیان یا دو ممالک) کے درمیان امن کا اشارہ کر سکتا ہے، یا تفرادی یا افراد کے ایک گروہ کی بہبود، فلاح و بہبود یا حفاظت کے لئے۔ عبرتی جڑوں کی ایک مکمل لٹمیولوجی تجزیہ ظاہر کرتی ہے کہ ’لوم‘ شالوم کے لئے بنیادی جڑ لفظ تھا۔

یہودیوں میں، شالوم (امن) تورہ کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے: ”اس کے راستے خوشگوار طریقے ہیں اور اس کے تمام راستے شالوم ہیں۔“ [مثال 3:17] ”تالمود میں بیان ہے، ”پوری تورات شالوم کے طریقوں کے لئے ہے“۔ [تلمود، گٹن b59] ممیونائٹس اپنے مشنہ تورات میں تبصرہ کرتے ہیں: ”امن عظیم ہے، کیونکہ پوری دنیا میں امن کو فروغ دینے کے لئے پوری تورات کو دیا گیا تھا، جیسا کہ یہ کہا گیا ہے ”اس کے راستے خوشگوار طریقے ہیں اور اس کے تمام راستے امن ہیں۔“ [ربی موسیٰ بن میمون، منشنہ تورات ہ، چنوکہ کے قوانین 4:14]

اللہ سبحان تعالیٰ نے دین اسلام اور مسلمان نام پسند فرمایا
 ”اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور تم میں سے لختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔“ (قرآن)

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام پر قائم لوگوں کا نام ”مسلم“ رکھا ہے و احد مرد ہے تو ”مسلم“، دو مسلم مرد ہیں تو ”مسلمان“، تین یا زیادہ جمع میں مسلم مرد ہوں تو ”مسلمون“ یا ”مسلمین“، اس کا مقبول اردو، ترجمہ ”مسلمان“ Muslim ہے۔ قرآن میں 43 مختلف شکل میں استعمال ہوا ہے، یہ روٹ س-ل-م سے ماخوذ ہے۔

اور مسلمان کے علاوہ دوسرے نام بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارے لئے پسند فرمائے ہیں [.... لنک]

اسلام میں مختلف فرقے بننے کے اسباب

ہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے اختلاف کے اسباب و وجود پر قرآن مجید کی بے شمار آیتیں شاہد ہیں جن اسباب سے ہل کتاب میں اختلاف پھوٹے وہ اسباب امت مسلمہ میں بھی مدت دراز سے وجود پذیر ہو چکے ہیں۔ اور اختلافات باہمی کا جو نتیجہ یہود و نصاریٰ کے حق میں نکلا تھا، مسلمان بھی صدیوں سے اس کا خمیازہ ٹھا رہے ہیں۔ کتاب الہی کو پس پشت ڈالنے اور تلبیاء کی سنت و طریقے کو فراموش کر دینے اور اس کی جگہ کم علم اور دنیا ساز علماء اور گمراہ مشائخ کی پیروی اختیار کرنے کا جو وطیرہ ہل کتاب نے اختیار کر رکھا تھا مسلمان بھی عرصہ دراز سے اسی شاہراہ پر گامزن ہیں وضع مسائل اور اختراع بدعات سے دین کو تبدیل کرنے کا جو فتنہ یہود و نصاریٰ نے برپا کیا تھا بد قسمتی سے مسلمان بھی اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے دین حنیف کا حلیہ بگاڑ چکے ہیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت میں اختلاف بے حد ناگوار تھا۔ صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ امتوں کی مثال دے کر اپنی امت کو باہمی اختلافات سے ڈر لیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن لعاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انہیوں کی آواز سنی جو کسی آیت کی نسبت آپس میں اختلاف کر رہے تھے پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور آپ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار ظاہر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات یہی ہے کہ تم سے پہلے لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کرنے ہی کے سبب ہلاک ہو گئے۔ (مشکوٰۃ باب الاعتصام، صفحہ ۲۰)

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے اور مختلف فرقوں میں بٹ جانے سے منع فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجاتے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کی تہی لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔
(ال عمران۔ ۱۰۵)

یہ آیت دین میں باہمی اختلاف اور گروہ بندی کی ممانعت میں بالکل واضح اور صریح ہے اللہ تعالیٰ نے گذشتہ امتوں کا نکر کرتے ہوئے امت مسلمہ کو ان کی روش پر چلنے سے منع فرمایا، اس آیت کے ذیل میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت میں مومنوں کو آپس میں متحد رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور ان کو اختلاف و فرقہ بندی سے منع کیا گیا ہے اور ان کو خبر دی گئی ہے کہ پہلی لمٹیں صف آپس کے جھگڑوں اور منہبی عداوتوں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں بعض نے کہا کہ ان سے اس امت کے بدعتی لوگ مراد ہیں اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ حروری خارجی ہیں

(تفسیر خازن، علامہ علاء الدین ابو الحسن بن برہیم بغدادی۔ جلد ۱ صفحہ ۲۶۸)

صحیح مسلم میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے سامنے اس طرح سمیٹ دیا کہ مشرق و مغرب تک بیک وقت دیکھ رہا تھا اور میری امت کی حدود مملکت وہاں تک پہنچیں گی جہاں تک مجھے زمین کو سمیٹ کر دکھایا گیا ہے اور مجھے دو خزانے عطاء فرمائے گئے ہیں ایک سرخ اور دوسرا سفید آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے بارے میں عرض کیا تھا کہ اسے ایک ہی قحط سالی میں صفحہ ہستی سے نہ مٹایا جائے اور یہ کہ میری امت پر مسلمانوں کے علاوہ کوئی خارجی دشمن مسلط نہ کیا جائے جو مسلمان کے بلاد و لسات کو مباح سمجھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو اب ارشاد فرمایا کہ! اے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب میں کسی بات کا فیصلہ کر دیتا ہوں تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ میں نے آپ کی امت کے بارے میں آپ کو وعدہ دے دیا ہے کہ اسے ایک ہی قحط سالی میں تباہ نہیں کیا جائے گا اور دوسرا یہ کہ ان کے اپنے افراد کے علاوہ کسی دوسرے کو ان پر مسلط نہیں کیا جائے گا جو ان کے مملوکہ مال و لسات کو مباح سمجھ لے اگرچہ کفر کی ساری طاقتیں لکٹھی ہو کر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے جمع کیوں نہ ہو جائیں ہاں! مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرتے رہیں گے۔

حافظ ابن حبان رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں لکھا ہے اور اس میں یہ لفاظ زائد ہیں!

میں اپنی امت کے بارے میں ان گمراہ کن پیشواؤں سے ڈرتا ہوں اور جب میری امت میں آپس میں تلواریں چل پڑیں گی تو قیامت تک نہ رُک سکیں گی اور اس وقت تک قیامت نہ ہو گی جب تک میری امت کی ایک جماعت مشرکوں سے نہ مل جائے اور یہ کہ میری امت کے بہت سے لوگ بُت پرستی نہ کر لیں۔ اور میری امت میں تیس چھوٹے مجال پیدا ہوں گے جو سب کے سب نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا اور میری امت میں ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور فتح یاب ہوگا جن کی مدد چھوڑنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو فتنہ بنی اسرائیل پر آیا وہی قدم با قدم میری امت پر آئے والا ہے کہ اگر ان میں سے ایک شخص ایسا ہو گا جس نے اعلانیہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہو گا، تو میری امت میں بھی ایسا شخص ہو گا یہ حرکت کرے گا بنی اسرائیل میں پھوٹ پڑنے کے بعد بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، اور میری امت بہتر (۷۳) فرقوں میں منفرق ہو جائے گی ان میں بہتر (۷۲) دوزخی ہوں گے اور ایک فرقہ باجی یعنی جنتی ہو گا، صحابہ رضوان علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ! ناجی فرقہ کون سا ہوگا؟ فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہما کے طریقہ پر چلتا ہوگا۔ (ترمذی)

وضاحت:

اس حدیث میں منموم فرقوں سے فروعی مسائل میں اختلاف کرنے والے فرقے مراد نہیں ہیں، بلکہ اس سے مراد وہ فرقے ہیں جن کا اختلاف اہل حق سے اصول دین و عقائد اسلام میں ہے، مثلاً مسائل توحید، تقدیر، نبوت، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و موالات وغیرہ میں، کیونکہ انہی مسائل میں اختلاف رکھنے والوں نے باہم کفار و تکفیر کی ہے، فروعی مسائل میں اختلاف رکھنے والے باہم کفار و تکفیر نہیں کرتے، (۷۳) و ان فرقہ جو ناجی ہے یہ وہ فرقہ ہے جو سنت پر گامزن ہے، بدعت سے مجتنب اور صحابہ کرام سے محبت کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلتا ہے، حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (۷۳) و ان فرقہ ہی اول و ہلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشین گوئی تھی وہ محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی بد قسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماتنا علیہ و صحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں ہرگز وہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور بہتر (۷۲) فرقوں میں شمار کرتا ہے۔

حالات کہ اگر اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اختلاف مسالک اور فروعیات دین مختلف لرائے ہونے کے باوجود تمام مسلمان جو اللہ تعالیٰ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اچھی یا بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر، اور موت کے بعد دوبارہ ٹھنڈے پر لیماں رکھتے ہیں حضرت محمد صلعم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور صاحب استطاعت ہونے پر حج کرتے ہیں معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکرات سے روکتے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک یہ سب مومن ہیں بشرطیکہ وہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے ہوں۔ دوسرے الفاظ میں جو شخص دین کی مبادیات پر لیماں رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعیات

میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے۔ ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطا کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فروری اختلافات میں قلت فہم کی بنا پر مختلف مکاتب فکر پیدا ہو جاتے ہیں۔

72 فرقوں کی تصریح

72 فرقوں کی تصریح علامہ ابن جوزی نے اس طرح بیان کی ہے کہ ابتداء میں جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اور سواد اعظم سے علیحدہ ہو کر خوارج اور دیگر فرقے بنے تھے پھر لکے رد عمل میں مزید چار فرقے اور پیدا ہو گئے یعنی قدریہ، جبریہ، جہمیہ، مرجیہ۔ اس طرح ان گمراہ فرقوں کی کل تعداد چھ ہو گئی۔ علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ ان چھ فرقوں میں آپس میں مسلسل ٹوٹ پھوٹ اور تفریق ہوتی رہی یہاں تک ان میں سے ہر فرقہ بارہ بارہ فرقوں میں تقسیم ہو گیا۔ اس طرح مجموعی طور پر ان گمراہ فرقوں کی تعداد حدیث نبوی کی تصریح کے مطابق 72 ہو گئی۔ ان 72 فرقوں کے لگ لگ نام کی سرحدات اور ان کے عقائد کی تفصیل یہاں بخوف طوالت بیان نہیں کی جا سکتی۔ ان کی تفصیلات ”تحفہ ثلثا عشریہ“ از حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

احادیث قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں تمام مومنین کو آپس میں بھائی بھائی کہا گیا ہے۔ اور قرآن مجید میں بھی آپس میں جنبتیں دینے کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔

بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، اور جن لوگوں نے کفر کیا اور (نیوی) فائدے لٹھا رہے ہیں اور (اس طرح) کہا رہے ہیں جیسے چوہائے (جانور) کھاتے ہیں سو دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہے (محمد۔ ۱۲)

یہ اور اس طرح کی بیشمار آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جن میں مومنین صالحین کی مغفرت اور فوز و فلاح کا وعدہ کیا گیا ہے اور کفار مشرکین کے لئے جہنم کی وعید سنائی گئی ہے جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے ایمان سے خارج نہیں ہوتا دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطا کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع ایک جیسے رکھے ہیں بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فرعی اختلاف میں قلت فہم کی بناء پر دو فریقوں میں سے ایک یقینی طور پر غلطی پر ہو گا اور دوسرے فریق کا نظریہ درست اور شریعت کے مزاج و احکام کے مطابق لہذا ایسی صورت میں جو فریق دانستہ طور پر

غلطی پر ہے تو اس کا دینی اور اخلاقی فرض یہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنی لٹائیت اور کبر و غرور کو پس پشت ڈال کر اس غلطی سے تائب ہو جائے اور اپنی کم فہمی اور جہالت کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے بلاشبہ وہ غفور رحیم ہے اور لگے اس فریق سے غلطی کا ارتکاب نادرستہ طور پر ہو رہا ہے تو اس کا شمار (سیئات) میں ہو گا ایسی صورت میں فریق مخالف یعنی فریق حق کا فرض ہو گا کہ وہ اپنے ان بھائیوں کو نرمی محبت اور نلسوزی سے سمجھائیں اور صحیح راہ عمل واضح کریں۔ اس کے باوجود بھی لگے دوسرا فریق سمجھ کر نہیں دیتا تو اس کے لئے ہدایت کی دُعا کریں۔ آپ اپنی نمداریوں سے سبکدوش ہو گئے مسلمانوں کی (سیئات) یعنی کوتاہیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔۔۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کئے اور ان سب چیزوں پر ایمان لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئیں وہ چیزیں ان کے رب کے پاس سے امر واقعی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو تاپیوں کو درگزر فرماتے گا اور ان کی حالت درست کرے گا۔ (محمد۔ ۲)

لہذا معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ایمان و عمل صالح کے مطالبہ کو پورا کرنے کے بعد ان کے تمام گناہوں اور کوتاہیوں کو معاف کرنے کا اعلان عام کر رہا ہے تو دوسروں کو یہ حق کب پہنچتا ہے کہ وہ اپنے صاحب ایمان بھائیوں کو محض فروعی اختلافات کی بناء پر جہنم رسید کر دیں اور ان کا شمار ان بہتر (۷۲) ناری فرقوں میں کرتے رہے جو خارج ایمان ہونے کی بناء پر زبان وحی و رسالت سے دوزخی قرار پائے؟ کیا ان کی یہ روش اللہ کے کلام کو جھٹلانے کے مترادف نہیں ہے؟

علماء کا منفی کردار :

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا لِسْمِهِ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رِسْمُهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُوذُ (رواه البيهقي في شعب الایمان)

" اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن میں سے صرف اس کے نقوش باقی رہیں گے۔ ان کی مسجدیں (بظاہر تو) آباد ہوں گی مگر حقیقت میں ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے۔ انہیں سے (ظالموں کی حمایت و مدد کی وجہ سے) دین میں فتنہ پیدا ہوگا اور انہیں میں لوٹ آئے گا (یعنی

تہیں پر ظالم) مسلط کر دیئے جائیں گے۔" (بیہقی)

تشریح :

یہ حدیث اس زمانہ کی نشان دہی کر رہی ہے جب عالم میں اسلام تو موجود رہے گا مگر مسلمانوں کے دل اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہوں گے، کہنے کے لئے تو وہ مسلمان کہلائیں گے مگر اسلام کا جو حقیقی مدعا اور منشاء ہے اس سے کو سوں دور ہوں گے۔ قرآن جو مسلمانوں کے لئے ایک مستقل ضابطہ حیات اور نظام علم ہے اور اس کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی کے لئے راہ نما ہے۔ صرف برکت کے لئے پڑھنے کی ایک کتاب ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ یہاں "رسم قرآن" سے مراد یہی ہے کہ تجوید و قرأت سے قرآن پڑھا جائے گا، مگر اس کے معنی و مفہوم سے ذہن قطعاً نا آشنا ہوں گے، اس کے اولمر و نوابی پر عمل بھی ہوگا مگر قلوب لخالص کی دولت سے محروم ہوں گے۔

مسجدیں کثرت سے ہوں گی اور آباد بھی ہوں گی مگر وہ آباد اس شکل سے ہوں گی کہ مسلمان مسجدوں میں آئیں گے اور جمع ہوں گے لیکن عبادت خداوندی، تکر اللہ اور درس و تدریس جو بناء مسجد کا اصل مقصد ہے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہوگا۔ اسی طرح وہ علماء جو اپنے آپ کو روحانی اور دنی پیشوا کہلائیں گے۔ اپنے فریض منصبی سے ہٹ کر مذہب کے نام پر امت میں تفرقے پیدا کریں گے، ظالموں اور جابروں کی مدد و حمایت کریں گے۔ اس طرح دین میں فتنہ و فساد کا بیج بو کر اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کریں گے۔

.....

ہل حدیث 4

فرق اور تفرقہ

"میں نے افراق پر کتابیں لکھ کر اسلام کی خدمت کی ہے۔ تفرقہ نہیں پھیلايا، فرق بتایا ہے۔ لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کے اسلام کی طرف پلٹنے اور اسلام کو صرف قرآن اور سنت کے مطابق دیکھنے کی ترغیب دی ہے" * علامہ XXXXXX *
 (قومی XXXXXX لاہور فروری 1987 صفحہ 30)

.....

مسلم

ماٹھا اللہ جزاک اللہ .. اللہ آپ کو اس نیکی کا اجر دے .. اس کی کاپی پوسٹ کر دیں تو ہم بھی مستفید ہو سکیں۔ شکر یہ

.....

اہل حدیث 1

ہر کوئی مسلم ہونے کا دعویٰ دار ہوتا ہے دعویٰ سے رتی برابر فرق نہیں پڑتا فرق عمل سے پڑتا ہے ۔ اللہ ہم سب کو عقل سلیم عطا کرے ۔ اور کاش ایسا ہو کہ ہو مسلم ایک ہی نظریات کا حامل ہو

دنیا میں کونسا گروہ ہے امت محمدیہ میں جو خود کو مسلم کلیم نہیں کرتا آپ احباب شاید اس فکری تحریف کو ہلکا جان رہے ہیں لیکن آپ کو یہ معلوم نہیں تکفیر کی ابتداء ہے یہ نکتہ نظر۔ کہ صرف مسلم نام رکھنے والا مسلم ہے

باقی لٹنی تفصیلی بحث سے بھی اگر ہم بات سمجھانے سے قاصر ہیں تو آپ سے عرض پہلے بھی کی تھی کہ خود کو صرف مسلم کہ لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں

ایک طرف کافر کو کافر نا ماننے کا تصور پھیلا ہوا ایک طرف صرف مسلم کلیم کرنے والے کو صحیح مسلم سمجھنا کا تصور پروان چڑھ رہا ۔ اللہ ہی اصلاح کرنے والا ہے زبان سے کہ بھی دیا لا لہ تو کیا حاصل

؟۔ دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

مسلم : خودک۔ ہم سب اپنے آپ کو صرف 'مسلم' کہیں .. کسی وضاحت ضرورت نہیں کیونکہ ... " نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں " ... فرق عمل سے پڑتا ہے۔

بیانیہ

ہم سب مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو ہم قرآن و سنت کی بنیاد پر اصل دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے صرف ایک نام سے پکارے ، پہچانے جائیں، جو نام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار رپیٹ کیا ... یہ ابتداء ہو گی، پہلا قدم "اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ" "دین کامل" **Perfected religion** کی طرف ...

کوئی تکفیر نہیں ... مقصد قرآن کی 41 آیات کی طرف توجہ مبذول کرنا ہے ... غور و فکر سے ان پر عمل درآمد سے ہماری فلاح ہے

لْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَانْتَمَتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ يَبْنَؤًا فَمَنْ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَافٍ لِّاِيْمِهِ فَاِنَّ لِلّٰهِ عَفْوًا رَّحِيْمًا (سورہ مائدہ 3)

"آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ہے" (سورہ مائدہ 3)

هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۗ (سورة
الحج: 78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ
رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ.. (سورة الحج: 78)

إِنَّ الَّذِينَ قَفَرُوا بَيْنَهُمْ وَكَانُوا شَيْعًا أَسْتَمْتُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ بَيَّنَّهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
(الأنعام ۱۰۹)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ
واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ تمہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔
(الأنعام ۱۰۹)

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا
"اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈلو۔" (آل عمران
۱۰۳)

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان ۳۰)

"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان ۳۰)

.....

مسلم

مسلمان کی تکفیر اور علماء کا اجماع :

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ (سورة يوسف : 12:106)

یہ آیات کفار مکہ کے متعلق تری جو اللہ پر ایمان بھی رکھتے تھے اور شریکوں کو بھی
عبادت میں شامل کرتے تھے۔ اس کو موجودہ مسلمان فرقوں پر لاگو کرنا اجماع علماء
سلام نہیں، تکفیری خوارج ایسا کرتے ہیں کہ مخالفین کی تکفیر ... جن کی پاکستان
کے تمام مسلمان مکاتب فکر کے ۱۸۰۰ سے زائد علماء جن میں اہل حدیث علماء بھی
شامل ہیں، سختی سے تردید اور منہم کی ہے۔ یہ جمہور علماء کا نظریہ نہیں۔ اگر کچھ
مکتب فکر یا ان کے علماء یا پیروکار ایسے نظریات رکھتے ہوں تو ہم جانتے ہیں کہ اہل
سنت میں "تکبیر" نہیں، وہ جھوٹ، منافقت کے قائل نہیں۔ سوشل میڈیا میں ایک دوسرے
پر بحث میں فتوے بازی، بہتان بازی، لیل یا حجت نہیں، ہر اہل سنت کا فرقہ دوسرے
کے خلاف بھرپور دلائل لیے پھرتا ہے۔ جو امت میں تفرقہ بڑھا سکتا ہے کم نہیں کر
سکتا۔ میری کوشش اور درخواست ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔

سورة يوسف میں صرف پانچ آیات قبل یہ آیات موجود ہے :

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا ۖ وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (سورة يوسف : 12:101)

"میرا خاتمہ سلام پر (مسلمًا) کر اور تجماع کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا۔" (12:101)

: (سورة يوسف).

(سلام = اللہ کی بندگی و غلامی)

مسلمان کی تکفیر .. کفر

حدثنا عثمان بن ابی شیبہ ، حدثنا جریر ، عن فضیل بن غزوان ، عن نافع ، عن ابن عمر ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " لئما رجل مسلم كفر رجلا مسلما ، فإن كان كافرا وإلا كان هو الكافر " .

عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر قرار دے تو لگے وہ کافر ہے (تو کوئی بات نہیں) ورنہ وہ (قاتل) خود کافر ہو جائے گا۔" [سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 4687]

تخریج دارالدعوى: «تقریباً ابو داؤد، (تحفة الأشراف: ۸۲۵۴)، وقد أخرجه: صحيح البخاري/الأدب ۷۳ (۶۱۰۴)، صحيح مسلم/الإيمان ۲۶ (۱۱۱)، سنن لترمذی/الإيمان ۱۶ (۱۲۳۷)، مسند احمد (۲/۲۳، ۶۰) (صحيح) «قال الشيخ الألباني: صحيح

پہل حدیث 4

* ایک مسئلہ حل کر دیجیے :

* ایک مسلم *

صحابہ سے بدتمیزی کرتا ہے، قبر ولوں سے مانگتا ہے، رسالت کے مکمل ہونے کو نہیں مانتا، رسول لکرم ﷺ کی اطاعت کی بجائے کسی اور کی اطاعت کرتا ہے، وغیرہ

* دوسرے مسلم *

جو صرف وحی : قرآن اور صحیح حدیث پر عمل کرتا ہے اس سے بیٹھی کا رشتہ مانگنے آیا ہے تو تمام فاضل دوست اس سلسلے میں *بیٹھی والے مسلم* کو کیا مشورہ دیتے ہیں؟؟

وہ تحقیق کرے یا رشتہ قبول کر لے؟

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ (12:106 : سورہ یوسف)

ان میں سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں

"يا ايها الذين آمنوا إن جآكم فاسق بنبا فتيبوا!"

اے مسلمانو! لگے تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو"(سورہ

الحجرات : 6

رشتہ داری اور تحقیق :

جب کوئی شخص کسی کی بیٹی رشتہ مانگتا ہے تو یہ لچانک نہیں ہو جاتا .. کہ کوئی غیر لجنبی انسان کسی کے دروازہ پر دستک دے ... اور بیٹی کا رشتہ مانگے ؟ پہلے دونوں طرف آپس میں جول بھڑتے ہیں ایک دوسرے سے جان پہچان بھڑتے ہیں ، ساتھ ساتھ تحقیق کرتے ہیں .. جب تسلی اور اطمینان ہوتا ہے تو رشتہ کی بات ہوتی ہے۔

مزید وقت لگتا ہے .. لکڑ منگنی بھی ہوتی ہے یا "" ہان " کہتے ہیں .. اس کے باوجود مزید وقت گزر جاتا ہے .. لگر کوئی گڑبڑ ہو بات ختم ہو جاتی ہے ... کوئی شخص صرف کسی کے کہنے پر کہ وہ نیک لوگ ہیں ، بیٹا ملازمت یا برسوں روزگار ہے .. کہنے پر رشتہ داری نہیں قائم کرتا .. تحقیق لازم رواج ہے .

ایک تازہ مثال ، میرا ایک دوست ڈاکٹر ہے ، عام سادہ مسلمان ، زیادہ مذہبی نہیں ، اس کی بیٹی امریکہ میں پڑھ رہی ہے ، اس کا رشتہ آیا ، لڑکا بھی باہر ہے .. کسی مزید بات چیت سے پہلے اس نے لڑکے والوں سے پہلا سوال کیا کہ: کیا آپ شیعہ یا قادیانی تو نہیں؟ تہوں نے کہا نہیں .. پھر بات شروع ہوئی..... اس سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام مسلمان ان دو سے مطمئن نہیں۔ جو حقیقت سے قریب ہے لگرچہ شیعہ کو مسلمان ہی سمجھا جاتا ہے مگر لکڑ لوگ رشتہ داری پسند نہیں کرتے۔

اب اس ٹاپک کو کسی کے زبانی "مسلم" یا مسلمان ہونے کے دعوے سے جوڑتے ہیں .. ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ کسی کی بیٹی کا رشتہ نہیں مانگ رہا .. نہ ہی وہ آپ سے کسی قسم کے سماجی یا معاشرتی تعلق کا تقاضا کرتا ہے ... لگر آپ کے اس سے کوئی کاروباری یا کسی قسم کا عام واسطہ ہے .. آپ کا ہمسایہ ہے .. وہ مسلمان ہو یا کافر .. اس سے آپ ذات پر کوئی براہ راست فرق نہیں پڑتا .. آپ اس کو اس کے گھر سے نہیں نکال سکتے نہ زیردستی اس کو مسلمان بنا سکتے ہیں .. ہو سکتا ہے کہ جیسے خیالات آپ اس کے متعلق رکھتے ہیں وہ بھی آپ کے متعلق ویسے ہی سوچتا ہو ؟ آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت کرے گا، جس کا یا تو ہم کو یقین نہیں، لگر ہے تو ہم بے صبر ہیں، خود بے منصف بن کر فوری فیصلہ کر ڈالتے ہیں۔

مسئلہ ہے کہ نفس نہیں مان رہا ، فرقہ وارانہ "بدعت ضالہ" کو ترک کرنے کو، 41 آیات قرآن ایک طرف نفس ایک طرف۔

اللہ کے دیئے ہوئے نام کو چھوڑنا۔۔۔ «کس نے چھوڑا؟»

بدیل کرنا۔۔۔ «کس نے تبدیل کیا؛ وضاحت کرنے کو تبدیلی قرار دینا»»»

یہ ہے آپ کی اصل الجھن جسکی طرف آپ توجہ نہیں فرما رہے۔۔۔

کسی نے کہا ہے ہم اللہ کے رکھے ہوئے نام کو تبدیل کر کے لسانی جگہ اپنا تجویز کردہ نام رکھ رہے ہیں۔

کم اہمیت دینا۔۔۔ «» یہ بات بھی بلا دلیل ہے۔

یہ سب وہم کے سوا کچھ نہیں۔

کئی دفعہ یہ بات دہرائی جا چکی ہے کہ کسی نے اللہ کے رکھے ہوئے نام کو ریجیکٹ کیا ہے نہ تبدیل۔۔۔ صرف لسانی وضاحت کی ہے کہ اس کا اصل مصداق کون لوگ ہیں۔ کیا قرآن و سنت میں کہیں وضاحت پر پابندی ہے؟

.....

سب لسانی اہمیت پر متفق ہیں تبھی تو اس کے دعویدار ہیں سارے حتیٰ کہ مرزلی بھی۔ باقی عمل عمل میں فرق ہے اس فرق کو ایک نام دے دیا گیا اور آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔

.....

مسلم ۲

اگر مسلم کے علاوہ کوئی اور نام رکھا جاتا بدعت اور فرقہ واریت نہیں تو بدعت اور فرقہ واریت کے خلاف لیلیں لینی چھوڑ لیں۔ پھر ہر ایک کو وہ حق لیں جو آپ نے خود اختیار کر لیا ہے۔

.....

مسلم

اعلیٰ مسلمان اور گھٹیا مسلمان، مسلمان کون کافر کون؟

ہم مسلمانوں کو بریلوی، دیوبندی، حنفی، شیعہ، سلفی، اہل حدیث یا کسی اور نام سے پکارتے ہیں، جو وہ بخوشی خود قبول کر چکے ہیں اور ناموں سے ان کے ایمان یا مسلمانیت کا فتویٰ لگاتے ہیں، کچھ فروعی اختلافات کی وجہ سے، صرف لیبل لگا کر،

کیا ہمارے اس قدم سے وہ کافر، مشرک بن جائیں گے یا اسلام کے نچلے درجہ پر چلے جائیں گے اور کیا ہم اعلیٰ ایمان دار قرار ٹکٹنیر ہو جائیں گے؟

ایمان کا فیصلہ تو اللہ کا اختیار ہے، لہٰذا کسی کا کفر یا شرک ظاہری طور پر واضح ہو جیسے قادیانی لوگ تو مسلمانوں کا لجماع ہوا اور ان کو اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔

ان کے علاوہ سب نام جو مشہور فرقے یا گروہ ہیں ایک دوسرے کی تکفیر نہیں کرتے، صرف تکفیری خوارج ہبشت گرد اپنے علاوہ دوسروں کو کافر کہہ کر مرتد قرار دیتے ہیں اور قتل کرتے ہیں۔ تمام مکتبہ فکر (بریلوی، بیوبندی، حنفی، شیعہ، سلفی، اہل حدیث) کے ۱۸۰۰ سے زائد علماء نے ان کو مسترد کیا "پیغام پاکستان" میں، یہ لجماع ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ سب (بریلوی، بیوبندی، حنفی، شیعہ، سلفی، اہل حدیث، سلفی) علماء ایک دوسرے کو اختلافات کے باوجود مسلمان سمجھتے ہیں۔ جس کا ظہار علامہ صاحب نے اس فورم پر بھی کیا، تو پھر ہم ان ناموں سے چھٹکارا کیوں نہیں حاصل کرتے، اور اللہ کے پسندیدہ نام "مسلمان" اسلام پر متفق کیوں نہیں ہو جاتے؟

وضاحت کے بہانے قرآن کی آیات کا عملی ٹکاریا بدعت؟

کچھ علماء کہتے ہیں کہ بدعت، کوئی ایسی نئی بات اسلام میں داخل کرنا ہے جو قرآن و سنت سے ثابت نہ ہو، دوسرے علماء کہتے ہیں ہر ایسی نئی بات جو قرآن و سنت کے برخلاف ہو بدعت ہے۔ جب اللہ نے مسلمانوں کو ایک نام دے دیا تو اس کے مقابل یا اس کے ساتھ کچھ نیا نام جوڑنا کیا بدعت ہے یا اس سے بھی لگے؟ کیا یہ اللہ کے حکم سے ٹحراف نہیں ہے؟

یہ معمولی یا صرف ایک نام کی بات نہیں.. ایمان کی بات ہے کہ ہم اللہ کے حکم کا عملی ٹکار کر کہ کدھر جا رہے ہیں؟ مسلمان کا مطلب ہے کہ اللہ کے حکم کے لگے سرنگوں ہونا، اطاعت میں جھک جانا نہ کہ تاویلات سے اللہ کے حکم کا ٹکار کرنا، صحاب سبت کی طرح؟

بہت لوگ دین اسلام کے کے احکام کو مانتے ہیں مگر عمل میں سستی کرتے ہیں اپنے آپ کو گناہگار سمجھ کر اللہ سے معافی اور بخشش کے طلبگار رہتے ہیں۔ مگر جو لوگ اللہ کے احکام کے برخلاف عمل کریں اور حجت و دلائل بھی دیں اللہ کے حکم کی نافرمانی کے حق میں؟ ایک دانشور صاحب جو شاید شراب کے شوقین تھے ٹی وی پر دلیل دیتے تھے کہ شراب اسلام (قرآن) میں ممنوع نہیں ہے۔ اس طرح کے حضرت کو کیا کہیں؟

اگر وضاحت کرنا ہو تو وہ اللہ کے دیئے گئے نام میں تبدیلی یا اضافہ سے مناسب نہیں۔ تفسیر کو قرآن کے ساتھ نہیں جوڑا جاتا، علیحدہ لکھا، پڑھا جاتا ہے کہ کہیں اصل کے ساتھ مکس نہ ہو جائے۔ اگر ساتھ لکھیں تو وہ تفسیر نہیں تحریف کے زمرہ میں آجاتے

گی۔

کیا مسلمان نام کے ساتھ اس قسم کی وضاحت صحابہ کرام نے کی؟

خوارج کو نام دیا گیا ، اصل کو نہیں تبدیل کیا .. اور بھی تلاف ہوتا تھا۔ ان کے سامنے قرآن اور رسول اللہ کی سنت موجود تھی، آج بھی موجود ہے ، ہم کو احتیاط کرنا ہے۔ ایسی وضاحت یا اقدام جو قرآن کے واضح احکام کے برخلاف ہو اور سپرٹ کے بھی خلاف ، فرقہ واریت ، جس سے قرآن نے منع فرمایا کہ جو ایسا کرے اس سے کوئی واسطہ نہیں .. تو بہتر ہے ایسی وضاحت کو اپنے تک محدود رکھیں ، نہ پھیلائیں ...

مسلمان کے ایمان کے درجات کی وضاحت و شناخت کے بزرگ نام؟

ایک دلیل دی جاتی ہے کہ: کیونکہ بریلوی ، دیوبندی ، حنفی ، شیعہ ، سلفی ، اہل حدیث، سلفی یا منکرین حدیث (یا کوئی اور نام وغیرہ وغیرہ) سب لوگ چونکہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لہذا جو ان کو مسلمان نہیں سمجھتا یا کم درجہ کا مسلمان سمجھتا ہے ، ان کے نام کے ساتھ کوئی سابقہ یا لاحقہ یا شناخت، وضاحت کا طریقہ ہونا چاہیے ؟

اللہ نے مسلمانوں کے تین بڑے گروہوں کا ذکر قرآن میں فرمایا ہے:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ إِذِنَ لِلَّهِ تِلْكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾

پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعضے تو ان میں اپنی جاتوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے (35:32 قرآن)

مگر میرے ناقص علم میں "ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ" ، "مُقْتَصِدٌ" یا "سَابِقٌ" ناموں کے فرقوں کا اسلامی تاریخ میں نکر نہیں۔ "ظالم" گروہ تو تقریباً دور میں رہے ہیں۔ ایمان کم ، زیادہ ہوتا رہتا ہے ، اس کی اصلیت اور درجات ، کا علم اللہ کو ہے۔

اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والوں کے درجات کا نکر بھی ہے:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴿٤:69﴾

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے نعم کیا یعنی نبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے (سورۃ النساء، آیت 69) ممکن ہے کہ مستقبل میں اپنے اور دوسروں کے ایمان کی پیمائش کا کوئی پیمانہ ایجاد کرنے کے دعوے دار کسی وقت "صدیقین" ، "شہداء (شہادت دینے والے)" اور

"صالحین" کے نام سے بھی فرقے بنا ڈالیں۔ لگرچہ ایمان کی حالت کا صحیح علم اللہ کو ہی ہے۔

مگر ہم نے خود ہی (دل میں) فیصلہ کر لیا ہے کہ جس گروہ سے میرا تعلق ہے صرف وہ ہی "اصل اسلام" پر کاربند ہے باقی مشرک ہیں، لگرچہ ہم بظاہر کھل کر دوسروں کی تکفیر نہیں کرتے اور اتحاد مسلمین، فرقہ واریت کو حرام بھی کہتے ہیں کیونکہ قرآن ٹیکلر کرتا ہے کہ ان لوگوں، فرقہ بازوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم بھول جاتے ہیں کہ اللہ ہمارے نلوں کے بھید جانتا ہے، اور یہ بھی جانتا ہے کہ ہم کیا اور کیوں کر رہے ہیں، اور یہ بھی کہ کیا ہم قرآن اور اللہ کے احکام پر دل سے عمل کر رہے ہیں یا صرف ظاہری طور پر؟

کل کلاں لگر مخالف مکاتب فکر کے لوگوں نے اپنے آپ کو سلفی، اہل سنت، اہل حدیث، بریلوی یا دیوبندی کہنا شروع کر دیا تو پھر ضرورت پڑے گی کہ نام کے ساتھ اس سابقہ یا لاحقہ کا اضافہ کریں کہ 'اصلی اہل حدیث'، اصلی اہل سنت، اصلی دیوبندی، اصلی بریلوی جیسا کہ اصلی اہل سنت یا اصلی سلفی کی اصطلاحات کے معروف ہونے کا بھی نکر معلوم ہوا۔ کیونکہ منمقابل فکر رکھنے والوں نے بھی اپنے آپ کو ان ناموں سے معروف کر دیا تھا۔ پھر اصلی اہل حدیث میں بھی کئی ورژن آئیں گے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

لگر وضاحت کرنا ہو تو وہ اللہ کے دینے گئے نام میں تبدیلی یا اضافہ سے مناسب نہیں۔ تفسیر کو قرآن کے ساتھ نہیں جوڑا جاتا، علیحدہ لکھا، پڑھا جاتا ہے کہ کہیں اصل کے ساتھ مکس نہ ہو جائے۔ لگر ساتھ لکھیں تو وہ تفسیر نہیں تحریف کے زمرہ میں آجاتے گی۔

کیا مسلمان نام کے ساتھ اس قسم کی وضاحت صحابہ کرام نے کی؟ حالانکہ اختلاف ہوتا تھا۔ ان کے سامنے قرآن اور رسول اللہ کی سنت موجود تھی، آج بھی موجود ہے، ہم کو احتیاط کرنا ہے۔ ایسی وضاحت یا اقدام جو قرآن کے واضح احکام کے برخلاف ہو اور سپرٹ کے بھی خلاف، فرقہ واریت، جس سے قرآن نے منع فرمایا کہ جو ایسا کرے اس سے کوئی وسطہ نہیں.. تو بہتر ہے ایسی وضاحت کو اپنے تک محدود رکھیں، نہ پھیلائیں ...

گزارش :

کیا یہ ممکن ہے کہ تمام مسلمان اللہ کے دیے نام کو مکمل اپنا لیں، وضاحتی نام جو خود رکھ لیتے ہیں ان کو علیحدہ کر دیں اور اپنے فقہی اختلافات کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت یعنی رسول اللہ اور صحابہ کرام کے راستہ پر چلنے کی کوششیں اور دعویٰ بھی جاری رکھیں۔ اللہ اس میں برکت ڈالے گا۔ نشاء اللہ

آپ کا شکر یہ، کوئی گستاخی یا دلآزاری ہوئی ہو تو درگزر فرمائیں ...
قرآن کی آیات پر اختتام ..
والسلام

.....
الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِيْمَانِهِ فَاِنَّ لِلَّهِ عَفْوَ رَحِيمًا (سورہ مائدہ ۳)

"آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ہے" (سورہ مائدہ ۳)
هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (سورہ الحج: 78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ .. (سورہ الحج: 78)

إِنَّ لَدَيْنَ قَرْفُوا بَيْنَهُمْ وَكَانُوا شِيْعًا أَسْت مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِمَّا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُبْتُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (الأنعام ۱۵۹)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ ولسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔"
(الأنعام ۱۵۹)

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا
"اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈلو۔" (آل عمران ۱۰۳)

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي تَخَدُّوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان ۳۰)

"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان ۳۰)

بیانیہ

ہم سب مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو ہم قرآن و سنت کی بنیاد پر اصل دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے صرف ایک نام سے پکارے، پہچانے جائیں، جو نام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار رپیٹ کیا ... یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ" "دین کامل" Perfected religion کی طرف ...

ہل حدیث 1

جب آپ خود کو مسلم کہیں گے تب آپکو خود اندازہ ہو جائے گا جب شیعہ بھی کہے گا میں بھی مسلم ہوں بریلوی بھی کہے گا نیو بندی بھی کہے گا خاص طوذ پر حمدی قادیانی بھی خود کو تب صرف مسلم ہی کلیم کرے گا۔ آپ ضرور خود کو کہیں ہمیں کیا اعتراض ہے ہر کوئی خود کو سب سے پہلے مسلم ہی کہتا ہے

مسلم

مجھے اللہ کا حکم اور قرآن سب سے اوپر ہے میری عقل بعد میں --

قادیانی کافر ٹکلیر ہیں مگر وہ مسلم کہتے ہیں اپنے آپ کو۔ تو کیا میں اپنا اللہ کا دیا نام -- جس کی نسبت -- لسلام -- اسمہ حسنی سے ہے -- دین سلام سے ہے -- اللہ کی طاعت، فرمانبرداری **surrender to His will** ہے تبدیل کر لوں؟

کافر پھر بھی مطمئن نہ ہوں گے میں اللہ کا گناہگار بن جاؤں ویسے ہی بہت گناہگار ہوں -- یہ میری سمجھ ہے ناقص کہہ لیں -- میں کسی پر بلیم نہیں نہ شدت پسندی ہے ہر کوئی اپنا جو ابدار ہے -- وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ----- غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يَكْفُرُ لِلَّهِ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَلِّخْنَا إِنَّ نَسِينًا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٨٦﴾

مسلم

آپ کا شکریہ

ہل حدیث

19/03/2018

آپ کہیں کوئی بات نہیں نا ہی اعتراض ہے - حکم یا امر سے ہوتا یا نہی سے شاید ہم آپکو سمجھا نہیں پائے

مسلم

درست فرمایا ہر جگہ امر یا حکم کا استعمال نہیں ہوتا۔ مگر مطلب واضح ہوتا ہے -- آپ سب نے اپنی پوری کوشش کی شلید..... I something wrong with me

I am too rigid on Quranic verses and commands ... It is inconceivable to my mind that many verses of Quran can be almost set aside to cater for some apprehension.. with no references from Quran or Hadith to support such act? While it also goes against the spirit of Quran against Sectarianism ... With those Allah says.. you have no concern The acts done even if in good faith runs counter to many verses ... Any how we leave it ... Just as it is and just pray to Allah for guidance. I respect all of you and will keep benefitting ... Normally people block me ... once they disagree but here people are very nice ... God bless

ہل حدیث

سوال: اللہ نے ہمارا نام مسلمان رکھا تو ہم ساجد، ماجد، و لجد کیوں ہیں؟

سب مسلمان کہلو لیں۔

اس اعتبار سے یہ آیت اس حدیث سے نہیں ٹکراتی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لچھے نام رکھنے کا حکم دیا؟

تفرادی اعتبار سے پہچان کے لئے مختلف نام رکھے جا سکتے ہیں (جو اللہ نے نہیں رکھے) تو اتنے فرقوں کی موجودگی میں پہچان کی خاطر اپنی الہامی کتاب کی طرف نسبت والے نام پر اعتراض کیوں؟

جبکہ اللہ نے جن کا نام مسلمان رکھا تو ان کو اسی قرآن میں ان کی الہامی کتاب کی طرف نسبت کر کے یعنی ہل الانجیل کہہ کر پکارا؟؟

ہل حق، ہل ایمان، ہل سلام، ہل توحید، ہل سنت، ہل حدیث سب نام قرآن و سنت کے موافق ہیں بلکہ ثابت ہیں اس پر کوئی لہام نہیں ہے چودہ سو سال سے نا ہی یہ مسلم کی ضد ہیں

ترکت فیکم لمرین لن تضلوا ما تمسکتہم بہما کتاب اللہ وسنتی۔ - .لتبعوا ما نزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه اولیاء۔ - قرآن وسنت کا حکم واضح ہے کہ قرآن اور حدیث یعنی وحی کی دونوں قسموں کے علاوہ کوئی شے حجت نہیں بس عقیدہ یہ ہونا چاہیے نام جو مرضی رکھ لیں۔

قبائل اور لسانذہ کی طرف نسبتیں اگر رسول اللہ کے دور میں نبی کریم منع کر دیتے تو پھر ہم علی الاعلان کہہ دیتے کہ شافعی مالکی حنبلی عرقی بخاری نقشبندی چشتی سب

رکھنا حرام ہے۔ بلکہ صوفیوں کے مقابلے اہل سنت اسلاف نے اپنے نام مکی اور مدنی رکھے

.....
ٹسکشن میں وقفہ ہو گیا ...

بعد میں یہ سوالات و کمنٹس گروپ سے کاپی کیے۔ زیادہ تر پوائنٹس repeat ریپٹ ہو رہے تھے، لہذا گروپ میں بحث برائے بحث میں پڑنے کی بجائے .. یہاں جوابات لکھ دیے ہیں۔ لگرچہ اس طرح ان کو جواب در جواب کی سہولت نہیں مگر repetition اور طوالت سے بچاو کے لیے یہی مناسب سمجھا۔ دونوں طرف کے نظریات واضح ہیں۔

مسلم

جناب اب ہم نے گرمر پڑھنا یہاں پر:

1. Collective Nouns refer to things or people as a unit, bunch, audience: Example , Muslims, Christians, flock, team, group, family, band, village

2. Singular Nouns name one person, place, thing, or idea: Examples. cat, sock, ship, hero, monkey, baby, match.

3. Proper Nouns: Names specific to people, places, things , ideas: Hamid, Majid, Lahore, Taj Mahal, etc.

Proper مسلمان، مسلمون کامن نیم ہے گروپ کا .. ساجد، ماجد، واجد وغیرہ پر اپر نام

Nouns ہیں ... اللہ نے اہل ایمان کو **Collective Nouns** مشترکہ نام عطا فرمایا

اَلْمُسْلِمِيْنَ مُسْلِمَةً مُسْلِمُونَ مُسْلِمًا مُسْلِمَاتٍ... جس کا واحد ہے "مسلم" -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے نام رکھنے کا حکم دیا ہے وہ افراد کے ذاتی نام

Proper Nouns کے متعلق ہے۔ آپ اس کو سمجھتے ہیں مگر بحث برائے بحث میں

اس قسم کی بات نہ کریں، وقت برباد ہوتا ہے۔

لگر آپ اللہ کے عطا کردہ **Collective Noun** میں تبدیلی یا اضافہ چاہتے ہیں کس

وجہ سے جیسے وضاحت کے لیے تو پھر وحی کو تبدیل کرنے کے لیے وحی لائیں۔

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ [کلمات اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ہے] (یونس 10:64)

آپ تو کیا کسی، امام، فقیہ، عالم کی بھی یہ تھا رٹی نہیں... کسی کے ذاتی خیالات سے وحی کا حکم نہیں تبدیل کیا جاسکتا، دین اسلام میں۔ کیا آپ کا مذهب لجازت دیتا ہے اس

کی؟ یہ بدعت بھی نہیں اللہ کی حکم عدولی ہے۔ آپ کیا کہ رہے ہیں کہ آپ کو اس کا تدارک ہے؟

اللہ کا فرمان ہے:

وَيُولِّ لِكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾ يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُحْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِيرُهُ
بِعَذَابِ أَلِيمٍ (الجاثية: 7: 45)

ہر سخت جھوٹے گناہگار کے لیے تباہی ہے (7) جو آیات الہی سنتا ہے جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر نا حق تکبر کی وجہ سے اصرار کرتا ہے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں پس اسے درناک عذاب کی خوشخبری دے دو (الجاثية: 8: 45)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾ ﴿٨٨﴾
ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا مگر انسان بڑا ہی جھگڑلو واقع ہوا ہے (18: 54)

هَذَا هُدًى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رَّجْزٍ أَلِيمٍ (الجاثية: 11: 45)
”یہ (قرآن) تو ہدایت ہے اور جو اپنے رب کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لیے سخت درناک عذاب ہے“ (الجاثية: 11: 45)

وَأْتَلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ نُّوْبِهِ مُنْجِدًا ﴿٢٧﴾ ﴿٨٨﴾
اے نبی! تمہارے رب کی کتاب میں سے جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے اسے (جوں کا توں) سنا دو، کوئی اس کے فرمودات کو بدل لینے کا مجاز نہیں ہے، (اور اگر تم کسی کی خاطر اس میں رد و بدل کرو گے تو) اس سے بچ کر بھاگنے کے لیے کوئی جائے پناہ نہ پاؤ گے (18: 27)

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ﴿١٠٤﴾ ذَلِكَ جَزَاؤُهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ ﴿٨٨﴾
”کہہ دو کہ ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں (103) وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی و جہد راہِ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں (104) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے، قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے (105) ان کی جزا جہنم ہے اس کفر کے بدلے جو انہوں نے کیا اور اس مذاق کی پاداش میں جو وہ میری آیات اور میرے رسولوں کے ساتھ کرتے رہے“ (106: 18)

اللہ کی طرف سے ہمارا امتحان ہے کہ فرقے بن گئے، ہم کو اللہ کی رسی، قرآن کو پکڑنے کا حکم ہے .. ہم کو ہر حالت میں اللہ کے حکم کا فرمانبردار رہنا ہے .. یہی اسلام ہے، یہی مسلم کا مطلب ہے، جس پر ہم قائم رہیں۔ اگر اللہ کی فرمانبرداری سے ہٹ گئے تو پھر ”مسلمان“ نہ رہے لغوی طور پر .. میں تکفیر کی جرات نہیں کر

سکتا نہ یہ میرا کام ہے.. صرف عربی لفظ "مسلم" کا مطلب بتلا رہا ہوں، آپ خود سمجھدار ہیں--

ہل الاتجیل اللہ نے نصرانیوں کو کہا مگر کیا ہل القرآن ، ہل لفرقان ، ہل میزان ، ہل مہیمن .. مسلمانوں کو کہا؟

قرآن ، فرقان ، میزان ، مہیمن تو قرآن کے نام قرآن میں ہیں . ایک فرقہ نے ہل القرآن" کا نام بھی رکھ لیا ہے .. پھر مزید فرقے ہل لفرقان ، ہل میزان ، ہل مہیمن ... سلسلہ کہاں ٹھہرے گا؟

قرآن میں حدیث کا لفظ کئی جگہ قرآن کے لیے استعمال ہوا (نہ کہ حدیث کی موجودہ کتب کے لیے، جو قرآن کے تقریباً ۲۵۰ سال بعد مدون ہویں)۔ اللہ سبحان تعالیٰ نے، جو غیب کا علم رکھتا ہے، بغیر کسی شک و شبہ کے قرآن کے علاوہ کسی اور حدیث (کلام) کا رد، نکار کیا، ایک مرتبہ نہیں بلکہ چار مرتبہ :

۱. فَبَيَّأِ حَدِيثَ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (المرسلات 50:77)

اب اس (قرآن) کے بعد اور کونسا کلام (حدیث) ایسا ہو سکتا ہے جس پر یہ ایمان لائیں؟ (المرسلات 50:77)

2. فَبَيَّأِ حَدِيثَ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (الأعراف 185:7)

پھر (قرآن) کے بعد کس حدیث پر یہ لوگ ایمان لائیں گے (الأعراف 185:7)

3. تَلْكَ يَآئِ اللّٰه تَلْوَمَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ فَبَيَّأِ حَدِيثَ بَعْدَ اللّٰهِ وَیَآئِهِ يُؤْمِنُونَ (الجاثیة 6:45)

یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو بالکل سچی پڑھ کر سنتے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی حدیث پر ایمان لائیں گے، (الجاثیة 6:45)

4. فَلْيَتُؤَا بِحَدِيثِ مَثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَافِقِينَ ﴿طور 34:52﴾

اگر یہ اپنے اس قول میں سچے ہیں تو اسی (قرآن کی) شان کا ایک کلام بنا لائیں (طور 34:52)

میں نے بہت تحقیق کی ، آپ بھی کر لیں ، قرآن اور حدیث کے سافٹ ویئر موجود ہیں "ہل حدیث" لکھ کر سرچ کریں، زیرو نتیجہ ملے گا۔ "ہل حدیث" نہ قرآن میں ہے نہ کسی حدیث میں یہ بعد کی ایجاد ہے، Collective noun حدیث کا علم رکھنے والوں کے لیے اچھی اصطلاح ہے، شرعی سند نہیں عام عربی کی اصطلاح ہے .. جیسے کیمسٹری ایکسپرٹ کو "کیمیا گر" انگریزی میں سائنس کے ایکسپرٹ کو "سائنس دان" وغیرہ۔

آپ نے فرمایا : " ہل حق ، ہل ایمان ، ہل سلام ، ہل توحید ، ہل سنت ، ہل حدیث سب نام قرآن و سنت کے موافق ہیں بلکہ ثابت ہیں اس پر کوئی لبہام نہیں ہے چودہ سو سال سے نہ ہی یہ مسلم کی ضد ہیں۔"

یہ سرے نام لچھے ہیں جو مسلمان اپنی جماعت کے اندر مخصوص پریبز گار لوگوں کے لیے لگے استعمال کرتے ہوں تو کوئی حرج نہیں مگر یہ اللہ کے عطا کردہ Collective Noun کا متبادل نہیں ہو سکتے ... "ہل حدیث" جیسے پہلے بیان کیا قرآن و حدیث ثابت

نہیں، دوسرے ناموں کی سزد یا ریفرنس مل سکے تو نوازش ہو گی۔ قرآن و سنت تو بلا شک واضح ہے۔

بزرگوں نے جو کیا ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، ہم ان کی عزت و احترام کرتے ہیں اللہ ان پر رحم فرمائیے اور ان کے درجات بلند کرے۔
یہاں تللیل قرآن و سنت سے چلے گی۔

اہل حدیث 4

؛مسلم کے علاوہ اور نام ؛؛ بدعت ہوگا جب وہ دین میں اضافہ بنے اور تب فرقہ واریت بنے گا جب وہ دین میں تفریق کرے۔ وضاحت کرنا، وضاحتی بیان دینا، وضاحتی نام اختیار کرنا۔۔۔ یہ سب دین میں کوئی اضافہ نہیں ورنہ سارے صحابہ، تابعین، تبع تابعین، محدثین بدعتی قرار پائیں گے جنہوں نے اہل سنت/ اہل حدیث، سلفی وغیرہ ناموں کو اختیار کیا گمراہ فرقوں کے مقابلے میں۔۔۔ اور یہ لسوقت ضروری ہو گیا تھا جب ہر مسلم کہلانے والے گروہ نے اسلام کا حلیہ بگاڑ دیا تھا۔ جن لوگوں نے لسوقت فرقہ واریت کے خلاف علم جہاد بلند کیا وہی اہل سنت الجماعۃ کہلانے کہ اصل دین سنت رسول اور صحابہ کی جماعت کا طریقہ ہے۔

گمراہ فرقوں سے علیحدگی ضروری تھی جو مسلم نام سے ممکن ہی نہ تھی کیونکہ گمراہ لوگ اپنے آپ کو ٹنکے کی چوٹ مسلم کہلاتے مگر سنت سے انحراف کی راہ پر گامزن تھے۔۔۔ اہل حق نے لسوقت ان گمراہ فرقوں کی پہچان کروائی اور صحیح راہ پر گامزن گروہ کا بھی تعارف کروایا گمراہ فرقے چونکہ کئی شخصیات کے بدعی افکار کی بنا پر وجود میں آئے یا پھر کسی نئے ذنبی لتشار کی وجہ سے بگاڑ کا شکار ہونے تو ان فرقوں کی پہچان کیلئے بھی لکو نام / ٹائٹل دینے گئے مثلاً جہمیہ، قدریہ، معتزلہ، روافض، خوارج ««««»» اور موجودہ دور میں پرویزی، غامدی، وغیرہ۔۔۔ اور ان سب کے مقابلے میں اہلحدیث، اہل سنت و الجماعۃ یا سلفی / ثری وغیرہ وہ لوگ ہیں جو دین کی تعبیر میں سنت رسول اور جماعت صحابہ و تابعین / سلف صالحین کے راستے پر گامزن ہیں۔

مسلم

پہلے وقتوں میں، تاریخ میں بزرگوں نے کے کیا، جو اس وقت مناسب سمجھا۔۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

اہل سنت الجماعۃ، اصل دین سنت رسول اور صحابہ کی جماعت کا طریقہ ہے۔ آج کے دور میں جب نشرو اشاعت اور لٹرنیٹ کا دور ہے، قرآن و سنت کی کتب اور تفاسیر عوام کی پہنچ میں ہیں تکفیریت خوارج کے فتنہ کا رد ہوا۔ ہم کو اصل اسلام کی طرف جانا ہے، اُكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ "دین کامل" **Perfected religion** کی طرف ... کسی فرقہ کی نام سے شناخت اور وضاحت کی ضرورت نہیں کیونکہ ... " نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں" ... فرق عمل سے پڑتا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کے اضافی، وضاحتی

نام صرف جھوٹے اور باطل فرقوں کے لیے مخصوص دیے جائیں اور مسلمانوں کی لکڑیت صرف قرآن کے نام پر مطمئن ہو جائے۔ قرآن ایک لبدی سرچشمہ ہدایت ہے، اس کو صرف تلاوت تک محدود کرنا ظلم ہو گا:

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي تَخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان ۳۰)

"اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا" (الفرقان ۳۰)

ہل حدیث 4

کتنا عجیب ہے کہ جن لوگوں نے فرقہ واریت کے خلاف پوری تاریخ میں تحریک چلائی اور اس تحریک کو ایک نام دینے سے ان کو ہی لٹا فرقہ واریت کا طعنہ دیا جا رہا ہے۔

کیا آپ چاہتے ہیں اس تحریک کا نام ہی نہ لیا جائے جس نے فرقہ واریت کے خلاف ہندو ہندھے رکھا اور لسی کی وجہ سے آج لصلی دین قائم ہے۔۔۔ کیا تاریخ میں سے کسی کا وجود مٹانا ممکن ہے۔ نہیں نہیں۔۔۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔

مسلم :

کس نے کیا اور کیا نہیں کیا ، تاریخ میں موجود ہے .. جو اچھا کام کیا اس کا صلہ بھی ملے اور نیکی کا بھی ، اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ وجود صرف حق کا ہے اور رہے گا .. جس نام کا وجود قرآن اور حدیث میں نہیں اس پر اصرار؟

Perfected religion کی طرف ... کسی فرقہ کی نام سے شناخت اور وضاحت کی ضرورت نہیں کیونکہ ... " نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں" ... فرق عمل سے پڑتا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کے اضافی ، وضاحتی نام صرف جھوٹے اور باطل فرقوں کے لیے مخصوص دیے جائیں ان کی شناخت اور پہچان کے لیے۔

ہل حدیث 4

یہ *بات خوب پلے ہادھنے والی* ہے کہ جو شخص **صرف مسلم مسلم کی رٹ لگاتا** ہے وہ فرقہ واریت سے امتیاز نہیں چاہتا اور لسی اڑ میں اپنے باطل فکار کو چھپانا چاہتا ہے جیسے لچکل پرویزی اور غامدی لسی ٹول کو استعمال کر رہے ہیں۔

مسلم

قرآن بہت زیادہ مقامات پر عقل و فکر، شعور و تدبیر اور لگاپی و بصیرت کی بات کرتا ہے اور ایسا دنیا کی کسی اور مذہبی کتاب میں نہیں ملتا۔ کسی بھی مذہبی کتاب میں عقل و برہان پر لٹا زور نہیں دیا گیا جب کہ قرآن اپنے مخالفین کو واضح طور

پُر برہان لائے کی دعوت دیتا ہے اور کہتا ہے لگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو دلیل و برہان پیش کرو: (هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ لِكُنْتُمْ صَادِقِينَ) قرآن کا اتنا زیادہ عقل و منطق اور غور و فکر پر زور دینے کا ایک مطلب یہ سمجھانا بھی ہے کہ عقل استعمال کرنے کا وہاں پر ہی کہا جاتا ہے جب کوئی چیز نظر نہ آتی ہو اور اس کے ظاہر سے باطن کی طرف عقل کے ذریعے سفر کرنے کی ضرورت ہوتی ہو۔ گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن ہمیں ظاہر سے اوپر اُٹھ کر اور ظاہر پرستی کو چھوڑ کر گہرائیوں میں جا کر حقائق تلاش کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

اب آپ کھل گئے جب قرآن و سنت سے کوئی دلیل نہ ملے تو نشام طرازی شروع ہو جاتی ہے .. دوسرے کو باطل .. اپنے کو حق بغیر دلیل کے ... بہتر ہوتا آپ تہذیب کے دائرہ میں رہتے اور اپنی ذاتی یا کسی کی لیلیوں کی بجائے قرآن و سنت سے ریفرنس دیتے مگر آپ کے پاس کچھ نہیں ... قرآن سے تو شیطان بھی بھاگ پڑتا ہے۔

مسلم مسلم کی رٹ میرا ذاتی آئیڈیا نہیں ، اللہ کا حکم قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات جو فرقہ پرستی کی موت ہے۔

فَأَمَّا بَلَّيْتُمْ مَّبِّي هُدًى فَمَنْ لَتَبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى ﴿٢٣﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ﴿٢٤﴾

"... اب لگر میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بد بختی میں مبتلا ہو گا۔ اور جو میرے "ذکر" (درس نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم سے لندھا اُٹھائیں گے" (قرآن: 20:123,124)

ہل حدیث 4

ہاں جب یہ سب فرقے ختم ہو جائیں تو وضاحت اور امتیاز کی ضرورت بھی نہ رہے گی تب صرف مسلم سے کام چلے گا۔ جب مسلم کی تعبیر بگاڑی جائے گی تو اسکی وضاحت کے بغیر صرف مسلم پر لکتفا بذات خود لیک فرقہ واریت ہے ،

مسلم

ہم کو اصل اسلام کی طرف جانا ہے، اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ "دین کامل" Perfected religion کی طرف ... کسی فرقہ کی نام سے شناخت اور وضاحت کی ضرورت نہیں کیونکہ ... " نظریات خود اپنی شناخت رکھتے ہیں" ... فرق عمل سے پڑتا ہے۔ اب وقت

آگیا ہے کے اضافی ، وضاحتی نام صرف جھوٹے اور باطل فرقوں کے لیے مخصوص دیے جائیں ان کی شناخت اور پہچان کے لیے۔

.....

اہل حدیث 4

ایسے میں قرآن مجید کی آیات پیش کرتے چلے جانا غیر متعلق ہے کہ اسکا یہ محل ہی نہیں۔

.....

مسلم

لِاسْتِغْفَارِ اللَّهِ لِسْتِغْفَارِ اللَّهِ لِسْتِغْفَارِ اللَّهِ ...

کوئی مسلمان اپنی ذاتی خواہشات نفس کی محبت میں قرآن کی آیات کو غیر متعلق قرار دے سکتا ہے ... جو فرقہ پرستی کو موت ہے .. **لِاسْتِغْفَارِ اللَّهِ لِسْتِغْفَارِ اللَّهِ لِسْتِغْفَارِ اللَّهِ ...** سورة فرقان میں اللہ تعالیٰ عبادلرحمن کی صفات بیان کرتا ہے یعنی اللہ کے حقیقی بندوں کی صفات کیا ہونا چاہئیں۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا نُكِرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا (فرقان: ۷۳)

اس آیت میں کہا جا رہا ہے کہ اللہ کے بندے وہ ہوتے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے یا انھیں آیات الہی کی یاد ہانی کروائی جاتی ہے تو وہ ان کے سامنے لڑھے اور بہرے بن کر سجدہ ریز نہیں ہوجاتے۔ گویا اللہ تعالیٰ یہ پیغام دینا چاہتا ہے کہ قرآنی آیات کو صرف مقدس سمجھ کر چومنے کا عمل انجام نہ نو بلکہ ان پر غور و فکر کرو ہم نے ان میں بڑے گہرے پیغامات رکھے ہیں جو تمہاری زندگیوں کو تبدیل کرسکتے ہیں۔

"المسلم هو المستسلم لامر الله". "مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے جھک جائے۔" (لسان العرب) یعنی مسلمان وہ ہے جو اللہ کے حکم کو اپنا قول و فعل اور اخلاق و کردار بنائے۔ جو اپنے نفس لمارہ کی خواہش سے لٹھنے والے حکم کو ترک کرے اور اس کے بجائے اللہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کر دے۔

أَرَأَيْتَ مَنْ تَخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكَيْلًا ﴿۳۴﴾

" کبھی تم نے اُس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہو؟ کیا تم ایسے شخص کو راہ رست پر لاتے کا نمہ لے سکتے ہو؟ (25:43)

اسلام کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے۔ اللہ کے احکامات سے دور ہو کر انسان گمراہ اور باغی بن جاتا ہے اور ان کی زندگی خوہشات اور نفس کی پیروی کے نقصانات و مصادب سے ان کے لئے وبالِ جان ہوجاتی ہے۔ اسلام ایک ہمہ گیر طریقہء زندگی ہے جو انسانی خیالات اور اعمال کی مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام کے معنی؛ تابع ہونا یعنی خود کو خدا کی رضا کا تابع اور فرمانبردار بنانا ہے۔ لفظ مسلم لسی مخرج سے نکلا ہے جس کے معنی وہ جو تابعدار ہوتا ہے۔ لہذا ہر سچا مسلمان خود کو ہر وقت خدا کے سامنے حاضر سمجھتا ہے۔ لہذا اللہ کے احکام کی پیروی کرنے والا مسلمان ہے اور نفس کی پیروی کرنے والا شیطان کے راستہ پر نکل پڑتا ہے

عربی لغت میں مسلمان کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ: "المسلم هو مظهر للطاعة". مسلمان وہ ہے جو سرپا طاعت ہے۔" (ابن منظور لسان العرب، مادہ مسلم ج12، ص293)

یعنی جس کا وجود طاعت الہی اور طاعت رسول سے عبارت ہے۔ اس کے وجود میں اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کا رنگ نظر آتا ہے۔

هُوَ سَمُّكُمْ الْمُسْلِمِينَ ۗ مِنْ قَبْلُ وَ فِي بُدَاً (سورة الحج:78)

مفہوم: "لسی اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے، اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا نام مسلم ہے۔"

"المسلم هو لتمام الاسلام". "مسلمان وہ ہے جس نے خود کو اسلام میں ڈھال لیا ہے۔" (لسان العرب). یعنی جس کا وجود چلتا پھرتا اسلام ہے۔ اسلام کی تعلیمات کا عملی اظہار وجود مسلم سے ہوتا ہے۔

هو مومن بها. "مسلمان وہ ہے جو تعلیمات اسلام پر ایمان رکھتا ہے۔" (لسان العرب). یعنی اس کو یقین حاصل ہے کہ اسلام کا ہر عمل اور ہر امر و نہی اس کے نفع کے لئے ہے۔

"المسلم هو المخلص لله للعبادة". "مسلمان وہ ہے جو عبادت کو اللہ ہی کے لئے خالص کر لے۔" (لسان العرب)

یعنی مسلمان وہ ہے جو ایک نعبد کا پیکر بن جائے، جو صرف اور صرف اللہ ہی کی عبادت کرے۔ اس کے وجود سے عبادت غیر کی ہر صورت کا خاتمہ ہوجائے۔ عبادت میں اس بندے کا خلاص بڑھتے بڑھتے اس کو ایسا کر دے کہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔

مسلمان کا مطلب ہے دین اسلام کا پیروکار ہونا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک صرف وہی شخص مسلمان ہے جس کا وجود دوسروں کے لئے منبع لمن و عاقبت اور سر چشمہ لمن و سکون ہو۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبان سے دوسرے مسلمان کے جان و مال اور عزتیں محفوظ رہیں۔" [بخاری، لصحیح، 1: 13، کتاب الایمان، رقم: 10]

ہل حدیث 4

مسلم نام کی وضاحت کو بدعت قرار دینا بذات خود ایک گمراہی ہے جبکہ لسانی وضاحت کی لشد ضرورت ہو ۔۔۔ اور وضاحت پر قدغن لگانا کس قرآنی آیت میں آیا ہے۔ ایسے میں کسی پختہ کار ہل حدیث عالم سے بدعت کا مطلب خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے جو آپ کو تشریح اور تدبیر میں فرق ،،، بدعت اور مصالح مرسلہ میں فرق سمجھا سکے ۔

.....
مسلم :

آپ قرآن کی 41 آیات کی وضاحت نہیں فرما رہے بلکہ وضاحت کی آڑ میں رد کر رہے ہیں ، اپنی رائے سے اپنی طرف سے قرآن کی آیات کے من گھڑت مطلب نکلنا گناہ عظیم ہے:

"مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بغيرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَعْدَهُ مِنَ النَّارِ"

جو شخص قرآن میں بغیر علم کے گفتگو کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔
"مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ".

جو شخص قرآن کے معاملے میں (محض) اپنی رائے سے گفتگو کرے اور اس میں کوئی صحیح بات بھی کہہ دے تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ترمذی باب ماجاء فی یفسر القرآن حدیث نمبر: 287)

فَأَمَّا يُتَّبِعُكُمْ مَنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى ﴿٢٣﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنِّي فَتَرْكِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ﴿٢٤﴾

"... اب لگر میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری اس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بد بختی میں مبتلا ہو گا۔ اور جو میرے "تکر" (درس نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے لڈھا ٹھائیں گے" (قرآن: 20:123,124)

بدعات ضالہ :

سلام مکمل دین ہے اس میں کوئی نئی بات شامل کرنا بدعات میں ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے : "فَإِنَّ كُلَّ مَدْحَةٍ بَدْعَةٍ وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”..... اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

تخریج دارالدعوه: سنن لترمذی/العلم ۱۶ (۲۶۷۶)، سنن ابن ماجہ/المقمة ۶ (۴۳، ۴۴)، (تحفة الأشراف: ۹۸۹۰)، وقد أخرجہ: مسند احمد (۱۲۶/۴)، سنن لدارمی/المقمة ۱۶ (۹۶) (صحیح)

ہل حدیث 4

مالہؤلاء القوم لا یکادون یفقهون حدیثا
جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں حق پر رہنے والے ایک گروہ کا تذکرہ فرمایا: لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق لئلا یخ (بخاری، ترمذی وغیرہ) اور تمام محدثین بشمول امام بخاری، امام علی بن مدینی، امام احمد بن حنبل متفق ہیں کہ اس سے مراد "ہل حدیث" ہیں۔۔۔۔۔ لگائیے فتویٰ ان اماموں پر کہ یہ سب بدعتی تھے قرآن مجید کی آیات کو نہیں سمجھ پائے تھے۔۔۔۔۔ تو پھر ہماری بھی خیر ہے ان شاہلہ!

مسلم:

"ہل حدیث" ایک خوبصورت نام ہے، حدیث والے ... یہ اصطلاح قرآن اور حدیث میں نہیں، یہ بعد کی ایجاد ہے کوئی غلط نہیں جب شروع میں "حدیث کے علماء" سے منسوب تھی مگر اب ایک مسلمانوں کے فرقہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد؟ یا پھر سہولت کے مطابق دونوں؟

بزرگان کیا تھے اور کیا نہیں تھے اللہ جانتا ہے، ہم ان کی عزت کرتے ہیں۔ صحابہ کرام قرآن کے ہر خلاف کوئی اقدام نہیں ٹھا سکتے۔ لہذا صحابہ کے بعد کسی نے "ہل حدیث" کے نام سے کوئی خاص فرقہ بنایا تو یہ قرآن کے خلاف ہے (فرقہ نہیں بنایا ٹھہرے) ، کسی بزرگ یا علم کا وہ عمل جو قرآن کے خلاف ہو وہ قبول نہیں کیا سکتا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالتے ہی اعلان کیا کہ:

"میری طاعت کرو جب تک میں اللہ اور رسول ﷺ کا مطیع رہوں اور لہذا میں اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو میری کوئی طاعت تم پر نہیں ہے" (طبری، ابن ہشام)۔

ہماری حیثیت نہیں کہ بزرگان دین پر تنقید کریں، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اللہ کا فرمان ہے:

تِلْكَ لَمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

: "وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر گئے جو کچھ تمہوں نے کمایا، وہ اُن کے لیے ہے اور جو کچھ تم کماؤ گے، وہ تمہارے لیے ہے تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے (قرآن 2:134)

اور یہ بھی فرماتا ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلَا لِخَوَلِنَا الذَّنْبَ سَبَقْنَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ۔ (قرآن 59:10)

خدایا! ہمیں معاف کردے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جنہوں نے ایمان میں ہم سے سبقت کی ہے اور ہمارے نلوں میں صاحبان ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ قرار نہ دینا کہ تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ (قرآن 59:10)

اگرچہ یہ شرعی سے زیادہ تاریخی معاملہ ہے .. جس سے آپ اتفاق نہیں کریں گے، نہ متفق ہو سکتے ہیں .. کیونکہ پھر آپ کے فرقہ کے نام کا جواز ختم ہو جائے گا۔ مسلمانوں کے جمہور کے مطابق لفظ "اہل حدیث" قدیم اور جدید دو اصطلاحوں میں منقسم ہے یعنی اہل حدیث کا عنوان دو اصطلاحوں میں مختلف معانی کا حامل ہے:

۱۔ اہل حدیث باصطلاح قدیم: اصطلاح قدیم میں اس سے مراد وہ لوگ تھے جو حدیث روایت کرنے، پڑھانے، اس کے راویوں کی جانچ پڑتال کرنے اور اس کی شرح میں مشغول رہتے تھے، انہیں محدثین بھی کہا جاتا تھا اور وہ واقعی اس فن کے اہل سمجھے جاتے تھے؛ سو اہل علم کی اصطلاح قدیم میں اہل حدیث سے مراد حدیث کے اہل لوگ تھے، اہل ادب، اہل حدیث، اہل تفسیر سب اسی طرح کی اصطلاحیں ہیں۔ حافظ محمد بن ابراہیم الوزیر (۷۷۵-۸۴۰ ہجری) لکھتے ہیں: "یہ بات معلوم ہے کہ اہل حدیث اس طبقے کا نام ہے جو اس فن کے درپے ہو اس کی طلب میں منہمک رہے۔ ایسے سب لوگ اہل حدیث ہیں؛ خواہ وہ کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں"۔ (لروض الباسم لابن الوزیر: ۱۲۲/۱)

۲۔ اہل حدیث باصطلاح جدید: اہل حدیث سے مراد ترک تقلید کے نام سے ایک فقہی مسلک پیدا ہوا جو پہلے کچھ عرصے تک وہابی کہلاتا تھا۔ یہ جدید اصطلاح "بطور فرقہ" اسلام کی پہلی تیرہ صدیوں میں کہیں نہیں ملتی، اس کا آغاز چودھویں صدی ہجری سے ہوتا ہے؛ یاہوں سمجھ لیجئے کہ تیرہویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں اس کے لیئے کچھ حالات سازگار ہو گئے تھے، اس وقت یہ فرقہ وجود میں آیا۔

یہی وجہ ہے کہ محدثین کا نکر چار ہی قسم کی کتابوں میں ملتا ہے طبقات حنفیہ، طبقات مالکیہ، طبقات شافعیہ اور طبقات حنابلہ۔ آج تک طبقات غیر مقلدین نامی کوئی کتاب محدثین نے نہیں لکھی۔

بل حدیث 4

ہم علی الاعلان یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ کوئی مسلمان اسوقت تک خالص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ سنت و جماعت کا حامل نہ ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اقتراق و انتشار کے وقت یہی راستہ بتلایا تھا

□ علیکم بسنتیو سنتہ الخلفاء الراشدين ---

□ ما لنا علیہ الیوم واصحابی ---

□ وہی لجماعة ---

اور یہ ساری لحادیث قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر ہیں

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویبتغ غیر سبیل المؤمنین الخ (النساء: 115)

مسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”..... اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

تخریج دار لدعوه: سنن لترمذی/لعلم ۱۶ (۲۶۷۶)، سنن ابن ماجہ/المقدمة ۶ (۴۳، ۴۴)، تحفة الأشراف: ۹۸۹۰، وقد أخرجہ: مسند احمد (۱۲۶/۴)، سنن الدارمی/المقدمة ۱۶ (۹۶) (صحیح)

جو اللہ کی آیات سے روگردانی کرے

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ [کلمات اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ہے] (یونس 10:64)

کسی کے ذاتی خیالات سے وحی کا حکم نہیں تبدیل کیا جاسکتا، دین اسلام میں۔

اللہ کا فرمان ہے:

وَيَلِّ كُلَّ أُمَّةٍ لِّيُحْمَدَ اللَّهُ تَسْمَعُ لِيَاتِ اللَّهِ تَتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (الجاثية: 45:7)

ہر سخت جھوٹے گناہگار کے لیے تباہی ہے (7) جو آیات الہیٰ سننا ہے جو اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر نا حق تکبر کی وجہ سے اصرار کرتا ہے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں پس اسے درناک عذاب کی خوشخبری دے دو (الجاثیہ:8:45)

بم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے (18): (54)

هَذَا هُدًى وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رَّجْزٍ أَلِيمٍ (الجاثیہ:11:45)

”یہ (قرآن) تو ہدایت ہے اور جو اپنے رب کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لیے سخت درناک عذاب ہے“ (الجاثیہ:11:45)

وَتِلْ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ نُّوْبِهِ مَلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ (١٨:١٨)

اے نبی! تمہارے رب کی کتاب میں سے جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے اسے (جوں کا توں) سنا دو، کوئی اُس کے فرمودات کو بدل دینے کا مجاز نہیں ہے، (اور اگر تم کسی کی خاطر اس میں رد و بدل کرو گے تو) اُس سے بچ کر بھاگنے کے لیے کوئی جاتے پناہ نہ پاؤ گے (18): (27)

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ الَّذِينَ ضَلَّ سَعِيَّهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَنًا ﴿١٠٥﴾ تِلْكَ جَزَاؤُهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَتَذَكُّرًا بِلَايَاتِ رَبِّهِمْ هُرُورًا ﴿١٠٦﴾ (١٨:١٠٦)

" کہہ دو کہ ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں (103) وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی و جہد راہ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں (104) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے، قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے (105) ان کی جزا جہنم ہے اُس کفر کے بدلے جو انہوں نے کیا اور اُس مذاق کی پاداش میں جو وہ میری آیات اور میرے رسولوں کے ساتھ کرتے رہے" (106): (18)

اللہ کی طرف سے ہمارا امتحان ہے کہ فرقے بن گئے، ہم کو اللہ کی رسی، قرآن کو پکڑنے کا حکم ہے .. ہم کو بر حالت میں اللہ کے حکم کا فرمانبردار رہنا ہے .. یہی اسلام ہے، یہی مسلم کا مطلب ہے، جس پر ہم قائم رہیں۔ لگر اللہ کی فرمانبرداری سے ہٹ گئے تو پھر "مسلمان" نہ رہے لغوی طور پر .. میں تکفیر نہیں کر سکتا نہ یہ میرا کام ہے.. صرف عربی لفظ "مسلم" کا مطلب پیش خدمت ہے -

ہل حدیث 4

گمراہ اور باطل نظریات اور فرقہ واریت سے امتیاز کے طور پر مسلم نام کی وضاحت اور نقلی سے اصلی ن کی پہچان کے طور پر ہل حدیث، ہل لسنۃ و الجماعۃ، سلفی،

ٹری کہلونا --- سبیل المؤمنین ہی ہے پوری تاریخ میں کسی ایک امام یا محدث نے بھی اس پر اعتراض تو کجا لٹا تعریف و توصیف ہی بیان فرمائی ہے۔ اور ہمارے کئی بھائی اس کو بدعت، فرقہ واریت قرار دیکر دین کی کونسی خدمت سر انجام دینا چاہ رہے ہیں۔

.....
مسلم :

بزرگان دین کا معاملہ اللہ کے پاس ہے ہم ان کی عزت کرتے ہیں اور ان کی خدمات کا اعتراف بھی .. اللہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائیے۔
آج کے دور میں

آپ [قرآن کی 41 آیات](#) کی وضاحت فرما رہے ہیں، کوئی حدیث ، سنت کا ریفرنس دیں

....

اپنی رائے سے اپنی طرف سے قرآن کی آیات کے من گھڑت مطالب نکلنا گناہ عظیم ہے:

"مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بغيرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَعْدَهُ مِنَ النَّارِ"

جو شخص قرآن میں بغیر علم کے گفتگو کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

"مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِرَأْيِهِ فَاصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ".

جو شخص قرآن کے معاملے میں (محض) اپنی رائے سے گفتگو کرے اور اس میں کوئی صحیح بات بھی کہہ دے تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ترمذی باب ماجاء فی یفسر القرآن حدیث نمبر: ۲۸۷)

فَأِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا بَصِئِلَ وَلَا يَسْقَى ﴿٢٣﴾ وَمَن أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ﴿٢٤﴾

"... اب لگر میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بد بختی میں مبتلا ہو گا۔ اور جو میرے "ذکر" (درس نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم اسے دہکا ٹھائیں گے" (قرآن: 123,124:20)

بدعات ضالہ :

اسلام مکمل دین ہے اس میں کوئی نئی بات شامل کرنا بدعات میں ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے : "فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "..... اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء

راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

تخریج دارالدعوه: سنن لترمذی/العلم ۱۶ (۲۶۷۶)، سنن ابن ماجہ/المقدمة ۶ (۴۳، ۴۴)، (تحفة الأشراف: ۹۸۹۰)، وقد أخرجہ: مسند احمد (۱۲۶/۴)، سنن لدارمی/المقدمة ۱۶ (۹۶) (صحیح)

۴ لہل حدیث

فرقہ واریت یقیناً ایک ناسور ہے۔ نام لگر فرقہ وارتہ ہو تو بھی اور لگر کام فرقہ وارتہ ہو تو تب بھی۔

جب نام فرقہ وارتہ نہیں اور کام بھی فرقہ وارتہ نہیں تو خواہ مخواہ زور لگاتے کا فائدہ نہیں۔

لہل حدیث، لہل السنّة و الجماعۃ وغیرہ۔۔۔ فرقہ وارتہ نام نہیں ہے یہ تو عین اسلام کی تعبیر ہے۔ پھر کام لہل تصدیق بھی کرتا ہو تو۔۔۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

اللہ ہمیں مسلمانوں میں سے لہلحدیث/ لہل سنت بننے کی توفیق دے اور لہل سی پر ہمارا خاتمہ ہو۔۔۔ آمین!

مسلم

بچپن سے سنا ہے کہ بہترین دعائیں پیغمبروں کی مقبول ہوئیں قرآن میں موجود ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی مسنون دعائیں لحادیث میں موجود ہیں یہ مکمل comprehensive ہوتی ہیں اور اللہ اور رسول ﷺ کا بتلایا ہوا طریقہ ہی بہترین ہے۔

اللہ ہمیں مسلمانوں میں سے لہلحدیث/ لہل سنت بننے کی توفیق دے اور لہل سی پر ہمارا خاتمہ ہو۔۔۔ آمین!

یہ موت کے وقت کی دعا جو آپ نے درج فرمائی کس قرآنی آیات اور حدیث مبارکہ سے ثابت ہے؟ پھر کہتے ہیں بدعت، بدعت کہتا ہے ...

گستاخی کی معزرت میرا خیال ہے کہ یہ سہوا آپ نے اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے کہ دی ... آپ کو مسنون اور قرآنی دعائیں ہم گنہگاروں سے زیادہ معلوم ہیں .. غور کی بات ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟

یہ نام کا اثر ہے جب ہم اللہ رسول ﷺ کی باتیں، احکامات پر اپنے انسانی تخلیق شدہ نظریات کو لاشعوری طور پر سمجھتے ہیں کہ وہ بہتر طریقہ ہے اللہ رسول ﷺ کے راستہ پر چلنے کا تو اس طرح کے واقعات پیش آسکتے ہیں۔

قرآن کی دعا بہتر ہے یا ہماری خود ساختہ ؟

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ لے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو (102) سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو (3:103)

تَوْفِيٍّ مُّسْلِمًا وَالْجَنِّيِّ بِالصَّالِحِينَ (قرآن 12:101)

میرا خاتمہ سلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا" (12:101)
رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ﴿٢٦:٧﴾

".. اے ہمارے رب! ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت سلام پر نکال" (7:126)

وَ وَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمَ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ صَاطَفَىٰ لَكُمْ الْبَيْنَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (سورة البقرة 132)

"اور اسی دین کی وصیت کی ابرہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان۔" (سورة البقرة 132)

قبر - سوالات اور مسلمان کے جوابات

"... پھر دو فرشتے اس کے پاس آئے ہیں اور اپنے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں: تمہارا رب کون ہے؟ ----- تو جواب دیتا ہے: میرا رب اللہ ہے،

پھر کہتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ جواب دیتا ہے، میرا دین سلام ہے،

پھر اس سے پوچھتے ہیں: یہ شخص جو تمہارے مابین مبعوث کیا گیا کون ہے؟ ----- کہتا ہے: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں،

پھر کہتے ہیں: تمہارا علم کیا ہے؟ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی، پھر آسمان سے ایک آواز آئی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت میں فرش بچھا دو، اور جنت کا دروازہ کھول دو،...."

[یو داؤد (4753) مسند احمد (18063) اور یہ لفاظ مسند احمد کے ہیں - علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح الجامع (1676) میں صحیح قرار دیا ہے - صحیح مسلم 2871, ابن ماجہ 4269]

.....

ہل حدیث 4
 اپنے آپ کو مسلم کہہ لیں لیکن جو اپنے خالص اسلام کا اظہار کسی غیر فرقہ وارانہ نام سے کرنا چاہیے اسکو بدعت و تحراف نہ قرار دیں

مسلم 2

جی ہاں اعلیٰ بات کو اعلیٰ ہی کہنا چاہیے ---
 قرآن کی آیت کے مقابلے میں دلیل جائز؛ لیکن حنفیوں کی حدیث کے بارے میں دلیل نا جائز۔۔۔ واہ رے عقل تیرے کیا کہنے۔۔۔ بس اپنے مسلک کو نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔ مسلک سے اوپر ٹھہنا ان کے بس کی بات نہیں چاہے قرآن کی آیت ہی کیوں نہ پیش کر دی جائے۔۔
 علامہ اقبال بے چارہ مولویوں کو سمجھاتے سمجھاتے مرگیا۔۔۔ ہم کس کھیت کی مولی۔۔۔

ہل حدیث 4

قرآن کی آیت کا مقابلہ کون کر رہا ہے محترم۔
 قرآن کی آیت کا مدعا ہی غلط سمجھا جا رہا ہو تو اسکو اعلیٰ کہنا۔۔۔ کیا مطلب؟
 قرآن کی آیت دلیل نہ بن رہی ہو تو اسکو دلیل کہنا بھی عجیب ہے۔
 اللہ سمجھ دے

مسلم :

اس کا مفصل جواب پہلے دیا جا چکا ہے اس کمنٹ کے جواب میں ، اوپر 160 صفحہ پر ملاحظہ کریں

ہل حدیث 4

ایسے میں قرآن مجید کی آیات پیش کرتے چلے جانا غیر متعلق ہے کہ اسکا یہ محل ہی نہیں۔

ہل حدیث 4

حنفیوں کی دلیل بھی مائیں گے ان شاء اللہ لگر مل جائے تو۔
 مسلک سے اوپر ضرور ٹھہیں مگر یہ ضرور سوچیں سارے مسلک لیک جیسے نہیں۔

ہل حدیث 4

حق پر لیک ہی ہے حدیث نبوی کے مطابق اور اس نے قیامت رہنا ہے۔

مسلم 2

جی بالکل درست۔۔۔ لیکن ایسی ہی باتیں اور دلیلیں حنفی بھی دیتے ہیں۔۔۔ یہ کون کہتا ہے کہ قرآن یا حدیث کو ہم نہیں مانتے۔۔۔ لیکن اپنے مسلک کی حفاظت سے لوگ

پیچھے نہیں ہٹ سکتے اور یہیں ہے تقلید جامد --- ہم دوسروں کو تو کہتے ہیں مگر خود
 لسی بیماری کا شکار ہو چکے۔ جب تک مسلکی تعصب کی عینک نہیں ترے گی حق
 تک پہنچنا مشکل ہے اور یہی رونا قبیل بھی رو کر گئے ---
 بحر حال کیا کیا جا سکتا ہے ---
 اللہ تعالیٰ صحیح بات کو سمجھنے اور اس پہ عمل کی توفیق عطا فرمائے -- آمین

 ہل حدیث ۲

میرا نام اللہ نے مسلمان رکھا، میں لحتشام بن گیا، اللہ نے انسان بنایا میں فوجی بن گیا۔

 ہل حدیث 4

لکو دلیل نہیں مانتے کچھ لوگ --- اسکا کیا کریں۔

 مسلم 2

کوئی دلیل ہو تو بندہ مانتے --- یہ تو وہی دلیل ہے جو بریلوی عید میلاد کے بارے میں
 پیش کرتے ہیں۔۔۔ لگر دلیلیں نہ ہوں تو سب فرقے ختم ہو جائیں بلکہ عیسائیت اور
 یہودیت بھی ختم ہو جائے۔۔۔ ایسی دلیلوں کے سہارے ہی سب مسلک قائم ہیں تو چلو
 مسلک اہل حدیث کو بھی دلیلیں دینے دو --- ایک اور فرقہ سہی۔
 انتخاب کرنا پڑے گا ک نص قرآن کو ماننا ہے یا دلیل کو

 ہل حدیث 4

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی دلیل بھی تو قرآن میں سے دیتے ہیں۔ مانتے ہیں آپ؟
 آیات پیش کر دینے کو دلیل دینا نہیں کہتے آیت دلیل بھی تو بنے۔

 ہل حدیث 4

آیات درست استدلال غلط

 ہل حدیث 4

استدلال کی غلطی کو واضح کریں تو فرقہ واریت

 مسلم 2

Exactly 100 percent same words are heard by hanafis

What to do □

 ہل حدیث 4

ہو ستمگ المسلمین سے یہ مطلب پوری امت میں سے کسی نے نہیں لیا کہ یہاں حصر ہے۔ اور نام رکھنے ممنوع ہیں۔ ہاں نام غلط نہ ہو بس

.....

مسلم

بہت سوالات ہیں .. کس نے کیا کیا؟ ہر ایک اپنے عمل کا نمہ وار ہے .. بزرگ ہمارے نمہ دار نہیں .. نہ ہم ان کی لدھی تقلید کے پابند .. لچھی درست بات قرآن و سنت کے مطابق جو کہے اس کی تقلید ، بزرگ کی نہیں اللہ رسول کی تقلید ہے ... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ نے خلافت سنبھالتے ہی اعلان کیا کہ:

"میری طاعت کرو جب تک میں اللہ اور رسول ﷺ کا مطیع رہوں اور لگر میں اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو میری کوئی طاعت تم پر نہیں ہے" (طبری ، ابن ہشام)۔

ہماری حیثیت نہیں کہ بزرگان دین پر تنقید کریں ، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے ، اللہ کا فرمان ہے:

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

: "وہ کچھ لوگ تھے ، جو گزر گئے جو کچھ تمہوں نے کمایا ، وہ ان کے لیے ہے اور جو کچھ تم کماؤ گے ، وہ تمہارے لیے ہے تم سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے (قرآن 2:134)

اور یہ بھی فرماتا ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلَا لِخَوَلِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ۔ (قرآن 59:10)

خدیا! ہمیں معاف کردے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جنہوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے اور ہمارے لوگوں میں صاحبان ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ قرار نہ دینا کہ تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ (قرآن 59:10)

اللہ کے عطا کردہ نام کے بعد اور نام رکھنے ممنوع نہیں تو پھر یہ کیا ہے :
"اے ایمان والو! اللہ کی طاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی طاعت کرو اور (نافرمانی کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو" (محمد : 33)

"اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طاعت کرو لگر تم مومن ہو" (نفال : 1)

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا کہنا مانو اور سنتے جانتے اس (کا کہنا ماننے) سے روگردانی مت کرو" (نفال : 20)

"اور اللہ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتے رہو ، آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا لکھڑ حائے گی" (نفال : 46)

"اے ایمان والو! اللہ کی طاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی طاعت کرو، اور تم میں اقتدار والے ہیں ان کی، پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف، لگے تمہیں اللہ تعالیٰ اور قیامت ک دن پر ایمان ہے، یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے" (النساء: 59)

"اللہ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی طاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے" (آل عمران: 132)

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کی طاعت کرتا ہے، اللہ سے اپنی جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں" (النساء: 13)

"کہ نیچے کہ اللہ کی طاعت کرو اور اس کے رسول کی طاعت کرو لگے تم اس (طاعت) سے منہ موڑو تو اللہ ایسے کافروں سے محبت نہیں رکھتا" (آل عمران: 32)

"اور جس نے رسول (ﷺ) کی طاعت کی تو درحقیقت اس نے اللہ کی طاعت کی" (النساء: 80)

یہ نام غلط ہوں یا درست اس کا فیصلہ ہمارے نفس نے کرنا ہے یا اللہ اور رسول (ﷺ) نے؟

ہل حدیث 4

حنفی قطعاً یہ بات نہیں کرتے

وہ تو قرآن سے تقلید ثابت کرنے ہیں

ہم لکی استدلال کی غلطی واضح کرتے ہیں۔

فاسئلوا اهل الذکر سے تقلید نکالتے ہیں مگر ہم نہیں نکالتے دیتے۔

جیسے آپ صرف مسلم نام حلال باقی حرام نکال رہے ہیں۔ ہم نہیں نکالتے دیں گے

مسلم پر حصر ہوتا تو دیگر نام نہ ہوتے

صحابہ و تابعین اور محدثین کا راستہ بلحدیث، بل سنت نام تھا سو وقت مگر آپ موجود نہ تھے۔

تقلید کیا ہے؟

جو لوگ ان معاملات کی حقیقت کو سمجھتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ کسی مجتہد امام کے

قول پر عمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و حدیث کے احکام کا جو معنی اس امام نے

بعد از تحقیق مراد لیا، اس پر عمل کرنا۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ قرآن و حدیث کے

مقابلے میں کسی امام کے قول کو ترجیح دینا (نعوذ باللہ من ذلک)۔ ایسا تو وہ کرے گا

جس نے نعمان بن ثابت یا محمد بن ادریس کا کلمہ پڑھا ہو، یا جو خود کو مالک بن انس

یا احمد بن حنبل کی امت سمجھتا ہو۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والا

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی کہلانے والا صرف اسی خاتم النبیین اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرے گا۔ لہذا یہ بالکل جائز ہے کہ کوئی شخص نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین تک پہنچنے اور ان کا مطلب سمجھنے کے لیے ان چاروں حضرات میں سے کسی کو اپنا مقتدا و پیشوا مان لے۔ لہذا اگر کسی شخص نے نماز میں رفع یدین کو اس لیے ترک کر دیا کہ اس کے امام کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ترک کر دیا تھا، تو اس کا مطلب شرعی احکام کے مقابل امام کے قول کی پیروی نہیں بلکہ امام کے قول کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی ہے۔ ٹویک سے ہٹ کر مزید تفصیل لنک ... <http://bit.ly/2EntpfP>

ہل حدیث 2

تہتر میں سے ایک فرقہ نے ہی جانا ہے اگر کسی کو کوئی لبہام ہے کہ وہ فرقہ ہل حدیث کے علاوہ ہے تو پہلے دلائل کے لیے تیار ہیں۔ پھر بھی لشکال ہو۔ تو مبادلہ کے لیے تیار ہیں۔۔۔ نبی کریم کی زندگی میں دین اسلام مکمل تھا۔ دین اسلام صرف قرآن و سنت کا نام ہے۔۔۔ اس پر دنیا کا کوئی بندہ مبادلہ کر لے۔ الحمد للہ ہم نے قرآن و حدیث کی حجت کو شرح صدر اور للیل سے مانا ہے۔۔۔ ہمیں اس میں رٹی برابر شک نہیں نا ہی ہم مبہم ہیں

مسلم

متفق ... دین اسلام صرف قرآن و سنت کا نام ہے
کون قرآن و سنت پر عمل کر رہا ہے اور کون نہیں اس کا فیصلہ کا حق صرف اللہ کے پاس ہے۔ معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں، اپنا جج خود نہ بنیں: اللہ فرماتا ہے:

إِنَّ لَدَيْنَ فَرَقُوا بَيْنَهُمْ وَكَانُوا شَيْعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ؕ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (سورة الأنعام ۱۵۹)

ترجمہ: "جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے بقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ تمہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔"

لہذا ہم سب کو اپنے آپ کو صرف مسلمان کہنا ہے، اللہ اور رسول ﷺ کا حکم ماننا ہے کسی دوسرے کا نہیں، ہم کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کوئی دوسرا کیا کہتا ہے کرتا ہے، وہ ٹھیک ہے یا میں غلط؟

اللہ شرک کو پسند نہیں کرتا، اللہ کی جگہ جج بننا شرک نہیں تو کیا ہے؟

جب کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ :
 ” ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے ، وہی ان کو بتائے گا کہ تمہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔“

72 فرقوں کی تصریح

اس حدیث میں منموم فرقوں سے فروعی مسائل میں اختلاف کرنے والے فرقے مراد نہیں ہیں، بلکہ اس سے مراد وہ فرقے ہیں جن کا اختلاف بل حق سے اصول دین و عقائد اسلام میں ہے، مثلاً مسائل توحید، تقدیر، نبوت، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت و موالات وغیرہ میں، کیونکہ انہی مسائل میں اختلاف رکھنے والوں نے باہم کفار و تکفیر کی ہے، فروعی مسائل میں اختلاف رکھنے والے باہم کفار و تکفیر نہیں کرتے، (۷۳) و ان فرقہ جو ناجی ہے یہ وہ فرقہ ہے جو سنت پر گامزن ہے، بدعت سے مجتنب اور صحابہ کرام سے محبت کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلتا ہے، حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (۷۳) و ان فرقہ ہی اول و بلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشین گوئی تھی وہ محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی جد قسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماتنا علیہ و صحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں ہرگز وہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور بہتر (۷۲) فرقوں میں شمار کرتا ہے۔

حالات کہ اگر اس حقیقت پر غور کیا جائے کہ اختلاف مسالک اور فروعیات دین مختلف لرائے ہونے کے باوجود تمام مسلمان جو اللہ تعالیٰ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اچھی یا بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر، اور موت کے بعد دوبارہ ٹھنڈے پر ایمان رکھتے ہیں حضرت محمد صلعم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور صاحب استطاعت ہونے پر حج کرتے ہیں معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکرات سے روکتے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک یہ سب مومن ہیں بشرطیکہ وہ اللہ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے ہوں۔ دوسرے لفاظ میں جو شخص دین کی مبادیات پر ایمان رکھتا ہو اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہو وہ دین کے فروعیات میں دیگر مسلمانوں سے اختلاف رائے رکھنے کے باوجود مومن و مسلم ہی رہتا ہے۔ ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ دین کا فہم نہ تو سب کو یکساں عطاء کیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے ذہن، صلاحیتیں اور طبائع یک جیسے رکھے ہیں بہر حال یہ طے شدہ بات ہے کہ فروعی اختلافات میں قلت فہم کی بنا پر مختلف مکاتب فکر پیدا ہو جاتے ہیں۔

علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے:

وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا سُمُّهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ آيَمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعْوُدُ (رواه البيهقي في شعب الإيمان)

" اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور قرآن میں سے صرف اس کے نقوش باقی رہیں گے۔ ان کی مسجدیں (بظاہر تو) آباد ہوں گی مگر حقیقت میں بددیت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے کی مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے۔ انہیں سے (ظالموں کی حمایت و مدد کی وجہ سے) دین میں فتنہ پیدا ہوگا اور انہیں میں لوٹ آئے گا (یعنی انہیں پر ظالم) مسلط کر دیئے جائیں گے۔" (بیہقی) (مشکوٰۃ شریف - جلد اول - علم کا بیان - حدیث 263)

تشریح: یہ حدیث اس زمانہ کی نشان دہی کر رہی ہے جب عالم میں اسلام تو موجود رہے گا مگر مسلمانوں کے دل اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہوں گے، کہنے کے لئے تو وہ مسلمان کہلائیں گے مگر اسلام کا جو حقیقی مدعا اور منشاء ہے اس سے کوسوں دور ہوں گے۔ قرآن جو مسلمانوں کے لئے ایک مستقل ضابطہ حیات اور نظام علم ہے اور اس کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی زندگی کے لئے راہ نما ہے۔ صرف برکت کے لئے پڑھنے کی ایک کتاب ہو کر رہ جائے گا۔ چنانچہ یہاں "رسم قرآن" سے مراد یہی ہے کہ تجوید و قرأت سے قرآن پڑھا جائے گا، مگر اس کے معنی و مفہوم سے ذہن قطعاً نا آشنا ہوں گے، اس کے اولمر و نولہی پر عمل بھی ہوگا مگر قلوب لخالص کی دولت سے محروم ہوں گے۔

مسجدیں کثرت سے ہوں گی اور آباد بھی ہوں گی مگر وہ آباد اس شکل سے ہوں گی کہ مسلمان مسجدوں میں آئیں گے اور جمع ہوں گے لیکن عبادت خداوندی، نکر اللہ اور درس و تدریس جو بناء مسجد کا اصل مقصد ہے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہوگا۔ اسی طرح وہ علماء جو اپنے آپ کو روحانی اور نئی پیشوا کہلائیں گے۔ اپنے فریض منصبی سے ہٹ کر مذہب کے نام پر امت میں تفرقے پیدا کریں گے، ظالموں اور جابروں کی مدد و حمایت کریں گے۔ اس طرح دین میں فتنہ و فساد کا بیج بو کر اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کریں گے۔

.....
ہل حدیث 2

صرف مسلم حلال باقی حرام کا فلسفہ تکفیر ہے

.....
مسلم

ہم سب مسلمان اپنے اپنے عقائد و نظریات، [جس کو ہم قرآن و سنت کی بنیاد پر اصل دین اسلام سمجھتے ہیں] پر قائم رہتے ہوئے صرف لیک نام سے پکارے، پہچانے جائیں، جو نام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار رپیٹ کیا ... یہ ابتدا ہو گی، پہلا قدم "اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ" "دین کامل" **Perfected religion** کی طرف ...

کوئی تکفیر نہیں ... مقصد قرآن کی 41 آیات کی طرف توجہ مبذول کرنا ہے ... جو فرقہ واریت کے خلاف آیات کے ساتھ پڑھنے اور غور و فکر سے ان پر عمل درآمد سے ہماری فلاح ہے جس کا دل کرتا ہے قرآن پر عمل کرے یا نہ کرے ... کوئی زیر دستی نہیں

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔" (الأنعام ۱۰۹)

اہل حدیث 4

صحیح مسلم کے مقدمہ میں امام ابن سیرین تابعی کا بیان ہے کہ ہم روایات میں اہل سنت اور اہل بدعت کا امتیاز کرتے ہیں

اہل حدیث 1

سلفی صاحب حفظک اللہ یہ بحث شاید ہم لکو سمجھا نا پائیں اس لیے اسکو ترک کر کے قرآن و حدیث کی حجیت پختہ کریں اس کو سمجھنے کے لیے کم از کم ابتدائی معلومات تو ہونی چاہیں کہ حرام کا حکم کیسے لخذ ہوتا

امام بخاری، احمد بن حنبل سب نے اہل حدیث کو حق پر مبنی گروہ قرار دیا۔۔۔ یہ سب فرقہ پرست تھے

صرف ایک ذلیل دوں گا تو ساری بات لٹی ہو جاتی

اجماع امت ہے ۔۔ داڑھی بڑھانے کا حکم ہے ۔ چھوڑنے کا حکم ہے وہ فرض نہیں؟ گنوا حرام نہیں؟

یہاں ہماری بحث بنتی نہیں وہ خود کو مسلم کہیں ہمیں اعتراض نہیں نظریہ حجیت وحی کا پو بس اور کوشش یہ کریں کہ جس آیت کا جو معنی لخذ کر رہے اس کا وہی معنی سابقہ امت میں سلف میں موجود ہو ۔ ان شاء اللہ فہام و تفہیم کے لیے کافی ہے

اہل حدیث 4

یہ بحث تو بنتی ہے کہ وہ اہل حدیث/اہل سنت کہلوتے کو بدعت قرار دیں

ہل حدیث 3

کتاب : غنیۃ الطالبین

مصنف : شیخ عبدالقادر جیلانی

صفحہ نمبر : 150

ہل بدعت کی پہچان :

یہ بات بھی سمجھ رکھو کہ ہل بدعت کی کچھ نشائیاں ہیں۔ جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔

ہل بدعت ہل حدیث کی غیبت کرتا ہے اور زندقہ کی پہچان یہ ہے کہ وہ ہل حدیث کو حشوہ جھوٹا کہتا ہے اور قدریہ ہل حدیث کو مجبرہ کہتا ہے اور جہمیہ کی علامت ہے کہ وہ ہل سنت کا نام مشبہ رکھتے ہیں اور رافضی ہل حدیث کو ناصبیہ کے نام سے نامزد کرتے ہیں اور یہ سب لوگ یہ سب کچھ اس واسطے کرتے ہیں کہ ان کو ہل سنت سے تعصب اور دشمنی ہے اور ہل سنت کا نام صرف ایک ہی ہے۔ یعنی ہل حدیث اس کے اور کوئی نام ان کا نہیں اور بدعتی جو ہل سنت کا نام رکھتے ہیں۔ وہ ان کے نام سے باکل نہیں ملتے، جیسا کہ کفار مکہ نے پیغمبر ﷺ کے نام شاعر ، ساحر ، دیوانہ ، لسیب رسیدہ اور کابن رکھے تھے اور حالانکہ ان کو رسول مقبول ﷺ کے ناموں اور کی صفتوں سے کوئی تعلق ہی نہیں، اللہ ﷻ اور اس کے فرشتوں اور جنوں اور انسانوں اور اس کی تمام مخلوقات کے نزدیک رسول مقبول ﷺ کا نام رسول اور نبی ہے اور آپ سب عیبوں سے پاک ہیں۔ خداوند کریم فرماتا ہے کہ دیکھو تیری شان میں کیسی تمثیلیں لاتے ہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں اور کبھی سیدھے رستے پر نہیں آئیں گے۔

مسلم :

بزرگان دین کی عزت و تکریم ہے۔ حیرت ہے کہ وہ لوگ بھی ان کی تحریروں کو اپنے نقطہ نظر کی سپورٹ میں استعمال کرتے ہیں۔ کبھی مقلد ، کبھی غیر مقلد؟ بزرگان کی باتوں کا کیا تھا معلوم نہیں تحقیق کرنا پڑتی ہے۔

بہتر ہے کہ دلائل قرآن و سنت سے پیش کیے جائیں ، جس کا انکار ممکن نہیں۔ ایک تحریر ملی ، بادل نخولستہ ریفرنس لنک کہے ساتھ پیش کر رہا ہوں صرف بات کو واضح کرنے کے لیے .. کیا یہ بات درست ہے؟

معلوم ہوا کہ غیر مقلدین (فرقہ جدید - ہلحدیث) کے نزدیک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ (معاذ اللہ) مشرک اور بدعتی ہیں۔ مشرک اور بدعتی کی کوئی عبادت قبول نہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (حنبلی) رحمہ اللہ "غنیۃ الطالبین" میں نقل فرماتے ہیں کہ

... لوگوں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینہ موتیوں کی طرح تھا اور آپ ﷺ نے تین بار لعنت فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضرت! میرے

ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس کو پھٹکار ہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس خبیث نے اپنی دم اپنی دبر میں داخل کی اور سات لٹڈے نڈیے۔ ان سے سات بچے پیدا ہوئے جو اولاد آدم کو گمراہ کرنے پر متعین کئے گئے۔ ان میں سے شیطان کا جو بچہ دوسرے لٹڈے سے پیدا ہوا اس کا نام ”حدیث“ ہے اور وہ نمازیوں پر مسلط کیا گیا

(غنیۃ الطالبین ص 235 ج 1) Link : <http://bit.ly/2GEyKbq>

.....
مسلم :

فَمَا يُؤْتِيكُم مِّمِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى ﴿٢٣﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنِّي فَتَأْتِيهِ الشَّيْطَانُ وَلَا مُجْرِمَ ﴿٢٤﴾

... اب لگر میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری اُس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بد بختی میں مبتلا ہو گا۔ اور جو میرے "نکر" (درس نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہو گی اور قیامت کے روز ہم سے لڈھا لٹھائیں گے" (قرآن : 20:123,124)

بدعات ضالہ :

سلام مکمل دین ہے اس میں کوئی نئی بات شامل کرنا بدعات میں ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے : "فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٍ وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَالَّةٌ" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "..... اس لیے کہ جو میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا عنقریب وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

تخریج دارالدعوه: سنن لترمذی/العلم ۱۶ (۲۶۷۶)، سنن ابن ماجہ/المقنمۃ ۶ (۴۳، ۴۴)، (تحفة الأشراف: ۹۸۹۰)، وقد أخرجہ: مسند احمد (۱/۲۶/۴)، سنن لدارمی/المقنمۃ ۱۶ (۹۶) (صحیح)

.....
ہل حدیث 1

لگر یہاں مسلما نام ہے تو آپ کی بات تو غلط ثابت ہوتی ہے۔۔۔ یہاں لیک نام بھی ہے حنیفا۔ شاید اب لیکو کچھ سمجھا پائیں مسلم صفت بھی ہے لگر نام ہے صرف تو پھر حنیف بھی جائز ہوا

مسلم سے پہلے کیا ہے؟

جو حنیفا کا اعراب ہے وہی مسلما کا ہے اس لیے آپ یہ نہیں کہہ سکتے ایک معرفہ ایک نکرہ غور کر لیں متعدد نام خود قرآن سے ثابت ہیں لبرایم حنیفا۔ - امت قانتا۔ - امت شہیدا۔ - لیل حق۔ - فباى حدیث بعدہ یومنون۔ - فمادا بعد الحق الا للضلال تعبوا ما نزل الیکم ان آیات و نصوص کے ایک دفعہ تراجم تفاسیر دیکھ لیں
امت وسط امت شہید مومنون اس پر تفصیل مضمون جب نظر سے گزرا بھیجوں گا کہ
امت محمد ک اللہ نے کتنے ناموں سے پکارا ہے

.....

مسلم

جناب ... جو نام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار دہرایا ہو ...
هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
(سورة الحج:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے)
تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ . (سورة الحج:78)

سَمَّاكُمُ: نام رکھا

Sammākumu ... means named you

فعل ماض و الكاف ضمير متصل في محل نصب مفعول به

، V – 3rd person masculine singular (form II) perfect verb

PRON – 2nd person masculine plural object pronoun

Reference:

[http://corpus.quran.com/wordbyword.jsp?chapter=22&verse=78#\(22:78:1\)](http://corpus.quran.com/wordbyword.jsp?chapter=22&verse=78#(22:78:1))

.....

.....

لیل حدیث 1

لگر مسلم کے علاوہ حرام ہوتا تو اللہ لسکا مرتکب نا ہوتا
آپ کو اصل میں اس تشدد کا اندازہ نہیں آپ جنرل بات کر رہے ہیں اس لیے جواب جنرل
دیتے ہیں۔ - اس نظریہ کے پیچھے جو مخفی ہے آپ کو اس کی سنگینی کا اندازہ نہیں

لیکن چونکہ آپ لوگ مخلص ہیں سلام سے اس لیے ہم تکفیریوں والی بات نہیں لاتے

.....

مسلم

حلال حرام تو اللہ کا اختیار ہے .. ہم کون ہوتے ہیں ... کسی کی تکفیر کرنے والے ...
 چونام اللہ نے قرآن میں 44 مرتبہ 41 آیات میں بار بار دیر لیا ... اور حکم بھی دیا
 "امر" تو اس کی طرف توجہ مبنول کرنے کی کوشش ہے قرآن کا طالب علم ہوں۔
 صفاتی نام جو قرآن سے ثابت ہیں وہ استعمال کرنا حرام نہیں ، ممنوع تو وہ نام ہیں جو
 قرآن و سنت سے ثابت نہیں، بعد کی ایجاد ہیں، یہی بحث ہے کہ صفاتی نام کسی
 مخصوص کونٹیکسٹ میں استعمال ہوتے ہیں اصل نام کو مکمل ریپلیس نہیں کرتے۔ ہم
 سکتے ہیں کسی نیک مسلمان لوگوں کی جماعت کو متقین ، صالحین ...
 آپ کا شکریہ والسلام

20 March 2028

مسلم 1

اختتامیہ

روزانہ کے معمول کے مطابق آج صبح تفسیر ابن کثیر کے کے چند صفحات کا شیڈیول
 کے مطابق مطالعہ کے لئے بک مارکر سے کھولے تو خوشگوار حیرت کا سامنا ہوا۔ جو
 ملا جو پیش خدمت ہے ... اور باعث اطمینان و سکون ہے --
 اختلافات کا فیصلہ کون کرے گا ؟

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأُمُورُ كُلُّهَا فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا
 تَعْمَلُونَ (قرآن 11:123)

"زمینوں اور آسمانوں کا علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کو ہے ، تمام معاملات کا رجوع بھی لسی
 کی جانب ہے ، پس تجھے لسی کی عبادت کرنی چاہئے اور لسی پر بھروسہ رکھنا چاہئے
 اور تم جو کچھ کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں" (قرآن 11:123)

اعلان کردے کہ لسی رحمن کے ہم بندے ہیں اور لسی پر ہمارا کامل بھروسہ ہے۔ اس پر
 بندوں کے سب اعمال ظاہر ہیں ۔ کوئی لیک ذرہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں کوئی پرسرار
 بات بھی اس سے مخفی نہیں وہی تمام چیزوں کا خالق ہے مالک و قابض ہے وہی ہر جاتدار
 کا روزی رسا ہے اس نے اپنی قدرت و عظمت سے آسمان و زمین جیسی زبردست
 مخلوق کو صرف چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قرار پکڑا ہے کلموں کی تدبیروں کا
 انجام لسی کی طرف سے اور لسی کے حکم اور تدبیر کا مرہون ہے۔

اللہ کا فیصلہ اعلیٰ اور اچھا ہی ہوتا ہے جو ذات لہ کا علم ہو اور صفات لہ سے لگا ہو
 اس سے اس کی شان دریافت کر لے۔ یہ ظاہر ہے کہ اللہ کی ذات کی پوری خیرداری

رکھنے والے لسکی ذات سے پورے واقف تھضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی تھے۔ جو دنیا اور آخرت میں تمام اولاد آدم کے علی الاطلاق سردار تھے۔ جو ایک بات بھی اپنی طرف سے نہیں کہتے تھے بلکہ جو فرماتے تھے وہ فرمودہ لہ ہی ہوتا تھا۔ آپ نے جو جو صفتیں اللہ کی بیان کی سب برحق ہیں آپ نے جو خبریں دیں سب سچ ہیں سچے امام آپ ہی ہیں:

تمام جھگڑوں کا فیصلہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کے حکم سے کیا جاسکتا ہے جو آپ کی بات بتلائے وہ سچا جو آپ کے خلاف کہے وہ مردود خواہ کوئی بھی ہو۔
اللہ کا فرمان واجب الازعان کھلے طور سے صادر ہوچکا ہے:

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ
وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (قرآن 4:59)

"اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو سے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو لگرتم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور تجمام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے" (قرآن 4:59)

وَمَا لَخُلُوفُكُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ تِلْكَمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (قرآن
42:10)

اور جس چیز کے بارے میں تمہارے درمیان اختلاف پیدا ہو تو اس کا فیصلہ اللہ کے حوالے ہے۔ یہی اللہ میرا پروردگار ہے جس پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (قرآن 42:10)

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (6- الانعام: 115)

"تمہارے رب کی بات سچائی اور تصاف کے اعتبار سے کامل ہے، کوئی اس کے فرامین کو تبدیل کرنے والا نہیں ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے" (6- الانعام: 115)

تیرے رب کی باتیں جو خیروں میں سچی اور حکم وممانعت میں عدل کی ہیں پوری ہوچکیں۔ یہ بھی مروی ہے کہ مراد اس سے قرآن ہے۔

وَإِذَا يَنطَلِقُ عَلَيْهِمْ قَالُوا لَمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿٥٣﴾ أَوَلَيْكَ يُؤْتُونَ
أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَدَرُوا وَيَدْرُءُونَ بِالْحَسَنَةِ لَسَيِّئَةً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِذَا سَمِعُوا
لِللَّعْوِ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا تَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ﴿٥٥﴾ إِنَّكَ لَا
تَهْدِي مَن أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ لِلَّهِ يَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾

اور جب اس کی آیتیں ان کے پاس پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے ہمارے رب کی طرف سے حق ہونے پر ہمارا ایمان ہے ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان ہیں (53) یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا دوہرا اجر دینے جائیں گے۔ یہ نیکی سے بدی کو ٹال دیتے ہیں اور ہم نے جو نہیں دے رکھا ہے اس میں سے دیتے رہتے ہیں (54) اور جب بیہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں سے (الجہنما) نہیں چاہتے (55) آپ جسے چاہیں بددیت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے بددیت کرتا ہے۔ بددیت و لوں سے وہی خوب لگا ہے (28:56 قرآن)

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ يُجَاهِلُونَ ﴿١١١﴾ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۗ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۗ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ ﴿١١٣﴾ فَأَعْيَزَ اللَّهُ الْبَنِيَّ حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۗ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۗ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۗ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١١٥﴾ وَإِنْ تَطَّعَ أَكْثَرُ مَنْ فِي الْأَرْضِ بِيضُلُوكَ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ ۗ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۗ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾ إِنْ رَبُّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنِ سَبِيلِهِ ۗ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٧﴾ الانعام 6:117

"اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے بھی نازل کر دیں اور ان سے مردے بھی کلام کریں اور خواہ ہم ہر چیز کو ان کے سامنے لاکھڑا کر دیں تب بھی یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں مگر یہ کہ اللہ (اپنی قدرتِ قاہرہ سے) چاہے۔ لیکن اکثر لوگ جاہل ہیں۔" (قرآن، الانعام 6:111)

"اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے انسانوں اور جنوں میں سے شیطانوں کو دشمن قرار دیا ہے جو ایک دوسرے کو دھوکہ و فریب دینے کے لیے بناوٹی باتوں کی سرگوشی کرتے ہیں اور لگے رہے ہیں کہ آپ پروردگار (زبردستی) چاہتا، تو یہ ایسا نہ کرتے پس آپ نہیں اور جو کچھ وہ افترا کر رہے ہیں اسے چھوڑ دیں۔ (112) تاکہ ان (بناوٹی باتوں) کی طرف ان لوگوں کے دل مائل ہوں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور تاکہ وہ اسے پسند کریں اور تاکہ وہ ان (برائیوں) کا ارتکاب کریں جن کے یہ مرتکب ہو رہے ہیں۔" (قرآن، الانعام 6:112)

"کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو فیصل اور منصف تلاش کروں؟ حالانکہ وہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل اور واضح کتاب نازل کی ہے۔ اور ہم نے جن کو (آسمانی) کتاب دی وہ (ہل کتاب) جانتے ہیں کہ یہ (قرآن) آپ کے پروردگار کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوا ہے پس آپ ہرگز شک کرنے و لوں میں سے نہ ہوں۔" (قرآن، الانعام 6:114)

"اور آپ کے پروردگار کی بات صدق و سچائی اور عدل و تصاف کے لحاظ سے مکمل

ہے اور اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور وہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔" (قرآن، الانعام 6:115)

"(اے رسول(ص)) اگر آپ زمین کے رہنے والوں کی لکڑیت کی طاعت کریں گے (ان کا کہنا مانیں گے) تو وہ آپ کو اللہ کے راستہ سے بھٹکا دیں گے یہ لوگ پیروی نہیں کرتے مگر گمان کی اور وہ محض تخمینے لگاتے اور ٹکل پچو باتیں کرتے ہیں۔" (الانعام 6:116)

"بے شک آپ کا پرورنگار ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کی راہ سے بھٹکا ہوا کون ہے؟ اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت یافتہ لوگوں کو۔" (قرآن، الانعام 6:117)

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا (قرآن 60:63)
اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں (قرآن 60:63)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عادت مبارک تھی کہ جوں جوں دوسرا آپ پر تیز ہوتا آپ لٹے ہی نرم ہوتے۔ یہی وصف قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہوا ہے:

وَإِذَا سَمِعُوا لِلْغَوِّ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلِّمْ عَلَيْكُمْ لَا تَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ (قرآن 28:55)

"اور وہ جب کوئی فضول بات سنتے ہیں تو اس سے روگردانی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے! تم کو سلام! ہم جاہلوں کو پسند نہیں کرتے۔" (قرآن 28:55)

.....

لیک حسن سند سے مسند احمد میں مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے کسی شخص نے دوسرے کو برا بھلا کہا لیکن اس نے پلٹ کر جواب دیا کہ تجھ پر سلام ہو۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تم دونوں کے درمیان فرشتہ موجود تھا وہ تیری طرف سے گالیاں دینے والے کو جواب دیتا تھا وہ جو گالی تجھے دیتا تھا فرشتہ کہتا تھا یہ نہیں بلکہ تو اور جب تو کہتا تھا تجھ پر سلام تو فرشتہ کہتا تھا اس پر نہیں بلکہ تجھ پر تو ہی سلامتی کو پورا حق دار ہے۔ پس فرمان ہے کہ یہ اپنی زبان کو گندی نہیں کرتے برا کہنے والوں کو برا نہیں کہتے سوئے بھلے کلمے کے زبان سے اور کوئی لفظ نہیں نکالتے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دوسرا ان پر ظلم کرے یہ صلح اور برداشت کرتے ہیں۔ (ابن کثیر)

Final verdict on Muslim

Discussion started on 13 March and was closed on 20 March 2028

فرقہ واریت کے خلاف عملی اقدامات - خلاصہ

مسلمانوں میں فرقہ واریت کی لعنت کو لگرفوری طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا ، تو ابتدا میں قرآن کے حکم کے مطابق صرف ایک درست عمل کی شروعات سے شدت اور منفی رجحانات کو کم کرکے فرقہ واریت کے خاتمہ کے سفر کا آغاز کے آجاسکتا ہے:

هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ لِلرَّسُولِ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ؕ (سورة الحج:22:78)

اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ . (سورة الحج:22:78)

1. ہر ایک فقہ اور فرقہ کا دعویٰ ہے کہ وہ قرآن و سنت پر عمل پیرا ہیں، جس کو دوسرے قبول نہیں کرتے اور وہ خود دعویٰ دار ہیں کہ وہ حق پر ہیں۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ مسلمان کے علاوہ تمام لیبیل اور مذہبی لقاب و نام بعد کے زمانہ کی ایجادات ہیں۔ تو ایک متفقہ نام "مسلمان" پر جو قرآن و سنت و حدیث اور تاریخ سے مسلسل پر ثابت ہے اور اب بھی ہماری اصل پہچان ہے، اس نام "مسلمان" کو مکمل اصل حالت میں بحال کر دیں۔

2. تمام مسلمان اپنے اپنے موجودہ فقہ و نظریات پر کاربند رہتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ایک نام پر متفق ہو کر اپنے آپ کو صرف اور صرف "مسلمان" کے نام سے پکاریں، کسی اور نام کی جازت نہ دیں جو نام اللہ نے دیا وہ ہر طرح سے مکمل ہے تعارف، شناخت یا کسی اور حجت کی وجہ سے فرقہ پرستی کو رد کریں۔ مسلمان کو کسی لکسٹر لیبیل (extra label) کی ضرورت نہیں۔ جب کوئی آپ سے قریبی تعلقات یا رشتہ داری قائم کرنا چاہتا ہو تو تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں۔ اپنی مساجد، مدارس، گھروں اور اپنے ناموں کے ساتھ فرقہ وارثہ لقاب لگانے سے مکمل اجتناب کریں۔ نفس کہتا ہے مشکل ہے، مگر اللہ کا حکم بھی ہے، فرمائبردار (مسلم) بن کر اس آزمائش سے گزریں، اللہ پرتوکل کریں۔

3. یہ اقدام اسلام کے ابتدائی دور ، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانہ کے مطابق ہو گا، جس کی خویش ہر مسلمان دل میں رکھتا ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ یقینی طور پر آپ سے بہت خوش ہوں گے۔ اس احسن روایت، سنت کے دوبارہ اجرا پر اللہ ہم پر رحمتوں اور برکات کی بارش فرمائیے گا۔ اس نیک عمل سے آپ دین و دنیا میں کامیابی کے راستے پر چل پڑیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (ماتنا علیہ واصحابی) یعنی وہ لوگ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوں گے وہی جنتی ہیں۔ فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے۔ بہتر فرقوں والی حدیث مبارکہ میں امت مسلمہ کے اندر تفریق و گروہ بندی کی جو پیشین گوئی تھی وہ خبر محض بطور تنبیہ و نصیحت کے تھی۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے اس حدیث کو اپنے لئے ڈھال بنا لیا ہے اور (ماتنا علیہ واصحابی) کی کسوٹی سے صرف نظر کرتے ہیں اور ہر ایک گروہ اپنے آپ کو ناجی فرقہ کہتا ہے اور اپنے علاوہ دیگر تمام مکاتب فکر کو ضال و مضل اور

بہتر (۷۲) فرقوں میں شمار کرتا ہے۔ حدیث سے یہ بھی پتا چلا کہ ان تمام گمراہ فرقوں کا شمار بھی نبی لکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے امت میں کیا ہے وہ جہنم میں تو جائیں گے، مگر ہمیشہ کے لئے نہیں، سزا کاٹ کر اس سے نجات پا جائیں گے (۷۳) و ان فرقہ ہی اول وبلہ میں ناجی ہوگا کیونکہ یہی سنت پر ہے، یہی باب سے مناسبت ہے۔

4. کسی صورت میں کوئی گروہ دوسرے مسلمانوں کی تکفیر نہ کریں، ہر حال میں اس شدت پسندی سے بچنا ہے۔ جنت، جہنم کا فیصلہ صرف اللہ کا اختیار ہے۔ ہم کو اچھے اعمال میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

حدثنا عثمان بن لي شيبة ، حدثنا جرير ، عن فضيل بن غزوان ، عن نافع ، عن ابن عمر ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " لئما رجل مسلم كفر رجلا مسلما ، فإن كان كافرا وإلا كان هو لكافر " .

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر قرار دے تو اگر وہ کافر ہے (تو کوئی بات نہیں) ورنہ وہ (قاتل) خود کافر ہو جائے گا۔" [سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 4687]

تخریج دارالدعوه: «تفرده أبو داود، (تحفة الأشراف: ۸۲۵۴)، وقد أخرجه: صحيح البخاري/الأدب ۷۳ (۶۱۰۴)، صحيح مسلم/الإيمان ۲۶ (۱۱۱)، سنن لترمذی/الإيمان ۱۶ (۱۲۳۷)، مسند احمد (۲۳/۲، ۴۰) (صحيح) « قال للشيخ الألباني: صحيح

5 تمام فقہ اور فرقوں کے علماء پر مشتمل ایک فورم تشکیل دیا جا ئے جہاں مستقل بنیاد پر پرکم از کم مشترکہ متفقہ اسلامی نظریات کو یکجا کے جا سکے [Minimum Common Points of Agreement]. غیر اسلامی رسوم و رواج کو بتدریج معاشرہ سے پاک کیا جائے۔ علماء کی جدید طریقہ تعلیم اور ٹیکنالوجی سے مناسب تعلیم و تربیت اور معاشی سٹرکچر سرکاری طور پر نافذ کیا جائے۔ یہ تمام کام حکومت اور علماء کے تعاون سے سر انجام پا سکتے ہیں۔

یہ ٹسکشن 13 مارچ سے 20 مارچ 2018 تک جاری رہی۔ ایک ٹسکشن سیشن سے صدیوں پر محیط مائنڈ سیٹ کو تبدیل تو نہیں کیا جاسکتا مگر ہل عقل کے لیے غور فکر کے دروازے کھل سکتے ہیں

إِنَّ شَرَّ لَدَوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿لأنفال: ۵۵﴾

یقیناً اللہ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو ماننے سے انکار کر دیا پھر کسی طرح وہ اسے قبول کرنے پر تیار نہیں (9:55)

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿۲۸﴾

"اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے" (35:28)

Surat No 11 : Ayat No 14

فَالَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّا أَنْزَلْنَا بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنَّ لَآ إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ

مُسْلِمُونَ ﴿١٤﴾

پھر اگر وہ تمہاری اس بات کو قبول نہ کریں تو تم یقین سے جان لو کہ یہ قرآن اللہ کے علم کے ساتھ اتارا گیا ہے اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، پس کیا تم مسلمان ہوتے ہو؟

Knowledge, Humanity, Religion, Culture, Tolerance, Peace

SalaamOne.com سلام

FB/Twitter @SalaamOne

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِكْرًا كَمَا
حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ
عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
{ ۲۸۶ }

اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر گرفت نہ کر مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال، جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے پرورنگار! جس بار کو ٹھہارے کی طاقت ہم میں نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے در گزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر (2:286 قرآن)

1. فرقہ واریت کا خاتمہ : پہلا قدم
2. First Muslim .. پہلا مسلمان
3. مسلمان کون؟
4. عمر ضائع کر دی
5. اختلاف فقہ اور اتحاد مسلم
6. Why Sectarianism فرقہ واریت کیوں؟
7. کون ہیں؟ بریلوی , لیو بندی
8. بدعت ، بداء، 1
9. بدعت – احادیث و اقوال ائمہ -2
10. فرقہ وارانہ منہبی بیانیوں پر مختصر تبصرہ
11. فرقہ واریت – تاویلین، دلائل اور تجزیہ
12. علم حدیث , فرقہ واریت اور قرآن – تحقیقی مضامین
13. تقلید کی شرعی حیثیت
14. مقلدین اور غیر مقلدین
15. اِبْلُ السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ“ کون؟
16. تاریخی واقعات میں اسلام کی بنیاد؟
17. شیعہ عقائد اور اسلام
18. شیعیت-عقائد و نظریات
19. تکفیری، خوارج فتنہ
20. تسداد فرقہ واریت

<http://SalaamOne.com/muslim/>

<https://www.facebook.com/SalaamOne>

<https://twitter.com/SalaamOne>

موبائل کے لئے سہولت - ٹیکسٹ فارمیٹ لنک <http://bit.ly/2Jq8CMe>